جانِ اوّل مظہر درگاہ شد   جانِ جاں خود مظہر اللہ شد

(درد ؔ)

لوائحِ خانقاہِ مظہریہ

۱۹۷۲ء

یعنی

مکتوباتِ مدرسۂ دیر

۱۳۹۲ھ

(مخزونہ خانقاہ اخوند نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نور محل، اوچ، دیر)

مرتبہ

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

سندھ یونیورسٹی

جانِ اوّل مظہرِ درگاہ شد　　جانِ جاں خود مظہرِ اللہ شد
(رومی)

لوائحِ خانقاہِ مظہریہ

۱۹۷۲ء

یعنی

مکتوباتِ مدرسۂ دیر

۱۳۹۲ھ

(مخزونہ خانقاہ اخوند نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نورمحل، اوچ، دیر)

مرتبہ

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

سندھ یونیورسٹی

اظہارِ تشکر

اللہ بخشے حکیم حافظ ذوقی الہ آبادی (م ۱۳۹۳ھ) کو، وہ میری اکثر کتابوں کی کتابت کر دیا کرتے تھے۔ اُن کے بعد حیدرآباد میں اب ایسا کوئی کاتب نہیں جو عربی اور فارسی سے بھی بخوبی واقف ہو۔ اسی مجبوری کی وجہ سے یہ کام التواء میں پڑ گیا تھا۔ آخرکار عزیزِ گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے (جنھوں نے کتاب کی ترتیب میں بھی پوری مدد فرمائی ہے) اکثر صفحات کی کتابت خود ہی فرمائی۔ اسی طرح ڈاکٹر مولانا سید محمد نعیم ندوی صاحب نے بھی کرم فرمایا۔ پھر عزیزی ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی صاحب (حال صدرِ شعبۂ اردو) اور ڈاکٹر مولانا ابوالفتح محمد صغیر الدین صاحب، نیز بیٹی رابعہ اقبال سلمہا نے بھی چند کلمات تبرعاً کتابت فرمائے۔ سندھ یونیورسٹی کے یہ تمام اساتذہ میرے لیے بہت عزیز ہیں۔ اللہ پاک ان کو خوش و خرم رکھے اور دونوں جہانوں میں سرفراز و سربلند فرمائے۔ آمین۔

ز شوقِ دوست برِ اوراقِ دفترِ گلہا (سعد اللہ گلشن)
بہار نامہ نوشتم ز اشکِ بلبلہا

عزیزِ گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے کتاب کے آخر میں اشاریہ بھی شامل فرما دیا ہے اور میرے عزیز ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین صاحب اور عزیزی پروفیسر ایاز الدین سلمہ کی رفاقت میں اس مجموعے کی تمام و کمال تصحیح بھی فرما دی ہے۔ ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ تو نہیں ہیں لیکن دل شکر گذار اور دعاء گذار ہے۔

ب

سلسلۂ مظہریہ کے دوسو مکتوبات کا مجموعہ

مشتمل بر دو ابواب

(۱) باب مظہرؒ (۱۷۲ مکتوبات)
(۲) باب نسیمؒ (۲۸ مکتوبات)

طبع اوّل

سنہ ترتیب سنہ ۱۹۷۲ء

سنہ طباعت سنہ ۱۹۷۵ء

قیمت
پندرہ روپئے

مطبوعہ:۔ آفریشیا پرنٹنگ پریس، ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

ملنے کا پتہ
حکیم محمود الزماں مکان نمبر 272/C یونٹ نمبر 7
لطیف آباد حیدرآباد سندھ پاکستان

فہرست مندرجات

مقدمہ از مرتب ۱

(۱)

بابِ مظہرؒ

۱- مکتوباتِ حضرت مظہرؒ:

بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۲۹
" اخوند ملا محمد نسیم ۳۰
" میر عبدالہادی ۴۰
" "شیخ صاحب" ۴۳

۲- بنام حضرت مظہرؒ:

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۴۶
" محمد احسان احمدی ۵۷
" نواب ارشاد خان ۶۴
" ظہور علی ۷۵
" غلام عسکری خان ۷۹
" مولوی ثناء اللہ سنبھلی ۸۴
" میر محمد معین ۸۶
" میر علی اصغر عرف میر مکھو ۹۴
مکتوب شیخ محمد مراد ۹۸
مکتوبات محمد خان (برادر نامدار خان) ۱۰۰

مکتوب غلام حسن	۱۰۱
" نعیم اللہ	۱۰۳
مکتوبات شاہ علی	۱۰۶
مکتوب اہلیۂ حضرتِ مظہر	۱۱۰
مکتوبات محمد حسن خان خانزادہ	۱۱۰
مکتوب رحیم خان خانزادہ (!)	۱۱۴
مکتوبات عبدالعزیز خان	۱۱۷
مکتوب محمد کلیم	۱۱۹
مکتوبات فتح خان	۱۲۱
مکتوب والدہ عبدالرحیم	۱۲۴
" حمزہ خان	۱۲۵
" غلام نبی	۱۲۶
" جان عالم خان	۱۲۹
" امانی بیگم	۱۳۰
مکتوبات محمد خان (ہمشیرزادۂ دوندے خان)	۱۳۲
" ضیاء الدین حسین	۱۳۵
مکتوب منصب خان	۱۳۸
" محمد وجیہ الدین	۱۳۹
" اسد خان	۱۴۱
" برادرِ خواجہ فتح اللہ	۱۴۱
" امان اللہ و ہمشیرہ فتح محمد	۱۴۳
" افضل	۱۴۴
" نادر علی پسر شیخ غلام محمد	۱۴۵

مکتوبات والدِ محمد رتضیٰ خان ۱۴۶
مکتوب ہمشیرۂ خواجہ بادشاہ نقشبندی ۱۴۷
" چتوّرام ۱۵۰
" جیون ۱۵۰
" والدِ لبھاون لال بیدآر ۱۵۱
مکتوبات چھترمل ۱۵۲
" نانک چند ۱۵۳
" مُرلی دھر ۱۵۵
" نامعلوم ۱۵۹

۳۔ مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ فیما بینہم:

حافظ شاہ محمد و حافظ نامدار	بنام میر صاحب جیو	۲۱۲
نامعلوم	" " "	۲۱۳
نعمت اللہ	" نامعلوم	۲۱۴
نامعلوم	" نواب ارشاد خان	۲۱۵
غلام حسن	" مولوی عبدالرزاق	۲۱۵
لعاںیاں (؟)	" میر صاحب جیو	۲۱۸
عبداللہ خان	" برادران	۲۱۹
شاہ علی	" شاہ صاحب	۲۲۰
ابوسعید	" میاں ابوالعوالی	۲۲۱
قاسم بیگ	" شاہ نور خان جیو	۲۲۲
نامعلوم	" آخوند صاحب	۲۲۲
عبدالعزیز خان	" ملا تیمور لعل خان	۲۲۳
نامعلوم	" حاجی محمد رسول	۲۲۴

ہمت (خان)	بنام میر مناقب و اخوند محمد سلیم	۲۲۴
حاجی امان	" میر صاحب	۲۲۵
محمد عجیب	" دادا جی صاحب	۲۲۶
مکتوب سفارش برائے شاہ نور اللہ درویش		۲۲۷
رکن الدین	بنام حافظ نور جیو	۲۲۷
کمال خان	" عبداللہ خان جیو	۲۲۸
نصر الدین	" قطب الدین جیو	۲۳۰
حاجی عبدالخالق	" ملا محمد فاروق	۲۳۱

(۲)

بابِ نسیمؒ

۱۔ مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ	۲۳۴
۲۔ مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ	۲۴۱
۳۔ مکتوب والدہ ماجدہ حضرت نسیمؒ	۲۴۲
۴۔ مکتوبات احباب و مریدین	
مکتوب سید غلام	۲۴۳
" عبدالقدوس	۲۴۵
" محب اللہ	۲۴۷
مکتوبات محب اللہ و عبدالقدوس	۲۴۸
مکتوب میر محمدی	۲۵۲
مکتوبات نامعلوم	۲۵۳

مکتوب محمد	۲۵۶
مکتوب سیف الدین احمدی	۲۵۷
مکتوبات غلام حسن	۲۵۸
" عبداللہ	۲۶۳
مکتوب بشارت اللہ	۲۶۵
" حاتم	۲۶۶
" محمد نصیر	۲۶۷
" محمد غلام	۲۶۹
" نامعلوم	۲۶۹
" دوندیا خان پسر دین محمد	۲۷۰

ضمیمہ:

مکتوب صاحبزادہ حکیم محمد میرآغا جان بنام مرتب	۲۷۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

محترم ڈاکٹر خلیق انجم نے مختلف مجموعوں کے مطالعے سے حضرت میرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹۵ھ) کے مکتوبات اور نثری تحریروں کو مرتب کرکے ان کا اردو ترجمہ ۱۹۶۲ء میں دہلی سے "مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط" کے نام سے شائع کیا تھا۔

پھر محترم عبدالرزاق قریشی نے حضرت مظہرؒ کے نادر اور غیر مطبوعہ فارسی مکتوبات کا ایک مجموعہ "مکاتیب میرزا مظہرؒ" کے نام سے ۱۹۶۶ء میں بمبئی سے شائع کیا، جس میں علاوہ تین مطبوعہ مکتوبات کے، ۱۴۴ غیر مطبوعہ مکتوبات تھے جو مرتب کو حضرت مولانا ابوالحسن زید صاحب فاروقی، سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیرؒ (چتلی قبر، دہلی) سے ملے تھے اور مولانائے موصوف کو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان واقع محلہ قاضیان، پانی پت سے حاصل ہوئے تھے۔ قاضی صاحبؒ کو حضرت مظہرؒ سے کیسی شیفتگی اور عقیدت تھی اور ان کے مکتوبات کو کیسی حفاظت سے رکھا ہوگا!

اس دوران میں حسنِ اتفاق سے راقم الحروف کو حضرت مولانا حنیف اللہ صدیقی سے شرفِ نیاز حاصل ہوا، جو گمبٹ (ضلع خیرپور، سندھ) میں عربی کے معلم ہیں اور ریاست دِیر (مالاکنڈ ایجنسی) کے مقام اوچ کے رہنے والے ہیں۔ اوچ میں اُس وقت اُن کے بڑے بھائی محترم حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب خانقاہ اخوند ملا محمد نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نور محل میں مسند نشین تھے۔ حضرت اخوند ملا محمد نسیمؒ حضرت مظہرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے تھے اور بزرگوں حضرت

مظہرؒ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ ان کی حضرت مظہرؒ سے عقیدت و شیفتگی بہت غیر معمولی اور بے مثل تھی جس کا ذکر مقاماتِ مظہری میں خاص طور سے کیا گیا ہے اور صراحت کی گئی ہے کہ حضرت مظہرؒ سے اخلاص و متابعت کا جذبہ یہاں تک راسخ تھا کہ کوئی کام آپ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتے تھے۔ اسی اخلاص و عقیدت کے سبب سے حضرت مظہرؒ کی کئی یادگاریں[1]، اور ایک بڑی تعداد میں سلسلہ مظہریہ کے مکتوبات ان کے پاس محفوظ رہے، اور ان کے بعد ان کے اخلاف کی توجہات کے نتیجے میں آج تک خانقاہ نور محل اوچ، ڈیرہ میں محفوظ ہیں۔

راقم الحروف نے حضرت نسیمؒ کے جمع کردہ نادر اور غیر مطبوعہ مکتوبات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اوچ کا سفر اختیار کیا۔ خانقاہ میں حضرت مظہرؒ کے دس مکتوبات، اور ان کے خلیفہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (م ۱۲۲۵ھ) کے نو مکتوبات موجود ہیں۔ حضرت مظہرؒ کے نام ان کے احباب اور مریدین و متوسلین کے لکھے ہوئے مکتوبات بھی ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ ان کی تعداد ۱۳۷ ہے۔ علاوہ ازیں ۴۴ مکتوبات ایسے ہیں جو حضرت مظہرؒ کے احباب اور مریدین و متوسلین نے آپس میں ایک دوسرے کو تحریر کیے ہیں، یا

۱۔ ملا نسیمؒ کی خانقاہ میں حضرت مظہرؒ کی شہادت کے وقت کے خون آلودہ کپڑے بھی محفوظ ہیں۔ شہادت چونکہ ۶ جنوری ۱۷۸۱ء (۱۰ محرم ۱۱۹۵ھ) کو ہوئی تھی یعنی سخت سردی کے دن تھے اس لیے حضرت میرزا صاحبؒ روئی کا فرغل پہنے ہوئے تھے۔ بائیں طرف دل کے قریب، وہ فرغل طپنچے کی ضرب سے خون آلودہ ہے اور اس وقت کا تہمد بھی ہے جس کے سامنے کے حصہ میں دو سوراخ چھرے کے ہیں اور پچھلے حصہ میں بڑے بڑے سوراخ چلے ہوئے اور خون آلودہ ہیں۔ وہیں ایک پوٹلی میں وہ دھجیاں بھی ہیں جن سے حضرتؒ کا زخم پونچھا گیا تھا۔ یہ سب چیزیں خانقاہ نور محل میں موجود ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بھی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا سبز کلاہ اور خود ملا نسیمؒ کے کرتے اور ٹوپیاں بھی موجود ہیں۔ حضرت مظہرؒ کا فرغل راقم الحروف نے پہن کر دیکھا تھا جس سے اندازہ ہوا کہ ان کا جسم مبارک راقم الحروف کے بدن کی طرح تھا۔

حضرت نسیمؒ کے متوسلین نے تحریر کیے ہیں۔ اس موقع پر حضرت نسیمؒ کے اخلاف مذکورہ کی عنایت سے نہ صرف ان غیر مطبوعہ مکتوبات میں سے بعض کی نقل حاصل ہوئی، بلکہ چند کے عکس تیار کرانے کا موقع بھی ملا۔

راقم الحروف نے اس ذخیرۂ مکتوبات کو علمی حلقوں سے روشناس کرانے کی سعادت حاصل کی۔ رسالہ "اردو" کراچی میں اس سلسلے کی دو قسطیں چھپیں۔ جولائی ۱۹۶۷ء کے شمارے میں حضرت مظہرؒ کے چند غیر مطبوعہ مکتوبات پیش کیے گئے، اور ان مکتوبات شریف تک رسائی کی کیفیت بھی درج کردی گئی۔ پھر رسالہ "اردو" کی دوسری اشاعت بابت اکتوبر ۱۹۶۷ء میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکتوبات پیش کیے گئے۔

ان مکتوبات کے پہلی بار چھپنے کے بعد، قبلہ حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب سجادہ نشین خانقاہ نور محل نے یہ کرم فرمایا کہ ۱۹۶۹ء میں خود اپنے دست مبارک سے باقی جملہ مکتوبات نقل کرکے روانہ فرمائے۔ افسوس کہ قبلہ حکیم صاحب نے پنج شنبہ ۲ رمضان ۱۳۹۲ھ (۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو انتقال فرمایا اور وہ یہ مطبوعہ مجموعہ نہ دیکھ سکے[1]

ان مکتوبات کو از سر نو ترتیب دے کر پیش کیا جا رہا ہے۔ بعض مکتوبات کے لکھنے والوں کا نام بصراحت مکتوبات میں موجود نہیں ہے۔ قرائن

---

[1] قطعۂ تاریخ وفات حکیم محمد میر آغا جان صاحب مرحوم، از مرتب:-

گذشت افسوس ازیں دنیا — جناب مرشد ذی شان
شہ طبع صفا تودہ — محمد میر آغا جان
۵۷۴ + ۱۳۹۸ = ۱۹۷۲ء
مطیع دین حق چون او — کجا پیدا کند یزدان
طبیب ظاہر و باطن — یقیناً رہبر عرفان
حکیم و عالم و حافظ — حبیب حق و انس و جان
نہ بود ش ہیچ در عالم — ہوا و حرص عالمیان
سر و پا سے ہوا بزید — محمد میر آغا جان
۱۰۵ − ۱۳۹۸ = ۱۳۹۲ھ

اور شواہد کی بنا پر ان کے لکھنے والوں کے نام کی تعیین کی گئی ہے۔ بہت سے مکتوب نگار حضرت مظہرؒ کے سلسلے کے معروف و ممتاز افراد ہیں جن کا ذکر اس سلسلے کی کتابوں میں جگہ جگہ آتا ہے۔ علاوہ ازیں، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے بھی ان حضرات کے مزید حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، محمد احسان احمدی، نواب ارشاد خاں اور ان کے صاحبزادے ظفر علی، غلام عسکری خاں، مولوی ثناء اللہ سنبھلی، میر محمد تین، میر علی اصغر عرف میر کلو، محمد مراد، غلام حسن، نعیم اللہ، محمد کلیم اور اخوند محمد نسیم — یہ وہ حضرات ہیں جن کا ذکر حضرت مظہرؒ کے مکتوبات میں جگہ جگہ ہے اور ان کے نام مکتوبات بھی ہیں۔ نیز مقامات مظہری میں، ان میں سے اکثر کا بیان حضرت کے خلفاء کے ذیل میں آیا ہے۔ ان سب ماخذوں سے حالات اخذ کر کے مکتوبات سے قبل درج کر دیے گئے ہیں تاکہ اس مجموعے کے مکتوبات کو سمجھنے میں سہولت ہو اور جہاں جہاں ممکن ہوا، تعیین سنین کی بھی کوشش کی گئی ہے۔

اس مجموعے میں، حضرت مظہرؒ کے نام لکھے ہوئے ایسے مکتوبات بھی ہیں جو حضرت مظہرؒ کے بعض مکتوبات کے جواب میں ہیں اور اس طرح کلمات طیبات اور محترم خلیق انجم و محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں شامل شدہ بعض مکتوبات کو سمجھنے میں وہ معاون ثابت ہوں گے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام کلمات طیبات اور محترم خلیق انجم کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے سات مکتوبات ہیں۔ محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں یہ تعداد ۱۳۰ تک پہنچ گئی ہے۔ کلمات طیبات کے مکتوبات ۵، ۷ کے بارے میں، جو قاضی صاحبؒ کے نام لکھے ہوئے مکتوبات میں سے ہیں، محترم عبدالرزاق قریشی نے صراحت کی ہے کہ یہ حضرت مظہرؒ کے اصل مکتوبات کے انتخابات کی شکل میں ہیں۔ بہر کیف

ان کو نظر انداز کر دیا جائے تو بھی قاضی صاحبؒ کے نام، حضرت مظہرؒ کے کوئی ۱۳۵ مکتوبات ہوتے ہیں جو مطبوعہ مجموعوں میں شامل ہیں۔ مگر قاضی صاحبؒ کا کوئی ایسا مکتوب جو حضرت مظہر کے نام لکھا گیا ہو، دستیاب نہیں تھا۔ اب اس مجموعے (لوائح خانقاہِ مظہریہ) میں قاضی صاحبؒ کے پانچ مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ شامل ہیں۔ اسی طرح اور بھی کئی ایسے حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات اِس مجموعے میں شامل جن کے نام حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کلماتِ طیبات میں اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں ہیں اور اِس مجموعے کی بدولت حضرت مظہرؒ اور ان کے احباب کے مابین خط و کتابت کا وہ سلسلہ دو طرفہ ہو رہا ہے جو مطبوعہ مجموعوں میں اب تک یک طرفہ ہی رہا ہے۔ اِس طرح حضرت مظہرؒ اور ان کے احباب اور مریدین کے مابین تعلقات و مراسم کی تصویر زیادہ واضح طور سے اُبھرتی ہے۔

بعض مکتوبات میں تاریخی واقعات کی طرف اشارات ملتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ شاہ ابدالی اور نواب قاسم علی خاں سے متعلق اشارات قابلِ لحاظ ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اور مُرلی دھر کے مکتوبات میں، احمد شاہ ابدالی کی آمد آمد کی خبروں کا ذکر ہے۔ نواب قاسم علی خاں سے متعلق مکتوبات کی تاریخی افادیت اور زیادہ واضح ہے۔ حضرت مظہرؒ کا روہیلہ سرداروں پر گہرا اثر تھا۔ ان کے سلسلے کے کئی حضرات، نواب عماد الملک، نواب نجیب الدولہ، نواب افضل خاں برادر نجیب الدولہ اور نواب مجد الدولہ کی سرکاروں سے وابستہ تھے۔ ملّا رحم داد روہیلہ خود حضرت مظہرؒ کا عقیدت مند تھا اور اس کے لشکر میں حضرتؒ کے متعدد مرید تھے جب کہ وہ سکھوں پر لشکر کشی میں مشغول تھا۔ اور روہیل کھنڈ کے سرداروں میں، حافظ رحمت خاں، دوندے خاں، اس کا بیٹا محب اللہ

خاں اور ہمشیرزادہ محمد خاں وغیرہ حضرت مظہرؒ سے تعلق رکھتے تھے۔ نواب قاسم علی خاں جب بکسر کی لڑائی میں شکست کے بعد شمالی ہند آیا اور دوبارہ فوج اکٹھی کرنے کا منصوبہ اس نے بنایا تو حضرت مظہرؒ کے متوسلین نے بھی اس مہم میں دل چسپی لی، جیسا کہ اِس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے ظاہر ہے۔ عربی زبان میں لکھا ہوا ایک مکتوب تمام تر اسی نوعیت کا ہے اور بہت اہم معلوم ہوتا ہے اس میں ایک عقیدت مند سردار کی جانب سے، حضرت مظہرؒ کے توسط کو کام میں لاتے ہوئے سوار اور پیادے اور گھوڑے مہیا کرنے کی پیش کش کی گئی ہے۔ حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام میر عبدالہادی میں نواب قاسم علی خاں کی ان کوششوں کا تفصیلاً ذکر ملتا ہے اور اسی میں مکتوب الیہ کی اس فرمائش پر کہ نواب قاسم علی خاں سے ان کے لیے بھی سفارش کی جائے، حضرت مظہرؒ نے ان موانع کا بھی ذکر کر دیا ہے جو نواب قاسم علی خاں کو جانباز روہیلوں کا تازہ دم لشکر بھرتی کرنے میں پیش آئے۔ روہیلہ سرداروں نے روہیلہ سپاہیوں کی بھرتی کی اجازت اوّلاً تو دے دی، لیکن جب دیکھا کہ نواب قاسم علی خاں کے علوفہ بیش قرار مقرر کرنے کے سبب سے جماعہ دار سب اس کی رفاقت میں کھنچے چلے جاتے ہیں تو از راہِ دور اندیشی وہ سردار مانع آئے اور ناچار نواب قاسم علی خاں بریلی جا کر بیٹھ گئے۔

نواب افضل الدولہ (برادرِ نجیب الدولہ) کے لشکر کے رسالداروں میں سے رحیم خاں خانزادہ اور محمد حسن خاں خانزادہ بھی حضرت مظہرؒ کے عقیدت مندوں میں شامل تھے جو حضرتؒ کے ارشادات کی تعمیل میں کوشاں رہتے تھے جیسا کہ ان حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) سے ظاہر ہوتا ہے۔ غلام عسکری خاں اور نواب ارشاد خاں (اور ان کے صاحبزادے ظفر علی خاں) بختاور خاں، محمد خاں آفریدی، میرزا محمد علی بیگ، خواجہ عبید خاں یہ سب اصحابِ سیف تھے جو حضرت مظہرؒ کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ امراء

رسالداروں، جماعہ داروں اور دیگر فوجی خدمات انجام دینے والوں کی اس کثیر تعداد میں حضرت مظہرؒ سے عقیدت مندی کے نتیجے میں، حضرت مظہرؒ کے سیاسی اثرات بھی خاصے نمایاں تھے۔ نجف خاں کے دورِ وزارت میں جو حضرتؒ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا، واقعات و حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی اتفاقی نوعیت کا نہ تھا، بلکہ سیاسی مخالفین کی منصوبہ بندی کے نتیجے میں عمل میں آنے والا سیاسی قتل تھا۔ بہر کیف، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے، اربابِ سیف و قلم سے حضرت مظہرؒ کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت مظہرؒ کے جو مکتوبات اس مجموعے میں شامل ہیں اُن کا اسلوب سابقہ مجموعوں کے مکتوبات جیسا ہے۔ پُر تکلف اور رسمی القاب و آداب ان مکتوبات میں بھی نہیں ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام مکتوب یوں شروع ہوتا ہے: "بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں، برادر باکمال فضیلت پناہ مولوی سناء اللہ صاحب مطالعہ نمایند"۔ حضرت مظہرؒ نے ثناء اللہ کو سناء اللہ لکھا ہے۔

[illegible] ملا نسیمؒ کے نام مکتوبات میں بھی، حمد و صلوٰۃ اور اپنے نام کی صراحت کے بعد کچھ ایسے ہی انداز میں مکتوب الیہ کو مخاطب کیا ہے یعنی "فرزند سعادت مند مولوی محمد نسیم جیو سلمہ الرحمٰن مطالعہ نمایند" یا "فرزندِ عزیز از جان اخوندزادہ محمد نسیم اوصلہ اللہ الکریم الی مقام عظیم، مطالعہ نمایند" یا "فضائل پناہ کمالات دستگاہ اخوندزادہ ملا محمد نسیم جیو ابقاہ الرحمٰن مطالعہ نمایند"۔ میر عبد الہادی کے نام جو مکتوب ہے اس کا آغاز یوں ہوتا ہے "بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں میر عبد الہادی صاحب مطالعہ نمایند"۔ اور ایک مکتوب ایسا بھی ہے جس میں مکتوب الیہ کا پورا نام تک ندارد ہے، صرف "شیخ صاحب مطالعہ نمایند" لکھ دیا گیا ہے۔

عبارت کا انداز بھی وہی سادہ و بے تکلف ہے اور چھوٹے چھوٹے جملوں پر مبنی، جو حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے سابقہ مجموعوں میں ملتا ہے حضرت مظہرؒ دن، تاریخ اور مہینا تو اپنے مکتوبات میں لکھ دیتے ہیں مگر سنہ سوائے ایک مکتوب (بنام سید موسیٰ خاں دہبیدی، مشمولہ مجموعۂ عبدالرزاق قریشی) کے، اور کہیں لکھا ہوا نہیں ملتا۔ یہی صورت حضرتؒ کے ان مکتوبات کی بھی ہے جو اس مجموعے میں شامل ہیں۔

حضرت مظہرؒ کے نام مریدین و متوسلین کے جو مکتوبات ہیں، ان میں حضرتؒ کے لیے القاب و آداب کا ایک مخصوص و منفرد انداز گویا اکثر نے اپنے لیے جدا جدا مقرر کر لیا ہے اور اس سبب سے بعض نامعلوم الاسم مکتوبات کے لکھنے والوں کے نام معلوم کرنے میں مرتب کو مدد بھی ملی ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی" حضرت مظہرؒ کے نام اپنے مکتوبات کو یوں شروع کرتے ہیں: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ عرضی کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض میرساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات قبلہ گاہیست ادام اللہ برکاتہٗ و صحت ذات اقدس مقدس مدام مطلوب۔" ملا نسیمؒ کے نام جو مکتوب قاضی صاحب نے لکھے ہیں ان میں بھی ایک مؤثرہ انداز ملتا ہے۔ وہ یوں شروع کرتے ہیں۔ "الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت فقیر حقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و نیاز مندیہا و اشتیاق بہت آیات مطالعہ فرمایند"۔

قاضی صاحبؒ کے جو مکتوبات کلمات طیبات میں بنام شاہ غلام علی و شیخ محمد قاضی کرانہ و نعیم اللہ بہرائچی شامل ہیں ان کا انداز بھی کچھ یہی ہے۔ حضرت مظہرؒ کے مریدین و متوسلین میں سے محمد احسان احمدی اکثر "خداوند خدا یگان مدظلہ العالی" یا "خداوند نعمت مدظلہ العالی سلامت" پر اکتفا کرتے ہیں۔ نواب ارشاد خاں

کے صاحب زادے ظہور علی نے احترام کا یہ طریقہ اپنایا ہے کہ مکتوب کے انداز میں نہیں بلکہ عرض کے انداز میں عرضِ مدعا کرتے ہیں اور یوں شروع کرتے ہیں "معروض میدارد کہ ......" اور خاتمہ "عرض ظہور علی" لکھ کر کرتے ہیں۔ یا کبھی شروع میں حضرت قبلہ وکعبہ مدظلہ العالی بھی لکھتے ہیں۔ حضرت مظہر کی پیروی میں، ظہور علی نے بھی اپنے ہم وطن اور استاد مولوی ثناء اللہ سنبھلی کو حضرت مظہر کے نام اپنے مکتوب میں "س" سے ثناء اللہ لکھا ہے۔ غلام عسکری خاں "حضرت قبلہ وکعبۂ دوجہان مدظلہ العالی" اور مولوی ثناء اللہ سنبھلی "بجناب عالی حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی میرساند" لکھتے ہیں۔ میر محمد مبین کا اندازِ تخاطب بھی انہی سے مخصوص ہے۔ وہ "بعرض مبارک مقدس قبلۂ عالم وعالمیان قطب ربانی قیوم زماں پیر دستگیر حضرت ایشاں مدظلہ العالی میرساند" لکھ کر مکتوب شروع کرتے ہیں۔ مگر ان سبھوں میں سب سے عمدہ اور معنی خیز انداز نواب ارشاد خاں کا ہے کہ اپنا نام، بصراحت، مکتوبات میں نہیں لاتے مگر القاب وآداب میں اس کی رعایت ملحوظ رکھتے ہیں اور حضرت مظہر کو یوں مخاطب کرتے ہیں "حضرت پیرومرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی"۔

مقامات مظہری میں حضرت مظہر کے ۲ے اہم خلفاء کے حالات دیے گئے ہیں۔ ان میں سے جن کے لکھے ہوئے مکتوبات اس مجموعے (لوایح خانقاہ مظہریہ یعنی مکتوبات مدرسۂ دیر) میں شامل ہیں، ان کے نام یہ ہیں:

(۱) قاضی ثناء اللہ پانی پتی

(۲) شیخ محمد احسان احمدی

(۳) نواب ارشاد خاں سنبھلی

(۴) مولوی ثناء اللہ سنبھلی

(۵) میر محمد مبین

(٦) میر علی اصغر عرف میر مکھو
(۷) شیخ محمد مراد
(۸) شیخ غلام حسن
(۹) نعیم اللہ
(۱۰) محمد حلیم ، اور
(۱۱) اخوند محمد نسیم ۔

یہ سب حضرات حضرت مظہرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے ہیں ۔ مگر اُن کے مکتوبات میں طلب رشد و ہدایت یا طلب نصیحت پر مشتمل کوئی چیز نہیں ملتی حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات میں بھی یہی صورت ہے ، اور یہی صورت محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات میں بھی ہے کہ ان میں وعظ و تذکیر اور دعوت و اصلاح کا انداز نہیں ہے ۔ دعوت و اصلاح اور رشد و ہدایت کے مضامین پر مبنی مکتوبات کلمات طیبات ہی میں ملتے ہیں ۔

بہر کیف ، اِن مکتوبات کی بھی اپنی ایک اہمیت ہے ۔ حضرت مظہرؒ کی گھریلو زندگی ، احباب اور مریدین و متوسلین ، امراء ، علماء ، فضلاء ، فوجی سرداروں اور دیگر عام آشناؤں سے حضرت مظہرؒ کے تعلقات و مراسم اور معاملات و مراسلات کی ایک ایسی بھرپور تصویر ان مکتوبات سے ابھرتی ہے جس میں صرف حضرت مظہرؒ کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی تفصیلات ہی نہیں ، بلکہ اس دور کی معاشرتی ، سیاسی اور اقتصادی حالت کی جھلکیاں بھی نظر آتی ہیں ۔ بڑی بات یہ ہے کہ یہ مکتوبات از اوّل تا آخر نجی نوعیت کے ہیں اور منظرِ عام پر آنے کے احساس کے تحت نہیں لکھے گئے ہیں ۔ اس لیے اِن میں مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کی شخصی زندگی کی سچی تصویریں ہیں ۔

اور حضرت مظہرؒ کی مثالی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح سامنے آتی ہے معاملات میں ، ادائے حقوق میں ، صلۂ رحمی میں ، دوسروں کے کام آنے

ہیں اور گھریلو زندگی کی تلخیوں کو صبر و ثبات کے ساتھ سہتے ہیں، دینی حیثیت میں، شریعت کی پابندی میں، ملکی معاملات و مسائل سے باخبر رہنے اور وقت کی رفتار کو سمجھنے میں حضرت مظہرؒ کی دل کش شخصیت کے جو جو پہلو، جس بے تکلفی اور سچائی کے ساتھ ان مکتوبات میں نظر آتے ہیں وہ اور کہاں ملیں گے؟ تاریخ کی رنگ آمیزیاں تو اچھی اچھی شخصیتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہیں اور حضرت مظہرؒ کی دلکش و دل آویز شخصیت کے ساتھ تو بعض اہلِ قلم نے دانستہ کچھ زیادتیاں کی ہیں۔ لیکن اللہ پاک کا یہ کرم ہے کہ حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات اتنی بڑی تعداد میں قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان سے دستیاب ہوئے جو محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں شامل ہیں، اور اب حضرتؒ کے ایک اور ممتاز خلیفہ اخوند ملا محمد نسیمؒ کی خانقاہ سے، حضرتؒ اور ان کے احباب و وابستگان کے مکتوبات کا یہ ذخیرہ دستیاب ہو کر بفضلہٖ منظرِ عام پر آ رہا ہے۔

مکتوبات کے اِس مجموعے کی تقسیم دو حصوں یا ابواب پر کی گئی ہے پہلا حصّہ "بابِ مظہرؒ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اور دوسرا حصّہ "بابِ نسیمؒ" کے نام سے۔ بابِ مظہرؒ میں حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے اور ان کے نام آئے ہوئے مکتوبات کے علاوہ آپ کے سلسلے کے حضرات کے آپس میں لکھے ہوئے مکتوبات بھی ہیں۔ اور ان مکتوبات کی اہمیت پر، اوپر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔

دوسرا حصّہ یعنی "بابِ نسیمؒ" اخوند ملا محمد نسیمؒ کے نام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، اہلیۂ حضرت مظہرؒ، والدۂ ماجدۂ حضرت نسیمؒ کے مکتوبات ہیں اور ان کے علاوہ احباب اور مریدین کے مکتوبات

بھی ہیں جو اخوند محمد نسیم کے نام لکھے گئے ہیں۔ ان مکتوبات سے سرحد کے علاقوں میں سلسلۂ مجددیہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت سے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

"تذکرہ علماء و مشائخ سرحد" مؤلفہ محمد امیر شاہ قادری میں سرحد کے علماء کے ساتھ ساتھ مشائخ کا ذکر بھی ہے اور سلسلۂ نقشبندیہ کے بزرگوں میں حضرت شیخ یحیٰی المعروف بہ حضرت جی صاحبؒ (۱۰۴۱ھ تا ۱۱۳۱ھ) حافظ عبدالعزیز نقشبندی پشاوریؒ (۱۰۵۲ھ تا ۱۱۱۶ھ) سید شاہ محمد غوثؒ (۱۰۸۴ھ تا ۱۱۵۲ھ) حاجی محمد امین صدیقی نقشبندیؒ ساکن پشاور۔ حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب پشاوری نقشبندیؒ (۱۱۰۱ھ تا ۱۱۷۵ھ) حافظ محمد عظیم (۱۲۰۵ھ تا ۱۲۷۵ھ)۔ آقا سید پیر جان (م ۱۳۱۵ھ) اور ملا محمد عظیم کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ان حضرات کے، سرحد میں ایک اور خانوادہ ہے جس سے طریقۂ مجددیہ کو فروغ حاصل ہوا، یعنی سرہند پر سکھوں کے تسلط کے بعد حضرت قطبِ وقت فضل احمد معصومیؒ المعروف بہ "حضرت جیو صاحب" (۱۱۵۱ھ تا ۱۲۳۱ھ) ۱۱۸۷ھ میں پشاور تشریف لے گئے اور وہاں محلہ کاکا جمعدار داروغہ کچہری میں اقامت فرمائی۔ آپ کا نسب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے بڑے بھائی شاہ عبدالرزاقؒ تک پہنچتا ہے اور دادی کی طرف سے آپ "معصومی" ہیں۔ آپ نے بخارا تک پانچ سفر بھی کیے۔ شاہِ بخارا غازی شاہ مراد، اس کے بیٹے اور امراء نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے شاہ محمد رساؒ سے، انھوں نے خواجہ محمد پارساؒ سے اور انھوں نے حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے دو۲ صاحبزادوں سے یعنی خواجہ محمد نقشبند ثانیؒ اور مروج الشریعت خواجہ محمد عبیداللہؒ سے فیض حاصل کیا تھا۔ شاہ فضل احمد معصومیؒ کا

۱۳

مزار پشاور کے چوک نامرخان، محلّہ "فضلِ حق" میں واقع ہے - آپ کی اولاد ۱۲۶۲ھ میں پشاور سے تنگی اور وہاں سے سوات کو ہجرت کر گئی - مولانا عبداللہ جان فاروقی صاحب مدظلہٗ (تھانہ - گرو جی حضرت خیل - ملاکنڈ) آپ ہی کے اخلاف میں سے ہیں -

ان کے علاوہ حضرت شاہ غلام محمدؒ المعروف "حضرت جی" (ابن شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ[1] ابن خواجہ محمد صبغۃ اللہؒ ابن خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ) بھی صاحب فیض بزرگ تھے - ان کا ذکر اوپر آچکا ہے - آپ کی اولاد کابل، قندہار اور سندھ میں آباد ہے اور ان کی وجہ سے ایک عالم مستفیض ہو رہا ہے -

سید شاہ محمد غوث نے جن کا ذکر مشائخ سرحد کے ذیل میں اوپر آچکا ہے، شیخ عبدالاحد عرف شاہ گل المتخلص "وحدت" سے کسب فیض کیا تھا - اور شاہ غلام حسن (المتوفی م ۱۲۰۲ھ) جن کے مکتوبات "باب نسیم" میں شامل ہیں حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب کے فرزند تھے - مشائخ سرحد میں ایک اور بزرگ آقا سید پیر جان کا بھی ذکر آیا ہے جو برادر خورد تھے سید غلام کے، جن کے مکتوبات "باب نسیم" میں شامل ہیں -

[1] شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ کے چوتھے فرزند شاہ عزت اللہؒ (م ۱۲۱۶ھ) کابل میں مدفون ہیں - ان کے صاحب زادے صفی اللہؒ، ان کے عبدالباقیؒ، ان کے محمد صدیقؒ، ان کے فضل قیومؒ اور ان کے صاحب زادے حضرت نور المشائخ فضل عمرؒ (المعروف ملا شور بازار - المتوفی ۲۵ محرم ۱۳۷۷ھ) تھے - جن کے صاحب زادے فضل عثمان صاحب اور ضیاء المشائخ[علا] مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہما ہیں - شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ کے چھٹے فرزند محمد صادقؒ تھے جن کے صاحب زادے غلام محی الدینؒ تھے جو حیدر آباد سندھ میں فوجی ہسپتال کے عقب میں مدفون ہیں - ان کے صاحب زادے فدائے محی الدینؒ، ان کے حاجی محمد شریفؒ، ان کے محی الدینؒ اور ان کی صاحب زادی خدیجہؒ (م ۱۳۹۱ھ) تھیں - لیکن شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ کے پہلے فرزند حضرت شاہ غلام محمدؒ کے اخلاف نے سندھ میں بہت فیض پہنچایا ہے - ان کے صاحب زادے شاہ غلام حسنؒ تھے، ان کے شاہ غلام نبیؒ، ان کے شاہ محمد فضل اللہؒ اور ان کے شاہ عبدالقیومؒ تھے - موخر الذکر تینوں بزرگ قندہار میں مدفون ہیں - شاہ عبدالقیومؒ کے صاحب زادے خواجہ عبدالرحمٰنؒ (م ۱۳۱۵ھ) تھے جو مقبرہ کوہ گنج (حیدر آباد سندھ سے قریب ۸ میل) میں آرام فرما ہیں - ان کے دو صاحب زادے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲ پر)

[علا] یعنی ضیاء المشائخ صاحب - افسوس کہ وہ ۱۳۹۳ھ میں فوت ہو گئے -

سیّد غلام" المعروف سید میر جی (م ۱۲۸۳ھ) جن کا نسب پانچ واسطوں سے ابو البرکات سیّد حسن قادری پشاوری" سے مل جاتا ہے، اُن کے بارے میں مجموعۂ ہٰذا مزید معلومات فراہم کرتا ہے۔ ان کا تعلق ملّا محمد نسیم" سے بھی رہا ہے جیسا کہ مُلّا صاحب کے نام اُن کے مکتوب سے ظاہر ہے۔

مُلّا محمد عظیم" بھی مُلّا محمد نسیم" کے تعلق بگز تھے۔

حضرت مظہر" سے تربیت پانے والے، سرحد کے جن حضرات کا ذکر مقاماتِ مظہری میں ہے ان کے بارے میں، اس مجموعے سے مزید کچھ معلومات ملتی ہیں۔ نیز مُلّا محمد نسیم" نے دہلی سے واپس آکر اور اوچ (دیر) میں رہ کر رشد و ہدایت کا جو سلسلہ جاری کیا تھا اس کے فیض یافتگان کے کچھ نام بھی سامنے آجاتے ہیں۔

مقاماتِ مظہری میں اخون نور محمد قندہاری، مُلّا نسیم، مُلّا عبدالرزاق، مُلّا جلیل، ملا عبداللہ اور مُلّا تیمور کا ذکر حضرت مظہر" کے خلفاء کے ذیل میں آتا ہے۔ یہ ساتوں حضرات سرحد کے ہیں۔ اخون نور محمد علم دین سے بہرہ رکھتے تھے اور طریقۂ نقشبندیہ کی تعلیم بھی پائی تھی۔ ملا نسیم کو مقامات میں "اجلہ خلفای حضرت ایشان" میں سے قرار دیا گیا ہے، اور وہ عالم بھی تھے۔ مُلّا عبدالرزاق کے بارے میں صراحت ہے کہ "در علم فقہ و اصول مہارتِ تام دارد و بالتزام صحبت مبارک حضرت ایشان حالات نیک پیدا کرد و مدارج قرب الٰہی ترقیات نموده تا بکمالات فایز گردید، اجازتِ تعلیم طریقہ یافتہ بافاضۂ علم ظاہر و باطن صرف اوقات نیک دارد"۔ مُلّا عبداللہ، جن کے دو مکتوبات ملّا نسیم

(صفحہ ۱۲ کا بقیہ حاشیہ)
سقے۔ ایک آقا محمد حسن جان" (م ۱۳۶۵ھ) جن کے چار صاحبزادے ہوئے (۱) عبداللہ جان عرف شاہ آغا (م ۱۳۹۳ھ) (۲) عبدالستار جان" (م ۱۳۸۷ھ) (۳) مولانا حافظ محمد ہاشم جان مدظلہ، اور (۴) محمد حنیف جان مدظلہ ــــ خواجہ عبدالرحمٰن" کے دوسرے صاحبزادے آقا محمد حسین جان" تھے جن کے صاحبزادے آقا محمد اسمٰعیل جان" المتخلص بہ روشن (م ۱۳۶۱ھ) کے دو صاحبزادے مولانا محمد اسحٰق جان مدظلہ اور مولانا محمد ابراہیم جان مدظلہ ہیں۔

15

کے نام اس مجموعے میں ہیں، ان کا ذکر مقامات مظہری میں یوں آیا ہے "بعلم و ادب مردے بود صالح بیمن صحبت حضرت ایشان از ارباب حضور و آگاہی گردید، چند روز با ملا نور محمد صحبت داشت و بوطن خود رفتہ ...." ملا تیمور کے بارے میں مقامات میں آتا ہے کہ "طریقہ از حضرت ایشان گرفتہ بمقام فنائے قلبی رسیدہ احوال حضور و آگاہی نقد وقت خود ساخت و با ملا نور محمد صحبت داشتہ در وطن خود ریاضات شاقہ اختیار نمود...." سرحد کے بعض حضرات نے ملا نسیم اور ملا تیمور (تیمور Timur) دونوں سے کسب فیض کیا تھا۔ چنانچہ مقامات میں صراحت ہے کہ "طالبان حرارت شوق در صحبت ملا نسیم از جمعیت و طمانیت حظے یافتہ بخدمت وے رجوع آوردہ بمقصود خود رسیدند" ان کا نام مکتوبات میں تیمر" آتا ہے۔ ان کے فیض یافتگان میں ملا اولیا، ملا ابراہیم، شاہ لطف اللہ، ملا سیف الدین محمد خان، خواجہ محمد عمر، خواجہ یونس، شیخ قطب الدین، شیخ محمد امین، اور شیخ غلام حسین کے نام آتے ہیں۔ اب سلسلۂ مظہریہ سے تعلق رکھنے والوں کے وہ نام بھی ملاحظہ ہوں جن کا علم ہمیں اس مجموعے سے ہو رہا ہے حضرت مظہر" نے سرحد کے محمد بشیر خان کے بارے میں خود صراحت کی ہے کہ "از یاران حلقہ است و ہنوز از دائرۂ امکان بر نیامدہ"۔ حضرت مظہر" نے دہلی سے ملا نسیم کو جو مکتوب بھیجا ہے (مکتوب ۱۲) اس میں ہے کہ "سید علی شاہ نے ذکر طریقۂ عالیہ فقیر سے حاصل کیا ہے، وطن کا قصد کر رہے ہیں، پہنچنے پر التماس توجہ کریں تو دریغ نہ فرمائیں (ملخصاً)۔ مکتوب ۲۰ میں حضرت مظہر" نے سرحد کے ایک اور صاحب کا ذکر یوں کیا ہے " نجابت نام جوانے روہیلہ از یاران حلقہ رخصت وطن گرفتہ، رفتہ است"۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی" کے مکتوبات بنام ملا نسیم میں بھی اس نوع

کی معلومات موجود ہیں ۔ چنانچہ مُلّا محمد حنیف، مُلّا زبردست، اور مُلّا سردار کے ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھنے اور تحصیل نسبت باطنیہ کا ذکر ہے۔ مکتوب اہلیۂ حضرت مظہرؒ بنام ملا نسیم (مکتوب ع۱۷۷) کے آخر میں ایک مختصر رقعہ شاہ علی کا بھی ہے اور اس میں ملا نور محمد کے انتقال کی خبر کے علاوہ مُلّا عبداللہ کا سلام اشتیاق بھی ہے ۔ یہ دونوں حضرات سرحد کے ہیں ۔ مُلّا نسیم کی والدہ ماجدہ کے مکتوب (ع۱۷۸) سے مُلّا خیر محمد کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی مُلّا نسیم کے ساتھ سرحد سے دہلی تحصیل نسبت باطنی کی غرض سے پہنچے ہوئے تھے۔ نیز مُلّا نسیم کے خاندانیوں میں سے دو صاحبزادگان اوچ کے ناموں کا علم ہوتا ہے یعنی صاحبزادہ محمد فیاض و صاحبزادہ میاں محمد عتیق اور ان کے علاوہ میاں محمد درجات، محمد توکل، علی شیر، اور محمد نبی کا ذکر بھی ملتا ہے ۔ محب اللہ اور عبدالقدوس کے مکتوبات میں محمد (پسر عبدالقدوس)، محمد شرف، محمد بصیر، عبدالقدیر اخوند، مُلّا ولی محمد اخوند، سید معبر شاہ جیو، میاں نور محمد، مُلّا محمد نعیم اخوند ملا سیف الدین، مُلّا حاجی، میاں محمد کاظم، مُلّا رحمت، شاہ لطف اللہ خاں، مُلّا جان محمد، مُلّا محمدی، اور مُلّا عبدالقدیر کے نام آتے ہیں ۔ علاوہ ازیں مکتوب ع۱۸۲ میں جو محب اللہ و عبدالقدوس کی طرف سے مُلّا نسیم کو لکھا گیا ہے، یہ خبر ملتی ہے کہ "چوں دریں وقت مسموع گردید کہ طائر روح صاحبزادہ فضل احمد پنجرۂ حواس را درہم شکستہ و بجناب قدس پرواز کردہ از اصغاء ایں معنی ایں جانب را حزن بسیار و اندوہ بے شمار روئے داد" صاحب زادہ فضل احمد معصومیؒ کا ذکر پیشتر آچکا ہے ۔ اس مکتوب سے پتا چلتا ہے کہ مُلّا نسیمؒ اور ان کے متوسلین، صاحب زادہ فضل احمدؒ سے تعلقِ خاطر

رکھتے تھے۔ اسی مکتوب میں مُلّا قناعت، سید غلام، حافظ کرم، محمد کاشف اور مُلّا نصرت کا بھی ذکر ہے۔ مُلّا نسیم کے نام دیگر مکتوبات میں بھی کچھ نام سرحد کے اصحاب سلسلہ کے آتے ہیں؛ مثلاً اخون نعمت خاں، مُلّا قلندر، اخون سعد اللہ اور اخون محمد اعظم ــــــ

میر بلبین نے اپنے مکتوب (ع ۳۸) میں مُلّا عبد الرحیم اور مُلّا نظری کا ذکر کیا ہے۔ اور مکتوبات ع ۳۹، ع ۴۰ میں مُلّا فیض اللہ، مُلّا عمر اور مُلّا صالح محمد کا۔ مکتوب ع ۴۶ میں مُلّا نسیم کے ساتھ مُلّا قائم خاں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ محمد حسن خاں خانزادہ کے مکتوب (ع ۵۲) میں مُلّا نسیم کے ساتھ اخون امان اللہ کا نام آتا ہے، یہ بھی سرحد ہی کے ہوں گے۔ مُلّا غازی محمد اور مُلّا بہار کا ذکر مکتوب ع ۱۴۸ میں ہے۔ مکتوب ع ۱۷۲ کسی حاجی عبد الخالق نے مُلّا فاروق کے نام لکھا ہے۔ یہ بھی سرحد کے معلوم ہوتے ہیں۔ مکتوب غلام حسن بنام مولوی عبد الرزاق (ع ۱۵۵) میں سرحد کے بعض اصحاب سلسلہ اور ان کے متوسلین کے نام، مقام کی صراحت کے ساتھ موجود ہیں؛ یعنی مولوی عبد الرزاق ساکن پشور (پشاور)، گل محمد ساکن پشور در کوٹلہ رشید خاں، غلام رسول پدر محمد درخانۂ گل محمد مزدور، امام مسجد گل محمد، محمد عارف برادر کلاں محمد کاشف ساکن ہشت نگر در محلہ پڑانگ، میاں مسعود پیرزادہ ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی، مُلّا خواجہ محمد ساکن موضع ہنڈ بر کنارۂ آبِ سندھ، محمد اکبر[1] ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ، مُلّا سیف الدین ساکن سوات

---

[1] محمد اکبر کا ذکر حضرت مظہرؒ نے مکتوب ع ۵۱ (کلمات طیبات) بنام مولوی عبد الرزاق میں کیا ہے اور ابعض یارانِ طریقہ میں سے بتایا ہے۔ اس مکتوب میں حضرت مظہرؒ نے اپنی عمر ۸۰ سے متجاوز لکھی ہے یعنی یہ مکتوب ۱۱۹۰ھ کا یا اس کے کچھ بعد کا ہوگا اس وقت محمد اکبر تحصیلِ نسبت میں مشغول تھے اور ان کا نصف دائرۂ امکان پورا ہو چکا تھا۔

خادم مرزا صاحبؒ، مُلّا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحبؒ، استاد مُلّا رحمت موضع الہ ڈنڈ؛ اور مُلّا نسیم کا ذکر یوں آیا ہے "مُلّا نسیم خلیفہ مرزا صاحبؒ ساکن سوات"۔ اُس زمانے میں اوچ سوات میں شامل تھا، اسی لیے ملا نسیم کو ساکن سوات لکھا گیا ہے۔

ان اصحاب مرحد کے علاوہ، پنجاب کے کچھ اصحابِ سلسلہ کے نام سامنے آتے ہیں؛ یعنی محمد شاہ ولد غلام غوث بن قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ[1] متصل کلانور، عبدالرسول ولد محمد شفیع نیز ساکن بٹالہ مزبور، میاں عبدالنبی مرید حضرت غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ مذکور، میاں غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بٹالہ مزبور — غلام حسن نے مکتوب ۱۵۶ میں یہ بھی بتایا ہے کہ میاں عبدالنبی اور ولایت شاہ اور انھوں نے میاں غلام قادر شاہ مرحوم و مغفور[2] سے بیعت کی تھی۔ وہ کسی محمد حسین پراچہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

اصحاب سلسلہ سے متعلق حالات حضرت مظہرؒ کے حین حیات تک کے، بہت کچھ تو خود حضرتؒ کے مکتوبات شریف ہی میں آگئے ہیں۔ مقاماتِ مظہری، جو حضرت مظہرؒ کی شہادت کے پندرہ سولہ برس بعد لکھی گئی ہے، حضرتؒ کے عہد کے علاوہ، بعد کے زمانے کے کچھ حالات اصحابِ سلسلہ کے متعلق پیش کرتی ہے۔ مقامات میں تصریحات ملتی ہیں کہ اُس وقت (۱۲۱۱ھ) تک خلفاء میں سے کون بقیدِ حیات تھے اور کون دار البقا

---

[1] بٹالہ کو کہیں "بٹھالہ" اور کہیں "بتالہ" کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اسی مکتوب میں کو ٹلہ کی ٹ کو اسی صورت میں لکھا ہے جیسا کہ اب مروج ہے یعنی کوٹلہ۔ بٹالہ مذکور کے بارے میں مکتوب ۱۵۶ میں صراحت ہے کہ متصل بعنت کردہ قصبۂ کلانور در پنجاب واقع است۔"

[2] حضرت مظہرؒ کے خلیفہ شیخ غلام حسین تھانیسری کو بھی ان سے تعلق رہا ہے چنانچہ مقاماتِ مظہری میں شیخ غلام حسین تھانیسری کے بیان میں آتا ہے کہ "در بلدۂ بتالہ (کذا) بملک پنجاب علم فقہ خواندہ و استمداد از حضرت شیخ غلام قادر شاہ قادری طریقۂ قادریہ گرفتہ" (ص ۹۹)

کو تشریف لے جا چکے تھے۔ حضرت مظہرؒ کے بعد کے زمانے کے بارے میں اس مجموعۂ مکتوبات سے بھی کچھ معلومات ملتی ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکتوب (۱۷ ع) بنام ملا نسیم میں اس نوع کی کئی اطلاعات ہیں کہ مولوی احمد اللہ اور محمد صبغۃ اللہ (پسران قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ) مدت ہوئی کہ رحلت کر چکے ہیں، محمد دلیل اللہ اور صفوۃ اللہ (پسر احمد اللہ مرحوم) حیات ہیں، اور اہلیۂ حضرت مظہر بھی حیات ہیں جو چند سال سے پانی پت میں تھیں مگر اب چھ ماہ سے دہلی میں ہیں، اور مرزا شاہ علی کی وفات کو بھی عرصہ ہوا، انھوں نے دو پسر چھوڑے، ایک میاں مداری جو پانی پت میں اُن کے (قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے) ساتھ ہیں دوسرے میاں زکاتی چھوٹے بیٹے مع اپنی والدہ کے، عظیم آباد پٹنہ میں اپنے خالو کے پاس ہیں، اور بی بی امینہ دختر مرزا شاہ علی کا، مدت ہوئی کہ نکاح کر دیا تھا، اور شاہ علی کے پسر خورد جو دوسری بیوی سے تھے فوت ہو چکے اور ان کی والدہ بھی نہیں رہیں، یاران حلقہ میں سے میاں محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور میاں عبدالباقی صاحب اور میاں محمد احسان صاحب بخیریت ہیں۔ میاں محمد احسان رام پور میں ہیں اور دیگر صاحبان دہلی میں، مولوی غلام علی مسند ارشاد پر تشریف فرما ہیں، ایک عالم ان سے مستفیض ہو رہا ہے، مولوی محمد صدیق مدت ہوئی کہ رحلت کر گئے ......" اس مکتوب کے افراد مذکورہ میں سے احمد اللہ تو ۱۱۹۸ھ میں انتقال کر چکے تھے اور مقامات مظہری کی تحریر کے وقت بھی اسی مکتوب کے مندرجات کی سی کیفیت تھی کہ یاران حلقہ میں سے میاں محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور میاں عبدالباقی اور میاں محمد احسان حیات تھے گویا یہ مکتوب ۱۲۱۱ھ کے لگ بھگ لکھا گیا ہوگا۔

مکتوب غلام حسن بنام مُلّا نسیم (ع ۱۹۱) سے بھی سلسلے کے کئی حضرات کے حالات پر روشنی پڑتی ہے مُلّا نسیم کو اوّل وہ یاد دلاتے ہیں کہ سید نور محمد قدس سرہٗ کے مزار فایض الانوار کی مرمت حضرت مظہرؒ کے فرمانے کے بموجب دونوں (غلام حسن اور مُلّا نسیم) نے مل کر کی تھی۔ پھر وہ یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ ـــــ مرزا صاحب کی سکونت اور حیات کے وقت ان کا مکان خلد بنیان ایک سو اور کچھ روپیوں پر ہندوؤں کے ہاتھ گروی تھا۔ جب حضرتؒ نے اس دار الفنا سے رحلت فرمائی تو ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا[۱] ارتحال کے بعد مریدوں اور خادموں کو ان مذکورہ ہندوؤں نے مزار کی حاضری اور زیارت سے روکا اور کہا کہ یہ مقام ہمارے ہاتھ گروی ہے، جب تک حساب صاف نہ ہوگا زیارت نہیں کرنے دیں گے۔ مخلصوں اور مریدوں کو پریشانی ہوئی تنگ آگئے۔ آخر الامر یہ ماجرا مولوی نعیم اللہ بہرائچیؒ نے پورب میں سُنا تو بقدر وسعت و امکان رقم جمع کر کے اس طرف کو روانہ ہو گئے۔ یہ درویش

---

[۱] حضرت مظہرؒ کے وصیت نامے "مشمولہ" معمولات مظہریہ" میں ہے:
"پیش ازیں روزے چند منکوحۂ من از من درخواستہ بود کہ تدبیر امور اُخروی خود را برائے او واگذارم و دریں باب خط نوشتہ بدہم تا بعدِ من مخلصانِ بہ او مخالفت نہ نمایند و در ہر جا کہ خواہد مرا بخاک سپارد و من ہم ایں معنی را با قرارِ زبانی قبول کردہ بودم، امّا دراں ایام آں مستورہ قطعۂ زمینے در ملک خود نداشت، الحال یک منزل حویلی خرید کردہ است و من بجان ازاں بقعہ بیزارم۔ اگر خواہد کہ مرا دراں جا مدفون سازد، بر دوستان فقیر بحکم حق دوستی واجب است کہ ہرگز نہ نمایند، بعد ازیں در ہر جا کہ میسر آید مرضی او مرعی دارند و بیرون ترکمان دروازہ مناسب تر است ....." (ص ۱۴۵) مگر اس صریح ناپسندیدگی کے باوجود ہوا وہی جو حضرتؒ نہ چاہتے تھے یعنی بقول غلام حسن ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا۔ حضرت مظہرؒ نے وصیت نامہ لکھ کر قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کو دیا تھا اور وہ حضرتؒ کی شہادت کے وقت پانی پت میں تھے۔ انھوں نے اس وصیت نامے کو ۱۲۰۵ھ میں نعیم اللہ بہرائچیؒ کو معمولات مظہریہ میں شامل کرنے کے لیے دیا۔

(غلام حسن) اُن ایام میں رام پور میں تھا۔[1] ہماری ملاقات ہوئی۔ کچھ رقم اِس درویش کے پاس تھی، وہ مولوی صاحب کے حوالے کی۔ مولوی صاحب نے دہلی آکر اس مکان سعادت انجام کو ہندوؤں سے خلاص کرایا اور کچھ حجروں اور لکڑیوں میں سے کچھ فروخت کرکے مرقدِ منور کو مرتب کیا۔۔۔۔ اسی سفر کے موقع پر نعیم اللہ بہرایچی نے معمولات مظہریہ کو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو پانی پت میں اور شاہ غلام علی و سید عبدالباقی و شاہ قطب الدین کو دہلی میں دکھا کر اطمینان کرنا چاہا تھا۔ معمولات میں ان حضرات کی رائیں بھی درج ہیں۔ گویا میر عبدالباقی اور شاہ قطب الدین ۱۲۰۵ھ تک حیات تھے۔ مقاماتِ مظہری کی تصنیف کے وقت میر عبدالباقی زندہ تھے اور شاہ قطب الدین رحلت کرچکے تھے۔ یعنی شاہ قطب الدین کا انتقال ۱۲۰۵ھ اور ۱۲۱۱ھ کے مابین ہوا ہوگا۔ بہر کیف، یہ ایک ضمنی ذکر تھا، اور اب پھر اسی مکتوب (۱۹۱) کی طرف آیئے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ ۔۔۔۔ **الحال بی بی** (اہلیۂ حضرت مظہرؒ) پانی پت میں اقامت رکھتی ہیں، چنانچہ مولوی ثناء اللہ دو روپیہ درماہہ دیتے ہیں اور ایک روپیہ مُلا مراد دیتے ہیں۔ (مقاماتِ مظہری سے بھی ظاہر ہے کہ اُس وقت یعنی ۱۲۱۱ھ میں شیخ محمد مراد حیات تھے)۔ پیر علی فوت ہوچکے ہیں، سنا ہوگا اور دو بیٹے ان کے تھے، ایک مداری نام کہ وہ محض نا قابل اور دیوانہ رہے، دوسرا بیٹا اپنی والدہ کے ساتھ یہاں سے تلاشِ معاش میں پورب کی طرف چلا گیا ہے۔ میاں عبدالحفیظ و میاں بہادر فوت ہوچکے ہیں۔ حضرت مظہرؒ کے روضۂ مقدس ہی میں تدفین ہوئی۔ محمد احسان رام پور کی طرف آگئے تھے، نواب فیض اللہ خاں نے مبلغ تین روپیہ دیئے تھے، پھر وہ پورب کی طرف چلے گئے۔ اور یہ درویش (غلام حسن) قصبۂ امروہہ میں سکونت رکھتا تھا۔ فرنگیوں

---

[1] یعنی ۱۲۰۵ھ میں جیسا معمولات مظہریہ کے تکملہ میں صاحب معمولات نے صراحت کی ہے سنہ ۱۲۰۵ھ میں تعمیر مزار مبارک کے لیے کیا گیا تھا۔

اور مرہٹوں کی زد و تاخت کے سبب سے قصبہ مذکور خراب و تباہ ہو گیا۔ اس کے بعد اس درویش نے امروہہ سے نکل کر رام پور میں سکونت اختیار کر لی۔ غلام حسن نے رام پور میں طریقۂ مجددیہ کی ترویج میں جو حصہ لیا، اس کا بھی اجمالاً ذکر آ گیا ہے [1] شاہ غلام علیؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ کس قدر مرد قابل و ہوشیار ہیں اور پھر ان کا درماہہ پندرہ روپیہ مقرر ہونے کی خبر ہے۔ غلام حسن نے یہ مکتوب پشاور سے لکھا ہے جب کہ وہ عارضی طور سے وطن آئے ہوئے تھے اور کوٹلہ رشید خاں میں مقیم تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خاصا معلومات افزا مکتوب لکھا ہے۔

اس مجموعے کے جملہ مکتوبات فارسی میں ہیں (بجز ایک کے، جو عربی میں لکھا گیا ہے) اور لگ بھگ ۱۱۷۵-۷۰ھ سے لے کر ۱۲۳۱ھ تک کے درمیانی

---

[1] رام پور طریقۂ مجددیہ کی ترویج و اشاعت کا کچھ اندازہ تذکرہ کاملان رام پور سے بھی ہوتا ہے جس میں متعدد افراد کے احوال میں ان کے مجددی ہونے کی صراحت ملتی ہے چنانچہ، بلا ترتیب، محمد ابراہیم خاں عرف قرشہ خاں، مولانا ولی النبی ورشد علی خاں شاہ ابوسعید، مولوی احسان حسین فاروقی مجددی، مولانا ارشاد حسین فاروقی مجددی، شاہ احمد سعید مجددی اور ان کے تین صاحبزادے جن میں محمد مظہر صاحب مناقب احمدیہ بھی ہیں، حافظ احمد خیر ولد شاہ محمد میر مجذوب، غلام محی الدین، مولوی ارشد علی، قاضی دائم علی مرہندی، مولوی ارشد علی مولانا امداد حسین، حافظ عنایت اللہ، شیخ احمد حسین، ملا اسلم اخوند، مولوی اشرف علی (از مستنابہ حضرت مظہرؒ) حافظ اکرام الدین احمد شاہ امین الدین، شیخ امین احمد اظہر، مولوی جمال احمد مجددی مولوی حبیب احمد ابن رؤف احمد راحت، میاں احمد علی شاہ نقشبندی، مولوی حبیب الرحمٰن خاں، بار خاں نبیرہ نواب دوندے خاں، اخوند ملا امام الدین، ملا امان اللہ، ملا جہانگیر، ملا حبیب اخوند، مولوی خلیق احمد سرہندی، مولوی خلیل الرحمٰن سواتی ولد ملا عرفان، ملا خراس، مولوی ریحان حسین، مولوی رشید النبی مجددی، ملا رفیع ابن مولوی حبیب اللہ اخوند سواتی، مولوی سراج احمد مجددی، میاں سراج شاہ از سادات نور، ملا سراج، حافظ عباس علی امروہوی نقشبندی کے مرید مولانا لطف اللہ خاں، ملا سیف الدین باجوڑی (ان کا ذکر بہ تفصیل ہے اور صراحت ہے کہ یہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے شاگرد تھے) اخوند سید احمد، ملا صدر الدین ولد ملا سراج، مولانا ضمیر العزیز، شاہ ضیاء النبی مجددی، مولانا ظہور الحسن مجددی، ملا حاجی باجوڑی، ملا عبد الرحمٰن، ملا عبد الرزاق، مولانا عبد الرشید مجددی، ملا کبیر، اخوند زادہ محمد شاہ فضل باجوڑی، مولانا علاء الدین مجددی، مولانا فدا احمد مجددی، شاہ محمد فرید، حافظ محمد عنایت اللہ خاں سرہندی مجددی، سوات کے کئی حضرات کے نام آتے ہیں جو اغلباً اسی سلسلے کے ہوں گے۔ ملا نسیم کا بھی ذکر آتا ہے ان کے بارے میں وقائع عبد القادر خانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ رام پور میں سوات کے طلبہ کا مرجع تھے۔

عرصے میں لکھے گئے ہیں، زیادہ تر حضرت مظہرؒ کے حین حیات (تا ۱۱۹۵ھ) کے ہیں، اور کچھ ۱۱۹۵ھ سے ۱۲۳۱ھ کے درمیانی عرصے کے بھی ہیں جب کہ دہلی میں شاہ غلام علی (م ۱۲۴۰ھ) مسند ارشاد پر متمکن تھے ۱۱۷۵/۷۰ھ کا زمانہ نواب ارشاد خاں کے آخر دور حیات کی رعایت سے متعین کیا جا سکتا ہے اور ۱۲۳۱ھ حضرت فضل احمد معصومیؒ کا سنہ وفات ہے جن کا ذکر مکتوب محب اللہ و عبدالقدوس بنام ملّا نسیم (ع۱۸۴) میں ہے۔ پھر ملّا نسیم کا سنہ وفات بھی ۱۲۳۱ھ ہی ہے۔

سلسلے کے مکتوبات میں بعض ہم نام افراد کا ذکر آتا ہے۔ محمد خاں نام کے کئی اصحاب ہیں جن کا ذکر آیا ہے اور جن کا حضرت مظہرؒ سے تعلق ثابت ہے۔ اسی طرح غلام حسن نام کے دو حضرات ہیں، ایک غلام حسن جو غلام عسکری خاں و محمد احسان احمدی کے بھائیوں میں سے ہیں۔ مقامات مظہری میں ان کا ذکر "شیخ غلام حسن" کے نام سے ہے۔ یہ حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔ اور ۱۲۱۱ھ یعنی مقامات مظہری کے سنہ تصنیف سے قبل انتقال کر چکے تھے۔ دوسرے غلام حسن پشاور کے ہیں جن کے پُر از معلومات مکتوب کا ذکر پیشتر آ چکا ہے اور جو امروہہ و رام پور میں رہے ہیں۔ اسی طرح، غلام نبی بھی کم سے کم دو مختلف اشخاص کا نام تو ضرور ہے اور ممکن ہے کہ سرحد کے اصحاب سلسلہ کے ذیل میں جن غلام نبی کا ذکر آتا ہے وہ ان دو میں سے نہ ہوں، اس نام کے تیسرے شخص ہوں۔ علیٰ ہٰذا، محب اللہ (از متوسلین ملا نسیمؒ) اور محب اللہ خاں (پسر دوندے خاں) کے ناموں میں بھی التباس کی گنجائش ہے۔ عبدالرزاق نام کے بظاہر دو افراد معلوم ہوتے ہیں۔ ایک مولوی

عبدالرزاق (مقیم پھلی بھیت) جن کے نام حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب کلمات طیبات میں ہے (مکتوب ۵۱)، دوسرے وہ بزرگ جو سرحد سے تعلق رکھتے ہیں اور انھیں کہیں مولوی عبدالرزاق اور کہیں ملا عبدالرزاق لکھا گیا ہے۔ مگر شاید وہ ایک ہی صاحب ہیں۔ حضرت مظہرؒ نے مولوی عبدالرزاق (مقیم پھلی بھیت) کے سپرد ایک ایسے طالب کو کیا تھا جو نصف دائرۂ امکان پورا کرچکے تھے یعنی مولوی عبدالرزاق کو اجازت ارشاد حاصل تھی اور مقامات مظہری میں جن ملا عبدالرزاق کا ذکر ہے وہ بھی اجازت "تعلیم طریقہ یافتہ" تھے اور خلفاء میں سے تھے۔ ان کے بارے میں شاہ غلام علیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "در علم فقہ واصول مہارت تام دارد" ناموں کی اس مشابہت سے عام قارئین کو کہیں کہیں دشواری پیش آسکتی ہے مگر جن کی نظر سے مقامات مظہری اور اس سلسلے کی دوسری کتابیں گذری ہیں غالباً انھیں زیادہ دقت پیش نہ آئے گی۔ بہرکیف، ان کتابوں کی کم یابی اور ان سے عموماً لاعلمی کے پیش نظر اس نوع کی توضیحات و تشریحات وضاحتی نوٹوں میں (جو مکتوبات سے قبل درج ہیں) اور حواشی میں کردی گئی ہیں۔

آخر میں عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صدیقی صاحب کا شکریہ ادا کرنا بے حد ضروری ہے جنھوں نے اس مجموعے کی ترتیب و تہذیب میں میری پوری اعانت فرمائی۔ اللہ پاک اُن کو فائز المرام رکھے۔ آمین۔

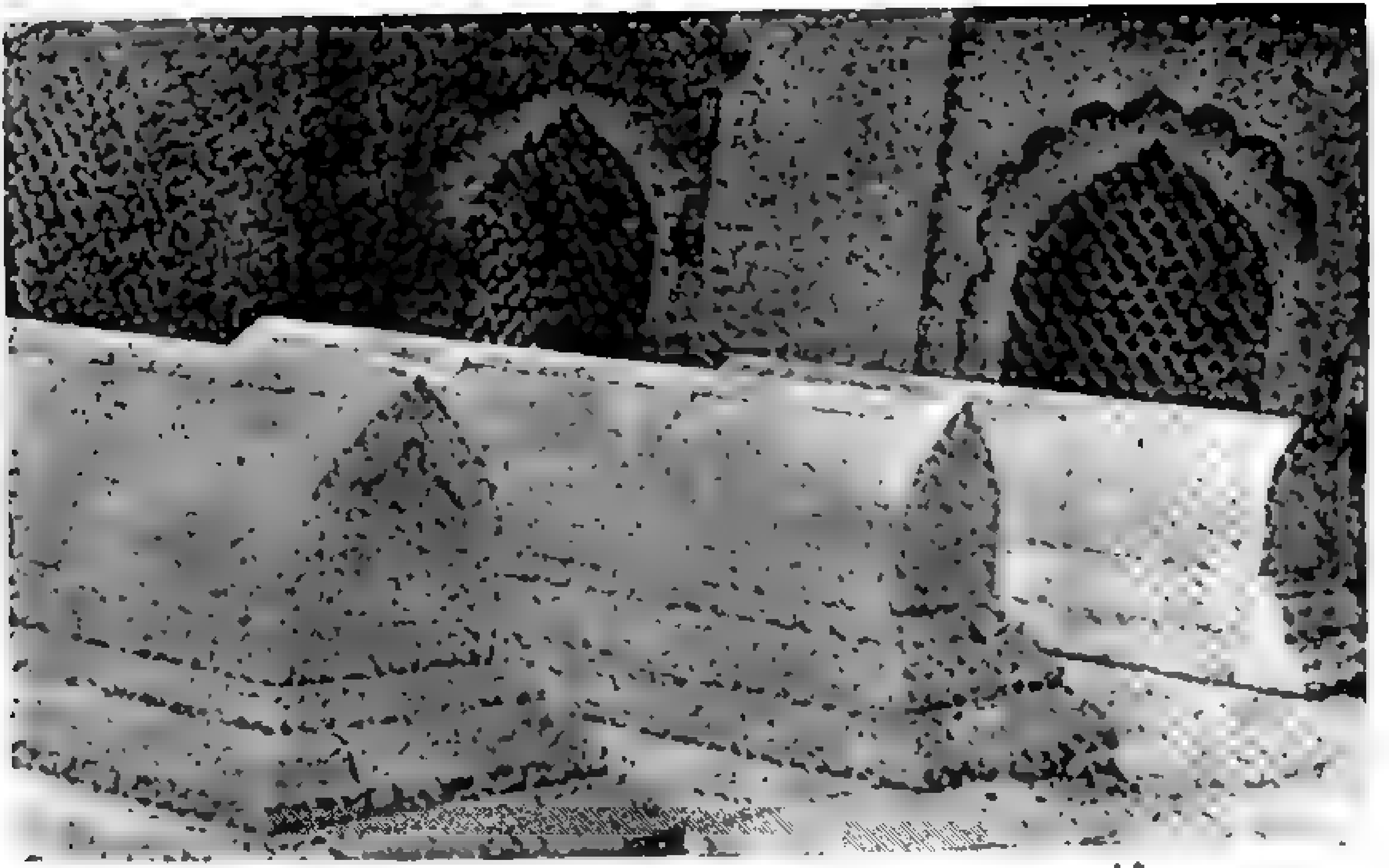
فقط ـــــ والسلام

احقر ـــــ غلام مصطفٰی خاں

استدراک

مکتوبات ۱۸۵، ۱۸۹ جو بابِ نہم میں شامل ہیں، غالباً حضرت مظہرؒ

کے نام ہیں۔ اور ممکن ہے کہ مکتوب ۱۸۵ کے لکھنے والے میر محمدی، میر محمدی بیدار ہوں جو بیانؔ (شاگرد حضرت مظہر) کی طرح مولانا فخرالدین دہلوی سے بیعت تھے اور دہلی والے تھے مگر اکبرآباد چلے گئے تھے۔ مکتوب ۱۸۶ میں "رسالہ فضل ذکر خفی" ملاحظہ فرما کر خط لکھنے پر مکتوب الیہ کے لیے کلمات تشکر ہیں اور رسالے کے سبب تالیف کی طرف بھی اشارہ ہے جس سے اس مکتوب کا مکتوب ۹۵ (مجموعۂ ہذا) سے ربط ظاہر ہے۔ مکتوب ۹۵ میں، جو حضرت مظہر کے نام ہے، رسالہ در فضل ذکر خفی کا وہی سبب تالیف بیان کرنے کے بعد جیسے ہم مکتوب ۱۸۶ میں پاتے ہیں، یہ کہا گیا ہے کہ "جزو اوّل بجناب عالی ارسال داشتہ، ملاحظہ فرمودہ و اصلاح نمودہ عنایت فرمایند۔" اور غالباً حضرت مظہرؒ کی طرف سے جوابی مکتوب ملنے کے بعد، انہی صاحب نے حضرت کے نام وہ مکتوب لکھا ہے جو اس مجموعے کا مکتوب ۱۸۶ ہے۔ وہ اس میں لکھتے ہیں کہ "سرفراز نامہ کہ مشتمل بر ملاحظہ فرمودن رسالہ 'فضل ذکر خفی' کہ مرقوم قلم فیض رقم گردیدہ بود، پرتو ورود فرمود۔" کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا مکتوب ۱۱ ذکر جہر اور ذکر خفی میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے کے مسئلے سے متعلق ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بہت خوب ہے۔ آخر میں یہ فقرہ بھی ہے کہ "خیر الکلام ما قل و دل" جو رسالے پر تبصرے کا سا انداز لیے ہوئے ہے نیز آغاز و اختتام کی عبارت کی شان بھی کچھ ایسی ہے کہ رسالۂ مذکورہ سے حضرت مظہر کے اس مکتوب کا تعلق ہو سکتا ہے۔ مگر کلمات طیبات کے اس مکتوب ۱۱ کا مکتوب الیہ بھی نامعلوم ہے اور مکتوبات ۹۵، ۱۸۶ کے مکتوب نگار کی تعیین کے سلسلے میں اس سے بھی کوئی مدد نہیں ملتی۔ یہ عقدہ رسالۂ مذکورہ کے دستیاب ہونے یا اس سے متعلق مزید معلومات ہم دست ہونے پر ہی حل ہو سکتا ہے۔



حضرت مظہرؒ شاہ غلام علیؒ اور شاہ ابوسعیدؒ کے مزارات مبارک۔

(۱)

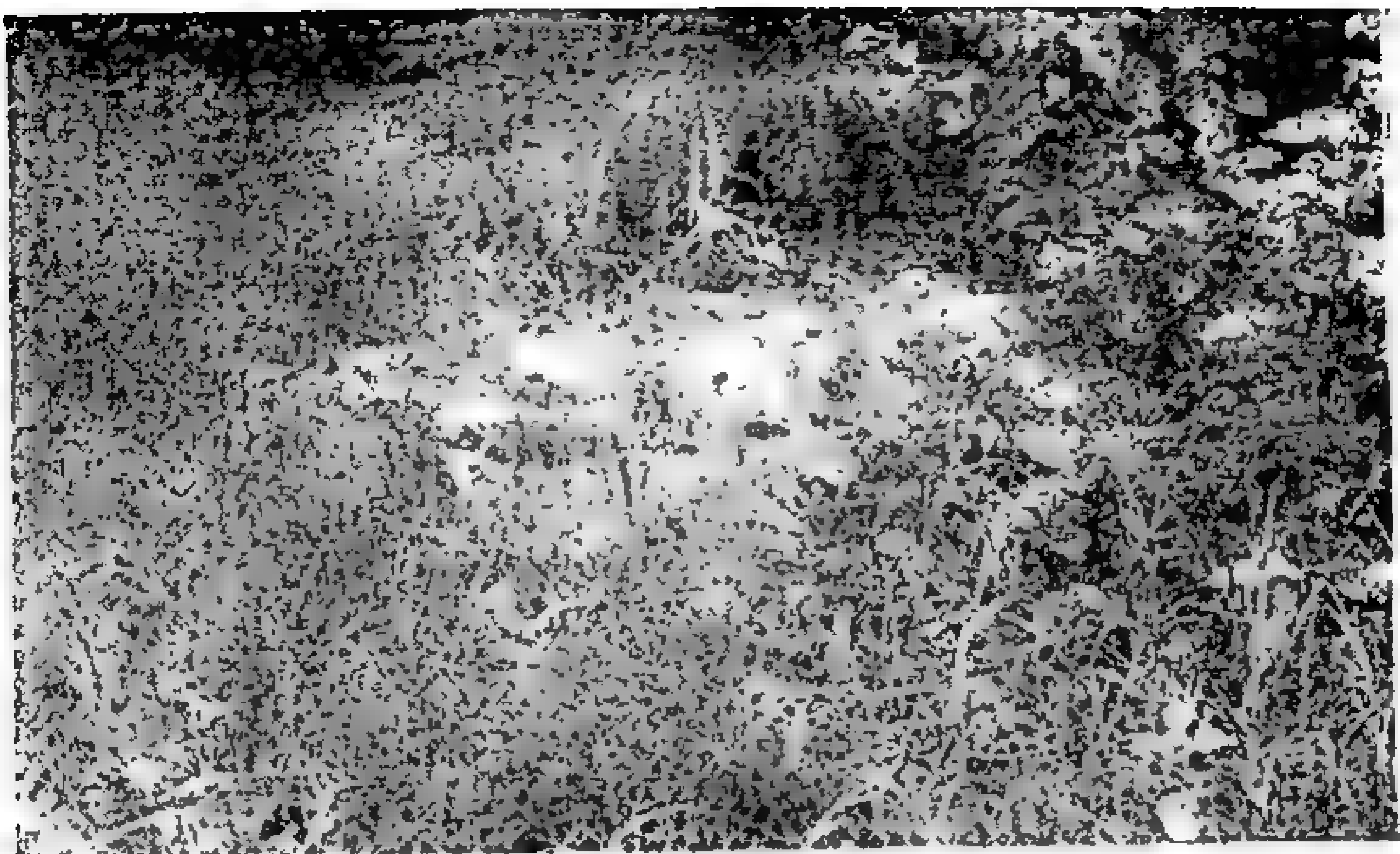
بابِ مظہرؒ

مشتمل بر

۱۔ مکتوباتِ حضرت مظہرؒ
۲۔ مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ
۳۔ مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ، فیما بینہم

۱۔ مکتوباتِ حضرت مظہرؒ

- بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (ایک عدد) نمبر شمار ۱
- بنام اخوند ملّا محمد نسیمؒ (سات عدد) نمبر شمار ۲ تا ۸
- بنام میر عبدالہادی (ایک عدد) نمبر شمار ۹
- بنام "شیخ صاحب" (") نمبر شمار ۱۰



مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ



پانی پت میں مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے دروازے اور دیوار کا بیرونی منظر۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

۱

[1] بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان برادر با کمال فضیلت پناہ مولوی ثناء اللہ صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ نہم ذی قعدہ است، فقیر مع علائق در پانی پت بعافیت است۔ فردا پس فردا قصدِ دہلی دارد۔ و متعلقان را درین جا می گذارد۔ بعد یک دو ماہ مراجعت بہ پانی پت می کند، انشاء اللہ تعالیٰ۔

باعث تحریر آنست کہ محمد نسیم نام جوانے روہیلہ بسیار مرد ہموار است و طالب مستعد، اخذ طریقہ کردہ، ارادۂ پڑھانہ نمودہ، در خدمت شما حاضر خواہد شد۔ توجہ کردن ضرور است و در خدمت مولوی نور اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سفارش کنند کہ سبق بتوجہ بدادہ باشند۔ منت بر فقیر است۔ و معلوم شد کہ خطوطِ افضل خاں مفید نیفتاد۔ خوب، خدا کارساز است۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

---

[1] یہاں حضرت مظہرؒ نے قاضی صاحب کا نام "س" ہی سے لکھا ہے۔ اصل مکتوب راقم الحروف نے دیکھا ہے۔

مکتوبات حضرت مظہرؒ بنام اخوند محمد نسیمؒ

[حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۴۰ھ) نے ۱۲۱۱ھ میں مقامات مظہریہ لکھی تو اس میں اخوند ملا محمد نسیم علیہ الرحمہ کے حالات اس طرح قلم بند کیے ہیں:

"ملا نسیم از اجلۂ خلفائے ایشان، سلوک باطنی در طریقۂ احمدیہ بتوجہات علیۂ آنحضرت قریب بانجام رسانیدہ بخلافت کسب مقامات تا بہ کمالات تربیت کردہ بطرفی طرفہ تا انجا کہ خدا خواست رسیدہ، حالات نیک دارد۔ در ہر سال از وطن بخدمت مبارک آمدہ انوارِ طریقہ حاصل می نمود و اخلاص و محبت و متابعت حضرت ایشان راسخ است۔ ہیچ کار بے اجازت آنحضرت نمی کرد۔ یک باری خواست کہ قے نماید، گلوے خود بند نمودہ بخدمت مبارک رسید کہ اگر اذن شود استفراغ بکنم۔ لہذا بکمال متابعت آنحضرت از مقبولان بارگاہ الٰہی گشت بلا لیاں بخدمت او رجوع آوردند و بہ یمن توجہ او بجمعیت و حضور می رسند۔ زبانی قصہ شنیدہ ام کہ یک بار بر شخصے توجہ بجذبہ [illegible] نمودہ بود تاب نیاوردہ بہ تا دیر اضطراب و بے تابی می نمود۔ آخر بہمان حال بہ رحمتِ حق پیوست۔ ذات کثیر البرکات او بسیار غنیمت است۔ بدرس علم و تعلیم طریقہ اوقات خوش می گذارد۔"

ملا نسیمؒ کے نام حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مکتوب (یعنی اس مجموعے کا مکتوب ۲) ۱۷ رجب کا لکھا ہوا ہے جو محمد بشیر خان کے ہاتھ بھیجا گیا تھا۔ اس میں شریعت کے لیے ترغیب و تحریص دلانے کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جب سے تم میرے پاس سے گئے ہو،

صرف دو خط ملے ہیں، ایک پانی پت سے اور دوسرا جموں سے۔ پانی پت کا ذکر آتے ہی خیال ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ (ملا صاحب) ضرور وہاں گئے ہوں گے اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ سے شرف نیاز حاصل کیا ہوگا۔ اوج کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب حضرت قاضی صاحب کے نام ایسا ملتا ہے جس میں ملا محمد نسیمؒ کے لیے سفارش ہے کہ وہ آپ کے پاس حاضر ہو رہے ہیں آپ انھیں توجہ دیں (مکتوب ۱۵ مجموعۂ ہذا)۔ یہ مکتوب حضرت مظہرؒ نے پانی پت سے بھیجا تھا، جب کہ قاضی صاحب بڈھانہ میں ہوں گے جو ضلع مظفر نگر یوپی کی جنوب مغربی تحصیل تھی۔ اسی مکتوب میں امیر الامرا نجیب الدولہ (المتوفی ۱۰ رجب ۱۱۸۴ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۷۷۰ء) کے بھائی نواب افضل خان کے خطوط کا ذکر ہے کہ ان کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ (قاضی صاحب کے لیے) مفید ثابت نہ ہو سکے۔

ملّا صاحب کے نام ایک مکتوب تو ۱۷ رجب کا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے اور دوسرا آخر رجب کا ہے جو دہلی سے بھیجا گیا تھا۔ اس مکتوب میں میاں محمد منیر جیو اور نواب ارشاد خاں وغیرہ کا سلام بھی لکھا ہے (ان ناموں سے مکتوبات کے زمانے کی تعیین میں مدد مل سکے گی)۔ تیسرا مکتوب ۱۰ اخرِ شعبان کا ہے اور چوتھے مکتوب میں جو ۱۰ کی ذی قعدہ کا ہے (دوسرے مکتوب کی طرح) ذکر ہے کہ اگر تمھاری والدہ صاحبہ اجازت دے دیں تو یہاں آکر سلوک کے بقیہ مقامات بھی طے کر لو۔ پانچویں خط میں نجیب خاں (نجیب الدولہ) کے لشکر کا ذکر ہے جو کفار سکھ کے قلع قمع کے لیے آیا تھا اور ملا حماد کا ذکر بھی ہے جو ملاقات

کے لیے آئے تھے[1] اسی مکتوب میں مکتوب الیہ کی والدہ کے انتقال پر اظہارِ غم ہے۔ چھٹے مکتوب میں بھی مکتوب الیہ کی والدہ کی تعزیت ہے اور ملا رحم داد کی ملاقات کا ذکر بھی ہے۔ پھر ساتویں مکتوب میں ملا رحم داد کو سلام لکھا ہے کہ وہ دو تین مرتبہ مجھ سے ملاقات کے لیے آئے تھے اس لیے ان کا مجھ پر حق ہے۔ یہ ساتواں مکتوب[2] پانی پت سے لکھا گیا تھا اس میں ہے کہ میرے متعلقین دہلی سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور صلح کا وعدہ کر لیا ہے۔ چنانچہ میرا قصد دہلی جانے کا ہے اور دو ماہ کے بعد یا تو انھیں دہلی بلوا لوں گا یا خود ہی پانی پت آجاؤں گا۔ اس مکتوب میں یہ بھی ہے کہ بغیر مجھ سے ملے ہوئے تم وطن کو نہ جانا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس وقت مکتوب الیہ اپنے وطن اوچ میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ ہوں گے (غالباً فوج میں) جہاں ملا رحم داد بھی ہوں گے۔ مکتوبات ۶، ۷، ۸ ایک ہی سلسلے کے معلوم ہوتے ہیں اور مکتوب ۸ میں یہ بھی ہے کہ مکتوب الیہ کے جانے کو پورے دو سال گزر چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کم و بیش اتنی ہی مدت میں یہ تمام مکتوبات لکھے گئے ہوں گے۔

---

[1] فارسی مکتوبات (مطبوعہ بمبئی) میں ہر جگہ "رحیم داد" نام آتا ہے۔ لیکن وہ رحم داد ہوگا کیوں کہ حضرت مظہر کے مکتوب میں جس کا عکس شائع کیا جا رہا ہے حضرت مظہرؒ نے صاف طور پر "رحم داد" لکھا ہے۔

[2] ملا نسیمؒ کے نام حضرت مظہر کے مکتوبات میں ساتواں مکتوب مگر مجموعہ ہذا کے لحاظ سے مکتوب ۸۔

مکتوب ۳۰ میں محمد میر جیو اور نواب ارشاد خاں وغیرہ کا سلام ہے یعنی اس مکتوب کی تحریر کے وقت یہ لوگ زندہ تھے۔ محترم خلیق انجم والے (اردو) مکتوبات کے صفحہ ۱۲۲ میں جو مکتوب ہے اُس میں محمد میر جیو کے انتقال کی تاریخ ۱۹ (ذی الحجہ) درج ہے۔ اور اسی مکتوب میں یہ بھی ذکر ہے کہ "فقیر ایک دفعہ شاہ ولی اللہؒ کی عیادت کو گیا تھا۔ ان کی صحت کے لیے خدا سے توفیق طلب کی اور دعا میں مصروف ہوا"۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا انتقال ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ کو ہوا تھا، اس لیے ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ان کے انتقال سے پہلے کا ہے جب کہ میاں محمد میر جیو انتقال کر چکے تھے اور یہ ممکن ہے کہ وہ ۱۱۷۵ھ ہوگا۔ اسی مکتوب میں نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے ظفر علی خاں کا ذکر ہے کہ "حقیقت یہ ہے کہ اس کے ماں باپ کی جگہ اور اس کی خبر گیری کے لیے سب کچھ میں ہوں"۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک نواب ارشاد خاں بھی فوت ہو چکے تھے۔ پھر اردو مکتوبات کے صفحہ ۱۲۵ میں جو مکتوب ۸ جمادی الآخر کا ہے، اُس میں نواب ارشاد خاں کے انتقال کی تاریخ ۱۳ ربیع الآخر دی گئی ہے اور فارسی مکتوبات (مرتبہ محترم عبدالرزاق قریشی) کے صفحہ ۶۶ میں جو مکتوب ۱۴ رجب/جمادی الاولیٰ چہار شنبہ کا لکھا ہوا ہے، اس میں بھی نواب ارشاد خاں کے انتقال پر اظہار غم ہے اور آگے چل کر

ل مقامات مظہریہ۔ صفحہ ۴۸ مطبع دہلی ۱۲۶۹ھ

اسی مکتوب میں ان کے صاحب زادے قلعز علی خان کو "یتیم" کہا گیا ہے۔ چنانچہ وہ سال جس کی ۴ اجمادی الاولیٰ کو چہارشنبہ تھا ۱۱۷۶ھ ہوگا یعنی نواب موصوف کا انتقال اسی ۱۱۷۶ھ کی ۱۳ ربیع الآخر کو ہوا ہوگا۔

اس بحث سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ موجودہ مکتوب ۳۰ میں محمد منیر جیو (المتوفی ۱۱۷۵ھ ؟) اور نواب ارشاد خان (المتوفی ۱۱۷۶ھ) کا سلام لکھا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ۱۱۷۵ھ سے پہلے کا ہوگا۔

اب دوسری طرف آیئے۔ ملا نسیمؒ کے نام حضرت مظہرؒ کے آخری تین مکتوبات (مکتوب ۶، ۷، ۸) میں ملا رحم داد کا ذکر ہے۔ اور فارسی مکتوبات نمبر ۸۱ سے نمبر ۹۸ تک جو ایک ہی سلسلے کے اہم تاریخی واقعات سے متعلق ہیں ان میں سے مکتوب نمبر ۸۸ بیستم ربیع الاول کا لکھا ہوا ہے۔ اس یہ بھی ہے کہ کل (یعنی ۱۹ ربیع الاول) ملا رحم داد کی شہادت ہوئی۔ اور مکتوب نمبر ۸۷ میں نواب ابوالقاسم خان کی شہادت کا ذکر ہے اور یہ کہ اس وقت ملا رحم داد خان ہانسی اور حصار کی طرف ہے۔ پھر مکتوب نمبر ۸۶ میں نواب ابوالقاسم خان کی شہادت کی تاریخ پنج شنبہ ۲۳ محرم دی گئی ہے۔ یعنی ۱۱۹۰ھ[1] جس کی

---

[1] فارسی مکتوبات مظہر ۲۵ میں ابوالقاسم خان ابن مجدالدولہ عبدالاحد خان کے انتقال کی تاریخ ۱۱ مارچ ۱۷۷۶ء دی گئی ہے۔ لیکن وہ ۱۳ مارچ ہوگی یعنی پنج شنبہ ۲۳ محرم ۱۱۹۰ھ۔ اس سال کی مزید تصدیق مکتوب نمبر ۹۲ سے ہوجاتی ہے جس میں لکھا ہے کہ نجیب الدولہ (المتوفی ۱۰ رجب ۱۱۸۴ھ) کا بڑا بیٹا ضابطہ خان نے نواب محتار کے پاس آکر ابوالقاسم خان کے لیے فاتحہ پڑھی اور یہ کہ آج چہارشنبہ ۱۷ ربیع الآخر ہے۔ یعنی ۱۱۹۰ھ۔

۲۳ محرم کو پنج شنبہ تھا۔ اسی سال گویا ملاّ رحم داد بھی شہید ہوا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت مظہرؒ کے یہ تین مکتوبات (ـ۶ ، ـ۷ ، ـ۸) بنام ملاّ نسیم، جن میں ملاّ رحم داد سے ملنے کا ذکر ہے، یقیناً ۱۱۹۰ھ سے پہلے کے ہوں گے اور ابتدائی دو مکتوبات (یعنی مجموعہ ہٰذا کے مکتوبات ـ۲ ، ـ۳) ۱۱۷۵ھ سے بھی پہلے کے ہوں گے، یعنی یہ کہ یہ سب مکتوبات وقتاً فوقتاً پہنچے ہوں گے اور کسی ایک ہی زمانے سے ان سب کا تعلق نہیں۔

اب ذیل میں حضرت مظہرؒ کے وہ سات مکتوبات بنام ملاّ نسیمؒ پیش کیے جاتے ہیں:-

۲

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جانِ جاناں، فرزند سعادت پیوند مولوی محمد نسیم جیو سلمہ الرحمٰن بمطالعہ نمایند کہ فقیر تا روزِ تحریر کہ ہفدہم رجب ست، در محروسۂ دہلی مع توابع بعافیت ست، و ضعف و پیری روز افزودہ است، و از روزیکہ آن برادر از ما رخصت شدہ دو قطعہ خط تا امروز بما رسیدہ است، یکی از پانی پت و دوم از جمو د [رسید] رسیدنِ ایشان بوطن نیست۔ امید قوی است کہ بعافیت رسیدہ باشند، باید کہ از احوالِ خویش اطلاعی بدہند کہ خاطر جمع گردد۔ و برای علوم دینی و تعلیم طریقہ و اتباعِ سنت و اعراض از دنیا و اقبال بآخرۃ بکوشند و حاملِ رقیمہ محمد بشیر خان

را کہ از یارانِ حلقہ ست و ہنوز از دائرۂ امکان بر نیامدہ، توجہ میدادہ باشند و بہ برادر خود سلام رسانند و از اندرون دعا و از یارانِ حلقہ سلامہا برسد۔

۳

بعد حمد و صلوٰۃ و سلام از فقیر جان جانان، فرزند عزیز از جان اخوندزادہ محمد نسیم اوصلہ اللہ الکریم الی مقام عظیم، مطالعہ نمایند کہ فقیر در محروسۂ شاہجہان آباد مع یاران حلقہ و مردم محل تا آخر شہر رجب بعافیت است۔ الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و صحبہ و آلہ۔ و اشتیاقِ دیدنِ آن فرزند بسیار است و اخوانِ طریقہ ہم یاد می کنند۔ اگر از کتخدائی خواہران فارغ شدہ باشند و والدۂ شما رخصت بدہد قصدِ این طرف بکنند و بعض مقاماتِ عالی کہ بشارتِ آنہا یافتہ اند، بگیرند۔ و اگر در مراجعت توقف باشد، باید کہ در تعلیم ذکر طریقہ دریغ و تغافل نہ نمایند۔ مردم را مشغول سازند کہ این طاعت متعدی است الی الخیر۔ و ہیچ عملے بہ ازین نیست کہ دلِ مردہ را بذکر الٰہی زندہ بسازند و بہ شغلِ علمِ ظاہر نیز مقید باشند و از مردم محل و از میان پیر علی و از یارانِ حلقہ نام بنام سلام خوانند، از میان محمد میر جیو و میان محمد مراد جیو و نواب ارشاد خان و برادران و اولادشان سلام برسد۔

۴

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، فضائل پناہ، کمالات

عکس مکتوب حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ

[illegible]

عکس مکتوب حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ

دستگاه، اخوندزاده ملا محمد نسیم جیو معلوم نمایند که تا اوائل ماه شعبان فقیر مع توابع در محروسهٔ دهلی بعافیت ست۔ باعث تحریر آنست که سید علی شاه از فقیر ذکر طریقهٔ عالیه گرفته روزے چند در حلقه نشستند۔ بنابر ضرورتے قصد وطن کرده اند۔ خدا برساند۔ بعد رسیدن آنجا اگر از شما التماس توجه بکنند دریغ نه نمایند که خدمت سادات سعادت ست، و مقید به اتباع سنت و تعلیم طریقه باشند و بمتوسلان خود سلام برسانند۔ و از یارانِ حلقه سلام و از اندرون دعا خوانند

لطیفهٔ قلب این سید از قالب بر نیامده است۔

۵

بعد حمد و صلوٰة از فقیر جان جانان، فرزندِ عزیز تر از جان ملا نسیم سلمه الرحمان مطالعه نمایند که فقیر تا اوائل ماه ذی قعده در بلدهٔ دهلی بعافیت است و از مدتے احوال آن برخوردار معلوم نیست۔ خاطر متعلق ست۔ باید که احوالِ خود می نوشته باشند، و اگر والده رخصت دهد بیایند و درین آخر عمر فقیر را به بینند و کسب مقامات باقی بکنند و اشتیاق در تحریر می آید و السلام علیکم از اندرون دعاء و از میاں پیر علی سلام و از یارانِ طریقه چه هندوستانی و چه روهیله سلام خوانند۔

و یارانِ سنبهل و امروهه و لیسولی و آنوله بخیر اند و مشتاق اند و سلام می رسانند۔

بعد حمد و صلوٰۃ و سلام از فقیر جان جاناں، فرزند برخوردار
مُلّا محمد نسیم جیو ابقاہ الرحمٰن مطالعہ فرمایند کہ فقیر تا روز تحریر کہ ہفدہم
شوّال است در محروسۂ شاہجہان آباد مع علائق و توابع بعافیت است
و یارانِ حلقہ جا بجا و شہر بہ شہر بخیر اند و مشتاق شما ہستند و انتظار
شما کشند۔ اگر از کارِ خیرِ خواہران خود فارغ شدہ باشید، بیائید
و درین آخر عمر ما را بہ بینید۔ ضعف پیری بر ما بسیار غلبہ کردہ است
امّا ہنوز ہر روز پنجاہ کس را کم و زیادہ توجہی دہیم و دو سال کامل
گذشتہ کہ شما رفتہ اید درین مدت یک خطِ شما رسیدہ است و درین
ایام کہ برائے تنبیہ کفار سکھ لشکر نجیب خان[1] قریب دہلی رسیدہ،
ملا رحم داد برائے ملاقات فقیر آمدہ بود، خیر خیریت شما رسانید و
گفت کہ اکرم از وطن آمدہ و خط بنام فقیر آورد۔ ظاہراً آن خط گم شد
بفقیر نہ رسید۔ افسوس است کہ والدۂ شما وفات یافت۔ خدا
او را بیامرزاد۔ و کار خیر ہر دو ہمشیر شما در پیش است۔ بعد فراغ
ازاں قصد شاہجہان آباد دارید۔ خدا تعالیٰ بیارد۔ و مردم خانۂ ما
بسیار شما را یاد می کنند و دعا گفتہ اند و میاں پیر علی سلام می رسانند
و یک نکاحِ دیگر کردہ اند۔ از منکوحۂ اول دو پسر (و از) منکوحۂ
دوم[2] یک دختر متولد شدہ و صاحبان سنبھل ہمہ سلام گفتہ اند و ہمہ
مشتاق اند و بہ تقریب رمضان، یاران قدیم اکثر در حلقہ مجتمع
اند، ہمہ سلامہا می رسانند۔ حاملِ رقیمہ نجابت روہیلہ از یاران طریقہ
است۔ اگر طلب کند او را توجہی دادہ باشند۔ والسلام۔

۱؎ فارسی مکتوبات مطبوعہ بمبئی میں سے مکتوب نمبر ۱۶ میں نجیب خان، ان کے بھائی
فضل خان اور ملا رحم داد خان کا ذکر ایک ہی جگہ ملتا ہے۔
۲؎ فارسی مکتوبات مطبوعہ بمبئی کے نمبر ۲۶ میں بھی پیر علی کی دوسری بیوی اور دختر
کا ذکر ہے۔

معلوم نیست درین مدت چه قدر مردم را داخلِ طریقه کرده اید و از کتابهاے تحصیلے چند نسخه خوانده اید۔ احوال خود را مفصل بنویسید۔

۷

بعد حمد و صلوٰة از فقیر جان جانان، فرزند برخوردار ملّا محمد نسیم جیو مطالعه نمایند که فقیر تا روزِ تحریر که غرهٔ ذی قعد است، در بلدهٔ دہلی مع توابع بعافیت است و مدتے است از احوال شما خبر نداریم۔ درین ایام ملا رحم داد جیو براے ملاقات آمده بودند، می گفتند که شخصے از وطن آمده و خط ملا محمد نسیم بنام فقیر آورده، اما آن خط بفقیر نه رسید۔ ظاہرا گم شد و زبانی آن شخص معلوم شد که والدهٔ شما رحلت نمود۔ خدا مغفرت کند و از کارِ خیر خواہران فارغ شده قصد ملاقات فقیر دارید۔ خدا راست آرد که فقیر و یارانِ طریقه ہمه مشتاق اند و درین روزہا نجابت نام جوانے روہیله از یارانِ حلقه رخصت وطن گرفته، رفته است۔ بدست او ہم خطے نوشته فرستاده ایم۔ خدا برساند۔ از مردم اندرون دعا و از میاں پیر علی و یارانِ حلقه سلامها خوانند۔ میاں پیر علی نکاح دیگر کرده است۔ از منکوحهٔ اول دو پسر دارد و از منکوحهٔ دویم یک دختر پیدا شده و مردم اندرون ہمیشه بیماری باشند و فقیر ہر سال یک بار به بلدهٔ سنبھل می رود۔ یارانِ آنجا شما را بسیار یاد می کنند۔ و ضعفِ پیری و امراض متعدد بر فقیر غلبه کرده است و عمر از ہفتاد تجاوز نموده۔ دعا کنید که خاتمه بخیر بود۔ والسلام۔

۸

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں، فرزند ملا محمد نسیم سلمہ اللہ الکریم
معلوم نمایند کہ فقیر تا اوائل ماہ شوال در محروسہ پانی پت بعافیت است
و متعلقانِ فقیر از دہلی درین جا آمدہ اند و عہد موافقت بستہ اند، و
فقیر برضاے ایشاں قصدِ دہلی کردہ است۔ بعد دو ماہ یا ایشان را
بہ دہلی خواہم طلبید یا خود مراجعت بہ پانی پت خواہم کرد و از دعاے خیر
دوستان غافل نیستم، خاطر جمع دارند و بر مسلک شریعت و شغل طریقت
بہ استقامت باشند و بے ملاقات فقیر بہ وطن نہ روند و خط شما
میرسید و مطالب معلوم گردید، ہر جا باشند با خدا باشند۔ از اندو
دعا خوانند۔ از برادران دہلی و یاران حلقہ سلام برسد۔ بہ ملا رحم داد
خان جیو سلام برسانند۔ دو سہ بار ملاقات با ما کردہ اند، حقے دارند
و ما خود با ایشان کارے نداریم۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام میر عبد الہادی

۹

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں بمیر عبد الہادی صاحب مطالعہ
نمایند کہ خط رسید و مقدمات مرقومہ بوضوح انجامید۔ سبب تاخیر در
جواب آن بود کہ نواب سید قاسم خان را ہنگامہ ہا پیش آمد چون برعایت
خاطر سردارانِ این حدود فسخ عزیمت سفر نمودہ و نگاہداشت سپاہ مطلقاً
موقوف داشتہ در مکان معہود خود آمدہ نشستند۔ و آدم ضعیف موافق قاعدہ

که آخر ہر ماه برای جزگری خانه روانهٔ دہلی می شود ، فردا روانه خواہد شد اتفاق تحریر افتاد ۔

صاحب من فقیر خدمت بندگان خدا خصوصاً سادات و آشنا سعادت می داند ، و این معنی مخفی نیست ، اما با تقدیر چاره نہ ۔ فقیر خود برین امور قادر است ۔ مگر بہ حرکت زبانی فقیر حاضرم ۔ اما گوش آشنایان ہندوستانی از امراء و سلاطین رفتند ۔ این سرداران که در صوبه آمده اند آشنا نیستند و اگر آشنا شوند ہمت ندارند و نواب قاسم خان ہمتے دارد لیکن آشنائی فقیر با او زیاده بر یک دو ملاقات نیست ۔ معہذا اورا با من در دین رجوعی نہ که او شیعی است و من سنّی پس اعتقاد خود معلوم و در مقدمات دنیا ظاہر است که من بچه کار او می آیم پس چه احتمال است که از برای خاطر فقیر درین افلاس و فلاکت رعایت صدہا مردم خواہد کرد ۔ مرا بر او کدام حق است که بر اعتماد آن اورا تکلیف کنم و اینکه با وجود شہرت افلاس مبلغ ہا برای نگاہداشت سپاه بر آورده ۔ انصاف می باید که برای مصلحت وقت ہر کسے در کار خود سعی و تلاش از ہر جا که می تواند چیزے بہم میرساند ۔ برای خدا رعایت کردن در مذہب دنیاداران اینقدر ضرور نیست که خواه و ناخواه زری از جای بدست آورده باید داد ۔ و فقیر از استطاعت و افلاس آن مرد چه خبر دارد ۔ مرا با او اختلاطے نیست ۔ یکچند بار خطوط مشتمل بر دوستی بمن نوشته است و بس ۔ حساب خانه خود بفقیر نداده است ۔ بے سامانی او مشہور است که سرمایهٔ او بغارت رفته ۔ ہمه کس می دانند ۔ من ہم اورا مفلس می دانم و ربط قوی درمیان نیست که با وجود مفلسی تکلیف باید کرد ۔ و اورا چه ضرور است که گفتهٔ مرا البته قبول نماید ۔ اندکے شعور درکار است صاحبا ترا خدا شعوری بدہد فقیر با وجود قدرت مخل نیست خدا می داند ۔

صاحبان گمان دارند که تغافل می کنم لعنت بر کسے که چنین کرد و تغافل نماید۔

با فقیر بسبب آشنائی نواب مذکور منشی مشتاق راے بود آمرد بر ہم زدہ به بریلی رفت۔ حالا رسم تحریر ہم نماندہ۔ اگر رفتن فقیر تا آنوله اتفاق می افتد و آں بزرگ یعنی نواب قاسم خان برائے دیدن فقیر از اثر چھیڑ[؟]ی می آید تقریب شما درمیان می آرم و ہر قدر زبان یاری خواہد داد، خواہم گفت۔ اگر تقدیر مساعدت نمود و آں بزرگ اقبال کرد به شما می نویسم، احتمال دارد که نقشِ مراد بنشیند و تقریب لیقه مبلغی ازو گرفتن متصورست، زیادہ زیادہ است۔

به فصیح اللہ خان جیو و شیخ قمرالدین جیو سلام برسانید۔

حقیقت نگاہداشت او این است که سردارانِ روہیله اجازت فراہم آوردن سپاہ، آں بزرگ را دادہ بودند۔ چوں مرد خوش ہمت است و علوفه بیش قرار دستخط می کند و سرداران این حدود بسیار کم می دہند، جماعه داران ہمه نوکری ہا گذاشته رفیقِ او شدند۔ سرداران ازیں معنی در اندیشه فرو رفته آں بزرگ را از نگاہداشت مانع آمدند۔ ناچار ہا بریلی رفته بازگشت و در محل سابق آمد و نشست۔

مشکل دیگر است که اگر با نواب قاسم خان برائے مصلحت سپارش اختلاط بکنم و خلاف وضع خود که با دنیاداران آمیزش نمی نمایم، گوارا کنم، افاغنه مرا بدنام به رفض و تشیع می کنند و دشمن می شوند۔ کار را به لطائف باید گرفت اگر مقدر است می شود۔ و فقیر مخلصِ احباب است، شاکی یا شاکر۔

۴۳

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام شیخ صاحب

۱۰

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، برادر گرامی قدر، عزیز از جان، شیخ صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ ہفتم جمادی الاولیٰ است فقیر در بلدۂ سنبھل مع دوستانِ اینجا بعافیت است و نواب ارشاد خان صاحب برائے رفاقت محب اللہ خان صاحب پسر دوندے خان رفتہ اند کہ ہمراہ نیز ہا بزیارت حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ رفتہ است و برائے خدمت کسے نیست۔ محمد مرادؒ[1] رفتند و محمد انور[2] آمدہ بود۔ او ہم رفت و روہیلہ ہا شعور ندارند۔ سخت تنہائی است برائے پرداخت اہل طریقہ درین ماہ خود ہستم۔ تا آخر ماہ نواب مذکور ہم خواہند آمد، و آدمِ فقیر تا سلخ این ماہ موافق قاعدہ برائے خبر گیری خانہ خواہد رسید۔ در ماہ آیندہ بعد مراجعت قاصد این طرف، قصدِ دہلی خواہم نمود۔ و اگر مانعے پیش آمد، اواخر ماہ آیندہ می رسم۔ چون رنج سفر کشیدہ ام و پرداختِ بواطنِ طالبان منظور است، چندروز بامزہ یا بے مزہ باید بود و امروز کمارِ دیگر بہ مع خطوط رسیدند و پٹاری صاحبزادی امانت نگاہداشتہ ایم۔ معلوم شد کہ ایشان ارادۂ این طرف کردہ بودند، مانعے پیش آمد کہ نیامدند۔ زبانی کمار این ست، داخل خط نبود۔ ظاہرا خط در حالتِ تشویش نوشتہ اند کہ جواب اکثر مطالب نداشت۔ چنانچہ احوال پیر علی و برادہ کہ خدا اورا ازان خانہ برآرد کہ پرورش منتظر است، ہیچ معلوم نہ شد و بعض امور تفصیل

---

[1] از اصحاب حضرت مظہرؒ

[2] محمد انور برادر زادۂ میر محمد مبین

می خواست محمل مرقوم بود بہر حال بعد انتظار دوازدہ روز خاطر جمع نہ شد واز صحت مزاج و ہمواری مردم محل ممنون شدیم، انشاءاللہ تعالےٰ عوض این آدمیت آدمیتہا خواہم نمود۔ شکر بجا آوردیم۔ امروز آدم سرکار نواب روانہ می شد۔ حرفے چند تحریر شد۔ متعاقب جواب خطوط خواہد رسید۔

عزیزان سنبھل بہ میاں غلام مصطفےٰ صاحب مع رفقا سلام رسانند۔ و در خدمت قاضی صاحب خصوصاً برادر ایشان سلام واشتیاق بدوستان مسلمان و ہندو وغیرہ ہمہ عبدالہادی صاحب سلام برسد۔ جواب خط ایشان بعد چند روز خواہد رسید کہ مطلبے دارد، با ایشان بگویند۔ حساب معلوم شد۔ دیگر معلوم باد کہ مولوی ثناءاللہ صاحب از پانی پت نوشتہ اند کہ سہ چہار بیگہ زمین خوب در معرض بیع است، اگر منظور باشد مبلغ باید فرستاد و برائے طیاری چاہ پنجاہ روپیہ طلبیدہ اند کہ زراعت ربیع بے چاہ نخواہد شد۔ این معنی را بمردم محل ظاہر نمودہ جواب گرفتہ بہ میر مکارم متصدی عنایت خان جیو کہ در حویلی برون ترکمان دروازہ می باشد، خط از طرف اندرون نوشتہ بدہند کہ بہ پانی پت برساند واگر اندرون مبلغ خواہند بحساب پنج روپیہ در ماہہ پیشگی کہ شصت روپیہ در وجہ تمام سال می شود ایشان یکجا بگیرند، از ہر ماہہ پنج روپیہ وضع می کنیم و پانزدہ می دہیم۔ چنانچہ ماہ جمادی الثانی ازما است واز غرۂ رجب حساب سال نو خواہد شد۔ پس شصت روپیہ بایشان باید داد سی روپیہ بابت خواجہ کامیاب کہ پیش شما امانت است وسی روپیہ کہ حالا از میاں صاحب گرفتہ اید واز خط شما معلوم شد کہ یازدہ روپیہ برائے سامان سفر پیرزادی قرض از شما گرفتہ اند آنرا وضع کردہ چہل ونہ روپیہ بدہند ہمین قدر برای چاہ کہ ضروری است کفایت می کند۔ اگر قطعۂ زمین

را تیغ خریدن منظور خواهد بود از زیور خود فروخته هنڈوی خواهد نمود- واگر در دادن مبلغ وجه چاه و خرید زمین تغافل نمایند تمام مبلغ نباید گرفت واز پیش خود باید داشت - بعد رسیدن فقیر آنچه مناسب خواهد بود بعمل خواهد آمد- ویک تهان سوسی سرخ وسعید مرادآبادی ده دعه چهار پاجامه دار بدست حامل رقیمه مرسل شده ' فرمایش اندرون است باید رسانید واگر فرمایشے دیگر بکنند باید نوشت که همراه آورده شود یا فرستاده شود وخدا کند که ماء الجبن بامزاج ایشان راست آید درین تقدیر دوا در لیح نباید کرد ودر دل جوئی واحتیاط تاکید فضول است - چون پیر علی دعای نه نوشته از ما هم اورا هیچ نگویند-

تدبیر سلخ خواجه کامیاب کرده خواهد شد ودر سلخ این ماه از میاں صاحب سی روپیه گرفته پانزده روپیه به مردم محل ده روپیه کرایه حویلی و در ماهه بهنو دربان ورا و پیرزاده خواهند داد' پنج روپیه باقی خواهد ماند-

چون مقدمهٔ چاه ضروری بود و مولوی بتاکید نوشته اند' اطلاع به مردم محل دادن ضروری است که ملک ضائع نه شود وبناچاری مبلغ دادن نیز ضرور- امّا بے سماجت نباید داد- به پیرزادی صاحب سلام و مردم اندرون خود دعا[1]-

---

[1] یہ مکتوب قیاساً شیخ محمد مراد کے بھائی شیخ عبدالرحمٰن کے نام معلوم ہوتا ہے - حضرت مظہرؒ کے گھریلو کاموں سے متعلق ذمہ داری شیخ محمد مراد کے سپرد تھی جیسا کہ مقامات میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ ان کے بھائی شیخ عبدالرحمٰن بھی ہاتھ بٹاتے ہوں - اس مکتوب میں بیشتر خانگی معاملات مذکور ہیں -

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ بنام حضرت مظہرؒ

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام حضرت مظہرؒ کے سات مکتوبات کلمات طیبات میں، اور ۱۲۹ مکتوبات محترم عبدالرزاق قریشی کے مرتبہ مجموعے میں شامل ہیں۔ لیکن اب تک خود قاضی صاحبؒ کا تحریر کردہ کوئی مکتوب بنام حضرت مظہرؒ سامنے نہیں آیا تھا۔ کلمات طیبات میں بھی، جس میں قاضی صاحبؒ کے آٹھ مکتوبات درج ہیں حضرت مظہرؒ کے نام کوئی مکتوب نہیں۔ خوش قسمتی سے قاضی صاحبؒ کے پانچ مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ خانقاہ نور محل میں محفوظ ہیں جو یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔

ان مکتوبات میں ایک خاص قضیے کا تسلسل کے ساتھ ذکر ہے جس سے مکتوبات کی ترتیب اور تاریخی تعیین میں مدد ملتی ہے۔ ہماری رائے میں یہ پانچوں مکتوبات ۱۱۷۷ھ یا اس کے لگ بھگ کے ہیں۔

پہلا مکتوب اوسط رجب کا ہے اور پانی پت سے دہلی حضرت مظہرؒ کے نام بھیجا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مرزا صاحبؒ اوائل جمادی الاول میں سنبھل پہنچے تھے اور دہلی واپسی اوائل رجب میں ہونی تھی مگر وہ پہلے ہی آگئے تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۱ (مجموعۂ عبدالرزاق قریشی) کی تاریخ تحریر ۲۵ جمادی الآخر ہے اور مقام تحریر دہلی۔ اس مکتوب میں حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں:

"برائے خرید چہار بیگہ زمین معہود کہ چہل و چہار روپیہ طلبیدہ بودند ...." اس معاملے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب میں بھی ہے جس میں چار بیگہ زمین کے لیے گیارہ روپیہ فی بیگہ کے حساب سے ۴۴ روپے طلب کیے گئے ہیں۔ حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "اندیشہ از آشوب سکھاں بسیار است" نیز اس کے بعد کے مکتوب ۱۲ میں بھی جو بارہ شعبان کا ہے، یہ ہے کہ "واحوال نجیب الدولہ با سکھان و محفوظ ماندن پانی پت از دست کافران محل شکر است۔" یہ واقعہ شعبان ۱۱۷۷ھ مطابق فروری ۱۷۶۴ء کا ہے۔ اس سے قاضی صاحب کے مکتوب کا سنہ تحریر بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحب کے دیگر چار مکتوبات (نمبر ۲ تا نمبر ۵) میں سکھوں کے ساتھ ایک قضیے کا ذکر ہے اور یہ مکتوبات بھی ۱۱۷۷ھ ہی کے ہیں۔ مکتوب نمبر ۳ میں ہے کہ "بروایات لشکر و کنج پورہ معلوم شد کہ شاہ درانی امسال بایں طرف می آید برتنبیہ سکھان متوجہ است و سکھان گریختہ رفتند از یں جہت اطمینان بہم رسیدہ" یہ صورت ۱۱۷۷ھ ہی میں پیش آئی تھی۔

قاضی صاحب کے مکتوب نمبر ۲ میں علی رضا خان کا ذکر یوں ہے کہ "نور چشم علی رضا خان داخل طریقہ علیہ شدہ اند بسیار دل خوش شدہ بجہت بعد مسافت از علوم اتفاق توجہ نہ شدہ، در حضور می رسد چند روز بہمیں نیت در شاہجہان آباد خواہند ماند، شفقت کمال بحال مشار الیہ مبذول شود"

گویا یہ مکتوب علی رضا خان کے دہلی جانے کے وقت لکھا گیا ہے۔
۱۱۷۷ھ ہی میں علی رضا خان کا ذکر حضرت مظہر کے
مکتوب ۹ (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں یوں موجود ہے
"برخوردار یعنی علی رضا خان برقیبے کہ مخفی نیست' بہ
پایانِ پیشت می رسند۔ چون والدش را از فقیر گرفته اند و ذکر
لطائف خمسہ جاری شدہ و نفی و اثبات ہم شروع کردہ
اند در حلقۂ شما داخل خواہند شد ....." نیز حضرت مظہر
کے اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "بمیان نعمت خان جیو تعزیت
پسر موافق سنت برسانند۔" نعمت خان کے پسر کے مارے
جانے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب ۳۳ میں آیا ہے۔
قاضی صاحب کے مکتوب ۳۱ میں ہے کہ "در لشکر افضل الدولہ
کسے آشنائے غلام نیست لہذا بجناب عالی معروض می دارد
چون پیش امام افضل الدولہ در جناب عالی داخل طریق
است و بعضے رسالہ داران ہم بندگی دارند' امیدوار
است کہ رقعہ خاص بنام پیش امام و آشنایان رسالداران
مرحمت شود ....." نیز مکتوب ۳۲ میں بھی ہے کہ "اگر
بہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقائے افضل الدولہ
رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد مرحمت گردد"
قاضی صاحب کے ان دونوں مکتوبات (۳۱، ۳۲)
کے جواب میں حضرت مظہر کا مکتوب ۱۹ (مجموعہ
قریشی) ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب کے جواب میں حضرت
مظہر نے محمد حسن خان خانزادہ اور رحیم خان خانزادہ
کو سفارشی رقعے لکھنے کی خبر کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ

"پیش امام افضل خان با فقیر ربط و طریقہ ندارد"۔ اور اسی مکتوب میں قاضی صاحب کو یہ سرزنش بھی کی گئی کہ "برادرم عجب کاریست کہ ہر واحد از مردم پانی پت بر شکایت شما می آید۔ معلوم نیست چہ عمل از شما واقع می شود۔ اگر راستی و دیانت شما باعث آزار مردم است از آن راستی بگذرید و خود را فضیحت نکنید......" حضرت کی اس سرزنش کے جواب میں قاضی صاحب نے مکتوب ۵ میں اپنی صفائی یوں پیش کی ہے :۔ "ارشاد شدہ بود کہ ہر واحد از مردم پانی پت بر شکایت شما می آید۔ خداوند نعمت! میاں عبدالجلیل و محمد شعیب ارثاً از غلام عناد و عداوت دارند....."

اب ذیل میں قاضی صاحب کے وہ پانچ مکتوبات پیش کیے جاتے ہیں :]

۱۱

علا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ عرضہ کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند۔ احوالِ غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات قبلہ گاہیست، ادام اللہ برکاتہٗ و صحت ذات اقدس مقدس مدام مطلوب، مدتیست کہ غلام و دیگر دوستانِ پانی پت در انتظارِ قدوم میمنت لزوم چشم براہ داشتند کہ اتفاق تشریف فرمودن آنجناب بجانب سنبھل شد۔ نوازش نامۂ عالی مرقوم اوائل جمادی الاول از سنبھل نزول اجلال فرمود۔ دران ارشاد

شده بود که اوائل رجب به شاہجہان آباد خواہم رسید و ولی نعمتان قدوم میمنت لزوم به پانی پت خواہد شد۔ حالا درآن می گردد۔ اوسط رجب رسید۔ البتہ جناب عالی در شاہجہان آباد تشریف آوردہ باشد او آخر شعبان ہم می رسد۔ امیدوار است که آخر شعبان البتہ تشریف باید آورد و ماہ رمضان در پانی پت باید گذرانید و اگر بر تقدیر اتفاق تشریف آوردن آنحضرت به پانی پت نتواند شد، ارشاد شود که غلام خود عزم حضور نماید و آخر شعبان در بندگی رسیدہ رمضان ہمانجا کند۔ در موسم سرما از کارہاے اینجا فرصت دست می دہد و باز فصل ربیع خواہد رسید۔ و بعد ازاں برسات ایام حرج است۔ درین ایام سفر آسان است۔ اگر تشریف آوردن حضرت نخواہد شد، غلام خواہد رسید۔ لیکن اولیٰ ہمین است که جناب عالی تشریف آرند که اکثر مردم پانی پت تشنۂ دیدار اند۔

چہار بیگہ زمین در شفعہ والدہ مرشدہ فروخت می شود۔ خریدن آں ضرور است و تیار کردن چاہ ضرور است۔ دو سہ بیگہ زمین جاے دیگر فروخت می شود۔ این معنی را غلام بخدمت والدہ مرشدہ معروض داشتہ و صد روپیہ از والدہ مرشدہ طلب داشتہ، مفصل بحث از عرضی علیحدہ که بخدمت آں مشفقہ نوشتہ واضح راے عالی خواہد شد۔ ارشاد شدہ بود که اگر قطعۂ کلاں مقدار بست سی بیگہ در معرض بیع باشد معروض دارد۔ خداوند من! شانزدہ بیگہ زمین درین ایام بمعرض شرا است، ازین قطعہ بوالدۂ مرشدہ اطلاع نوشتہ ام۔ اگر بخاطر مبارک بگردد، خرید فرمایند فی بیگہ یازدہ روپیہ می گویند، بامید بدہشت بیگہ زمین دیگر ہم شاید فروخت شود۔ بالفعل شانزدہ بیگہ فروخت می شود۔

بہرام بخش فدوی خاکپاے جناب فیض مآب حضرت پیر و مرشد

بر حق عرضه قدمبوس می رساند۔

۱۴

ع۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین ۔ عرضی کمترین غلامان جناب محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند ۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی وشکر توجہات حضرت قبلہ گاہی است۔ ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ وصحتہ ، وسلامتی ذات قدسی صفات مدام مطلوب مدت ہست کہ چشم انتظار بر راہ است وخاک پانی پت را بقدوم میمنت لزوم رشک ارم باید فرمود۔

نور چشم علی رضا خان[1] داخل طریقۂ علیہ شدہ اند ، بسیار دل خوش شدہ ، بجہت بعد مسافت از غلام اتفاق نہ شدہ ، در حضور می رسند ۔ چند روز ہمین نیت در شاہجہان آباد خواہد ماند ۔ شفقت کمال بحال مشار الیہ مبذول شود ۔ سید عبد العلی پسر مولوی محمد یونس نوازش نامۂ عالی آوردہ بود ۔ دران نوازش نامہ مندرج بود کہ ما می دانستیم کہ موضع ہرتاری بہ شما تعلق ندارد ، حالا معلوم شد کہ تعلق دارد ، پس رعایت سید مذکور ضرور ۔ قبلۂ من ! غلام موضع مذکور را گذاشتہ کردہ است ، لیکن تا ادای قرض قدری دخل می کنم ، انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ادای قرض می شود ، باز ہرگز دخل منظور نیست ۔ بالفعل کار آنجا بہ مولوی محمد رضا تعلق دارد و شخصی متولی شدہ از شاہجہان آباد ہم آمدہ است ۔ باید دید کدام قرار یابد ، لیکن حسب الارشاد غلام بمقدور در رعایت سید عبد العلی دریغ نخواہد

---

[1] علی رضا خان ابن عزت اللہ ابن راسخ

کرد۔
بجناب والدہ صاحبہ مرشدہ عرض قدم بوس رسد۔ یارانِ طریقہ سلامہا مطالعہ فرمایند۔ غلام زادہ صبغۃ اللہ عرض قدم بوس دارد۔

۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہٖ محمد آلہ واصحابہٖ اجمعین۔ عرضہ کمترین غلامان جناب محمد ثناء اللہ موقف عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی وشکر توجہات حضرت قبلہ گاہی ادام اللہ تعالیٰ برکاتہٗ وصحتہٗ وسلامت ذات قدسی آیات مدام مطلوب بروایات لشکر وکنج پورہ معلوم شد کہ شاہ درانی امسال باین طرف می آید۔ برتنبیہ سکھان متوجہ است وسکھان گریختہ رفتند۔ ازین جہت اطمینان بہم رسیدہ۔
غلام مدتیست کہ موضع ہرتاری واگذاشت کردہ، سال گذشتہ بسبب خشکی ہیچ زراعت نبود ودرین سال از ابتدا حریف رحمت اللہ نامی از طرف صدور والصدور متولی موضع مذکور شدہ آمدہ۔ غلام را در انجا دخل نیست۔ و چہار صد و چند روپے بابت سابق معرفت غلام در حساب موضع مذکور قرض است۔ چنانچہ تمسک بمہر خادمان بدست غلام است۔ با این ہمہ چون عبد الجلیل با غلام عداوت قلبی دارد رحمت اللہ مذکور و دیگر مردم را ورغلانیدہ بہ لشکر نجیب الدولہ فرستادہ۔ آنہا بے موجب در لشکر نالش غلام کردہ آنجا خود نالش غلام بفضل الٰہی مسموع نشد۔ حالا رحمت اللہ وغیرہ بہ لشکر افضل الدولہ[1]

[1] برادر نجیب الدولہ

رفته اند و کار پانی پت وغیره اکثر بالفعل به افضل الدوله متعلق گشته لهذا غلام هم ارادهٔ ملاقات افضل الدوله دارد - چون در لشکر افضل الدوله کسی آشنای غلام نیست لهذا بجناب عالی معروض می دارد - چون پیش امام افضل الدوله در جناب عالی داخل طریق است و بعضی رساله داران هم بندگی دارند، امیدوار است که شقهٔ خاص بنام پیش امام و آشنایان رساله داران مرحمت شود که انشاء الله بکار توسل دارد، در امور مرجوعهٔ او امداد و اعانت لازم - جواب این عرضی زود مرحمت شود - محقق خان قضیهٔ داشت از سه سال چنانچه آن خداوند هم دران ماده به اعظم علی خان فرموده بودند در همان قضیه پسرش تلف شد، حالا غلام در انجام مرام محقق خان اسلوبی انداخته آن مقدمه هم بتوجه افضل الدوله کرسی نشین می تواند شد - اگر غلام به لشکر افضل الدوله خواهد رفت، برای کار محقق خان هم سعی خواهد کرد - یک رقعه برای سفارش محقق خان هم قلمی شود -

فدوی خاکسار جناب فیض مآب بهرام بخش عرض قدم بوس می رساند -

کسی آدم دیگر روندهٔ شاهجهان آباد سنبهل ...... میسر نه شد ناچار خواجه محمود را فرستاده شده، در مسجد جامع شب و روز خواهد ماند، هرگاه جواب عنایت خواهد شد، خواهد آورد - غلام محل عتاب نه شود -

۱۴

عـ۴
الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین

عرضی کمترین غلامان محمد ثناءاللہ بموقف عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات حضرت قبلہ گاہیست ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ، وصحۃ و سلامۃ ذات اقدس مقدس مطلوب۔ دو سال شدہ کہ غلام از موضع ہرتاری دست بر داشتہ، سال گذشتہ چون بسبب خشک سالی ہیچ زراعت بنود موضع مذکور گویا در تصرف زمینداران نولمۃ (؟) بدستور قدیم بود بجہت عدم زراعت عمل جدید نمودار نشد۔ بسبب مبلغ قرض کہ معرفت غلام دران دیہ بود، غلام سوالی پانی پت با زمینداران نولہتہ و اندکے ...... ملداخلتے داشتم و متولی آنجا بہ سیا بت عنایت خان صاحب مولوی محمد رضا بودند محض در خیال و اگو نہ ہیچ زراعت نبود کہ ایشان دران دخل کنند درین سال کہ زراعت خوب شدہ، رحمت اللہ نامی کشمیری از صدر الصدور متولی شدہ آمدہ، دران تصرف نمود۔ حاصل کلام آنکہ غلام را دران دیہ مطلقاً مداخلت نیست با این ہمہ عبد الجلیل کہ عداوت موروثی و نزاع قلبی دارد بے وجہ مردم را اغوا کردہ می خواہد کہ در لشکر حرے بہ تہمت و ناحق کنانند جز اصل غرض آن خواہد بود کہ چہار صد و چند روپیہ کہ بابت قرض است گلوگیر غلام شود۔ بہر حال درین مدعا توجہ باید فرمود۔ و اگر بہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقاے افضل الدولہ رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد، مرحمت گردد۔

بتاریخ بست و دوم رجب غلام زادہ بخانۂ غلام پیدا شدہ نظر توجہ مبذول باد۔ بجناب حضرت والدہ مرشدہ عرض قدم بوسی می رساند۔

سابق بست و دو بیگہ زمین سرکار در یکجا است و ہفت بیگہ متفرق حالا متصل آن بست و دو بیگہ زمین ہفت بیگہ زمین در معرض بیع است، سابق بایع آن چہار بیگہ فروختن می گفت، چنانچہ معروض داشتہ

بود۔ حالا می گوید کہ ہفت بیگہ ی فروشم - اگر این ہفت بیگہ زمین خرید شود، قدر معتدبہ یکجا جمع گردد، و زمین متفرقہ بدست آمدن می تواند شد و قطعۂ کلان بدست آمدن مشکل است۔ حالا می شود، باز نخواہد شد۔ سوائے ارسال قیمت این زمین بخدمت آن متعلق نوشتہ بودم معلوم شد کہ درین وقت مبلغ میسر نمی شود، لہذا غلام می خواہد کہ زمین متفرقہ سرکار را فروختہ، بعوض آن، این زمین خرید نماید کہ یکجا قطعہ کلان بودن فائدہ تمام دارد۔ زمین متفرقہ باز بہم خواہد رسید لیکن بدون پروانگی بر فروخت زمین اقدام نہ کردہ - اگر ارشاد فرمایند ہفت بیگہ زمین متفرقہ را فروختہ، این ہفت بیگہ خرید نمایم کہ ضرور است - زود جواب تحریر فرمایند، این جا قرض بہم نمی رسد۔ والّا بہ قرض می خریدم۔

۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ عرض کمترین غلامان جناب محمد شاء اللہ بموقف عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی وشکر توجہات حضرت قبلہ گاہی ادام اللہ تعالیٰ برکاتہٗ وصحتہٗ وسلامتہٗ ذات اقدس مقدس مدام مطلوب - نوازش نامۂ عالی بدست میان محمود مع شقۂ خاص بنام رحیم خان خانزادہ شرف ورود فرمود۔ ارشاد شدہ بود کہ ہر واحد از مردم پانی پت لبریز شکایت شما می آید۔ خداوند نعمت! میان عبد الجلیل و محمد شعیب ارثاً از غلام عناد و عداوت دارند۔ برائے ناخوشی ایشان تو تقصیرے نمی باید، وجود غلام در نظر شان تمام گناہ است۔ و دیگر میان

سیف اللہ پدر شاہ عصمت اللہ از دہ سال از حضورِ قاضی مرحوم ناخوشی دارند۔ حضرت میدانند کہ درمیہم تقصیرِ غلام نیست ۔ شیخ سیف اللہ اکثر قضیہ را شیوہ دارند و ہرگاہ حرفے خلاف مرضی ایشان گفتہ شود گو سراسر حق باشد، ناخوش می شوند ۔ و قاضی اگر متدین باشد در گفتن کلمۃ الحق ناچار است" ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ہم الکافرون" سوائے این چہار کس بفضلِ الٰہی مردم پانی پت از غلام شاکر اند، کسے شکایت ندارد ۔ وقتیکہ جناب عالی بہ پانی پت تشریف خواہند فرمود، اظہارِ صدق این امر خواہد کرد ۔ اتفاقاً درین ایام محمد[۲] شعیب بہ تقریب شادی بہ شاہجہان آباد رفتہ بود و قدرت اللہ پسر محمد شعیب مکرر بہ شاہجہان آباد رفتہ و شیخ سیف اللہ مدتے درین ایام بہ شاہجہان آباد ماندہ، اغلب کہ زبانی این بزرگان شکایت بہ سمعِ مبارک رسیدہ باشد ۔ اگر این چنین است، پس قول اینہا در حقِ غلام پذیرا نہ شود ۔ و اگر سوائے این مردم کسے دیگر نالش در حضور نماید از نامش ارشاد شود کہ دفع نالش کردہ شود یا عذرِ مسموع معذور دارد و قطع نظر از تفصیل، مجمل آنست کہ اگر بابت امرِ دنیوی شکایت کنند بنا برآنکہ اَلْعَبْدُ وَمَا فِی یَدِہٖ مِلْکٌ لِّلْمَوْلٰی چون جان و مال غلام مملوک حضرت است یا ارشاد فرمایند، غلام او را راضی سازد و از حق خود ہم درگذرد ۔ و اگر در حکم شریعت کسے از غلام ناخوش شود دلیل ضعف ایمانی او است و غلام ناچار ۔ قال اللہ تعالٰی فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ و آنکہ ارشاد شدہ کہ بخاطر داشت لیبان ، لیبان دیگر را ناخوش نباید کرد ، خداوندِ من! غلام در مقدمات شرعی ہیچ کس را دخل نمی دہد و بر ہیچ کس اعتماد ندارد ۔ ہمان مردم مخالفان کسے کہ با غلام دوستی دارد عبث او را محمل طعن می سازند۔

عبدالجلیل و نظام الدین داماد سیف اللہ بہ عداوت غلام حیدر کس را جمع کردہ در لشکر افضل خان برائے فریاد ہر تاری برپا کردہ ، محمد نجیب از طرف غلام بہ لشکر رفتہ ، رقعۂ خاص حضرت رحم خان

....

مکتوبات محمد احسان احمدی بنام حضرت مظہرؒ

[مقامات مظہری میں محمد احسان احمدی کا ذکر یوں آیا ہے:

" از قدماء اصحاب و اکمل خلفاے حضرت ایشان ، از اولاد حضرت حافظ محمد محسن در نسب بشیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ می رسند ..." مقامات میں ان کے بارے میں یہ بھی ہے کہ حرارت شوق و گرمی طپش باطنی کے سبب سے ان کو موسم سرما میں روئی کے لبادے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی ۔ شاہ درانی کے ہنگامۂ غارت گری میں اپنے کوچے کے دروازے پر بہ ہمت تمام بیٹھے پہرہ دیتے رہے بفضل الٰہی رات تک ہرگز کوئی وہاں نہ آیا ۔ ملا رحیم داد (رحم داد) کے لشکر کو جب شکست ہوئی اور ملا رحیم داد نے شہادت پائی اُحسن کے بعد کفار کا غلبہ ہوا تو یہ اس موقع پر لشکر ہی میں تھے ۔

ان کے نام مرزا صاحبؒ کے تین مکتوبات کلمات طیبات میں ہیں ، یعنی مکتوب ۷۰ ، ۴۲ ، ۵۰ ۔ " مکاتیب مرزا مظہرؒ

مرتبہ عبد الرزاق قریشی میں حضرت مظہرؒ کے دو مکتوبات (عـ ۶۰
عـ ۶۱) میں جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام ہیں، ضمناً ان کا
بھی ذکر آیا ہے۔ مکتوب عـ ۶۰ میں جو غالباً دہلی سے لکھا گیا ہے،
ان کے نام سلام ہے اور دوسرے مکتوب (عـ ۶۱) میں یہ اطلاع ہے
کہ محمد احسان احمری ایک ہفتہ ہوا کہ رحیم داد کے لشکر کو جا چکے ہیں

یہاں محمد احسان احمری کے پانچ مکتوبات درج کرائے
ہیں جو سب کے سب حضرت مظہرؒ کے نام ہیں۔ پہلا مکتوب
(مکتوب عـ ۱۶) ۲ شعبان کو لکھا گیا ہے، اس میں خبر دی گئی
ہے کہ نواب صاحب (نجیب الدولہ) یہاں مرہٹوں کے مقابل
جنگ کے میدان میں خیمہ زن ہیں اور حافظ جیو (حافظ رحمت
خان) کی طرف سے احمد خان اور علامحسن کمک کے لیے پہنچے
والے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ خط جنگ پانی پت کے
زمانے کا ہے۔ دوسرا مکتوب (مکتوب عـ ۱۷) جو قبل
کا یعنی ۱۶/ رجب کا ہے، اس میں شاہ درانی کے لاہور
پہنچنے کا ذکر ہے اور یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ شاہ سکھوں
اور مرہٹے جاٹوں سے صلح کر لیں گے پھر شاہ اور مرہٹوں کے
مابین جنگ ہوگی۔ یہ تقریباً وہی صورت ہے جو پانی پت کی
تیسری جنگ میں پیش آئی۔ تیسرا مکتوب (مکتوب عـ ۱۸)
۲۳ رجب کا ہے اور اس میں بھی شاہ درانی کے آگے
بڑھنے کی افواہ کا ذکر ہے۔ چوتھے اور پانچویں مکتوب
(عـ ۱۹، عـ ۲۰) میں شاہ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور ان کے
متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اسی زمانے کے ہیں۔ البتہ
پانچویں مکتوب میں نواب ارشاد خان کا ذکر ہے اس لیے

یہ مکتوب نواب ارشاد خاں کے سنہ وفات سے قبل کا ہے۔
اب محمد احسان احمری کے مکتوبات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔]

۱۶

خداوند خدایگان مدظلہ العالی۔ محمد احسان احمری بعد از گزارش مراتب بندگی بجا آوردہ معروض می دارد۔ تا تحریر بست و نہم شہر ربیع الثانی احوال غلام مع جمیع خدمان بعافیت است۔ واز اندرون مزاج بی بی صاحبہ وقبلہ بعافیت است۔ باقی حقیقت از عرضی شیخ صاحب بہ اطلاع قاصد دادہ شدہ۔ واضح رای عالی خواہد شد و غلام مصطفےٰ خاں مع عیال واطفال وخلیفہ جملہ بعافیت اند۔ وصاحبزادہ مع میاں میرن نجومی رخصت شدہ اند ہمراہ قافلہ شاہ مدار روانہ خواہد شد وغلام نیز چہارم حصہ بہل از ہمین قافلہ چھوڑی کرایہ کردہ است۔ روانۂ فرخ آباد خواہد شد۔ ناچار اتفاق ملاقات نخواہد شد کہ چھوڑی از راہ میان دوآب خواہد رفت۔ واز فرخ آباد محمد سرور چیزے خرچ فرستادہ بود کہ در سرانجام رفتن بہ خرچ آید و در جناب عالی عرض کورنش گفتہ بود۔

و عرضی غلام عسکری خاں و غلام حسن ..... مصحوب قاصد سنجور اے تاکر (ٹھاکر) کہ ہمراہ موسوی خاں است، ارسال داشتہ ام، بنظر عالی گذشتہ باشد۔

از اندرون ہمہ ہا بندگی وکورنش بجا می آرند۔

۱۷

ع ۲

خداوند نعمت مدظلہ العالی سلامت ۔ غلام محمد احسان احمدی بعد از
تبلیغ مراسم عبودیت معروض می دارد ۔ تا تحریر چهاردهم شهر رجب غلام مع
جمیع متعلقین غلامان عافیت دارد ۔ غلام حسن مع نور الدین حسین که
در بسولی ملاقی شده بودند بتاریخ یازدهم شهر حال بخیریت رسیدند ۔ نوید
قدوم حضرت بطرف شاهجهان آباد رسانیدند ۔ حضرت سلامت از روے
..... ساهوکاران اینجا خبر آمد شاه درانی به لاهور رسید اگر رو بشهر کنند
و آنحضرت مع متعلقان تشریف به شهر سنبهل فرمایند متعلقان غلام
را مع بی بی عظما یک بهل کرایه نموده همراه بی بی صاحبه و قبله روانه نمایند
و بالفعل مبلغ بیست روپیه بنام محمد مراد ارسالی داشته ده روپیه بابت آن
برای خرچ آمده که تفصیل آن در خط خانگی نوشته شد و ده روپیه امانت
نزد محمد مراد باشد که برای کرایه بهل وغیره بکار خواهد آمد ؛ و اگر اراده سنبهل
نباشد جائیکه حضرت بی بی صاحبه و قبله خواهد ماند ۔ آنجا این کنیز با خواهد ماند
و ده روپیه که امانت است روز غرهٔ رمضان در خانهٔ بندہ محمد مراد
رساند و بدستور این ده روپیه قسمت کند ۔
از قرعه شاه درانی وغیره چنان معلوم می شود که شاه از سکهه صلح
کند و مرهته از جات صلح نماید و یا مرهته و شاه جنگ شود و بجلد از هر
کدام ..... می نویسم ، امروز دیده بود ، و بنام حضرت صاحب ماهوار
نالو روز (؟) دیده متعاقب می نویسم ۔ از اندرون ممانی صاحبه و لولو و
بی بی دینا و بی بی محله بندگی می رساند ۔ غلام عسکری خان و غلام حسن
و غلام امام و محمد بندگی می رساند ۔

۳۰

خداوند نعمت مدظلہم العالی ۔ محمد احسان احمدی بعد از ادای لوازم بندگی معروض می دارد ۔ الحمدللہ علی ذالک تا تحریر ۲۳ رجب المرجب بہمہ وجوہ عافیت دارد ۔ چند روز است کہ عرضی مفصل ارسال داشتہ شد معرفت ساہوکار بنظر عالی خواہد گذشت و الحال از زبانی غلام امام کہ حامل عرضی است مشروحاً واضح خواہد شد ۔

حضرت سلامت! افواہ شاہ درانی در پنجاب تیز است ۔ غلام ہنڈوی مبلغ بست (عہ) روپیہ بنام محمد مراد بردکان سرپتھو ہر بھجن ساہوکاران کہ در کٹرہ محمد یار خان می باشد کردہ است، از انجملہ دہ روپیہ برای خرچ خانہ و دہ روپیہ امانت پیش محمد مراد باشند ۔ اگر آنحضرت متعلقان (را) بطرف سنبھل روانہ فرمایند متعلقان غلام را نیز گادی کرایہ کردہ روانہ فرمایند و سابق بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الثانی ہنڈوی کردہ بودم، الحال کہ آدم محمد سرور خان آمدہ اظہار کردہ کہ دہم رجب ہیچ نہ رسیدہ ۔ میاں محمد مراد کہ برای وصول کردن ہنڈوی مبلغ بست روپیہ بخانہ ساہوکار روند ۔ نقصان ہفت روپیہ زیادہ ہم کردہ بلکہ وصول نمودہ بخانۂ بندہ بدہند و اگر آن ہفت روپیہ وصول نہ شود، این دہ روپیہ ہم بخانہ بدہند و حساب تقسیم سابق نوشتہ شدہ الحال علیحدہ نوشتہ کہ موافق آن بعمل آرند ۔ زیادہ حد ادب ۔

محمد سرور خان بعد نیاز بندگی می رسانند ۔ بجناب عصمت مآب حضرت والدہ صاحبہ و قبلہ عرض کورنش قبول باد و نظر شفقت بر کنیز خود بطور سابق می فرمودہ باشند ۔ مشفقی میاں پیر علی سلام نیاز قبول نمایند ۔ و بر مضمون کلی عرضی مع محمد مراد صاحب عمل فرمایند ۔

۱۹

عہ

غلام محمد احسان احمدی بعد از ادائے لازمۂ عبودیت معروض
می دارد، تا تاریخ دویم شعبان المعظم مع جمیع غلامان عافیت دارد۔
سہ روز است کہ بروز جمعہ سلخ رجب نواب بہ سمت مرہٹہ داخل
خیمہ شدہ اند۔ ہمراہ برادرزادہ احمد خان و مُلّا محسن از طرف حافظ
جیو برای کومک روانہ می شوند عن قریب در دو سہ روز ازینجا ہم کوچیدہ
داخلِ لشکر خواہند شد۔ غلام ہم ارادہ دارد۔ بتکلیف محمد سرور خان
چنانچہ امروز برائے ملاقات نواب رفتہ بودم، از احوال
خیر مآل آنجناب تفتیش می فرمودند کہ درین روزہا کجا تشریف دارند۔
گفتم کہ در شہر شاہجہان آباد و متعلقان غلام کلی از پرستاران آستاں
در ظل آنجناب حق تعالیٰ محفوظ خواہد داشت۔ وآنچہ قرعہ معلم شدہ بود
علیحدہ نوشتہ ارسال داشتہ است بنظرِ انور خواہد گذشت، زیادہ
بجز بندگی چہ عرض آرد۔
غلام عسکری خاں و غلام حسن و محمدی عرض بندگی می رساند۔
از اندرون نام بنام کورنشات می رساند۔ بجناب بی بی صاحبہ وقبلہ
کورنشات قبول باد۔ مشفقی میاں پیر علی صاحب سلام نیاز برسد۔

۲۰

عہ   خداوند نعمت   مدظلہ العالی

محمد احسان احمدی بعد از گذارش لوازم بندگی معروض می دارد، احوال
ما غلامان بفضل الٰہی واز توجہ آنجناب تا تحریر شانزدہم شہر جمادی الثانی
بعافیت است۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

و حقیقت اینجا سے میاں غلام حسن موصل معروض خواہند داشت. هر یک در آرزوی حصول سعادت قدم بوسی می باشند، حق تعالیٰ بہ حصول انجامد۔

نواب تا حال ارادۂ کوچ نہ کردہ اند۔ بعد از ...... فراغت حاصل کنند '' ایشان شامل حال شوند۔ آنجناب چون بہ دہلی تشریف فرما خواہند شد، غلام را از طرف متعلقان نہایت دل جمعی خواہد شد۔ او سبحانہ بر سر ما جمیع غلامان سلامت دارد۔ زیادہ بجز بندگی چہ عرض نماید۔

بخدمت عالی نواب ارشاد خاں بہادر بندگی و بخدمت جمیع صاحبان سلام و بندگی۔ محمد سرور بندگی می رساند۔

مکتوبات نواب ارشاد خان بنام حضرت مظہرؒ

[اعتقاد الدولہ نواب ارشاد خان ابن امین الدولہ

نواب امین الدین خان بہادر سنبھلی۔ ان کا حال مقامات مظہری میں حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں ملتا ہے۔ یہ حضرت مظہرؒ کے مخصوص احباب میں سے تھے۔ ماثر الامرا جلد اول میں ان کے والد کا ذکر آیا ہے کلمات طیبات کے کئی مکتوبات میں حضرت مظہرؒ نے نواب ارشاد خاں کا ذکر کیا ہے اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں حضرت مظہرؒ کے تین ایسے مکتوبات ہیں جن میں نواب ارشاد خاں کا ذکر آیا ہے یعنی مکتوب ۲۹، ۳۰ اور ۱۲۶۔ مکتوب ۲۹ میں ہے کہ "نواب ارشاد خان بخیر اند، دیہات ایشاں مستخلص شد بمصادرہ سالانہ مقرر گردید"۔ پھر مکتوب ۳۰ میں ہے کہ "نواب ارشاد خاں مع اتباع بخیر اند" مکتوب ۱۲۶ میں پھر نواب ارشاد خاں کا ذکر آتا ہے اس میں حضرت مظہرؒ نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو نواب ارشاد خاں کے انتقال کی خبر' نام لیے بغیر یوں دی ہے "خطوط صاحبان شعر بہ خبر دل گداز آن دوست دل نواز رسید و آنچہ بہ دل رسانید نصیب کس مباد"۔

نواب ارشاد خاں کے لکھے ہوئے نو مکتوبات بنام

حضرت مظہرؒ، یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ان مکتوبات میں مکتوب نگار نے بصراحت اپنا نام نہیں لکھا ہے لیکن مکتوبات کے مطالب سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نواب ارشاد خان ہی کے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر مکتوب کے شروع میں حضرت مظہرؒ کو حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی ہی لکھا ہے۔ قبلۂ ارشاد کی ترکیب سے اس امر کی تائید مزید ہو جاتی ہے کہ مکتوب نگار نواب ارشاد خان ہی ہیں۔ ان کے کئی مکتوبات میں نجیب الدولہ کا ذکر تسلسل کے ساتھ ہے۔ پھر ایک مکتوب میں قرضداروں کے قضیے کی طرف، اور ایک اور مکتوب میں کاغذ قرض و مداخل و مخارج کا ذکر ہے۔ غالباً اسی قضیے سے گلو خلاصی کی خبر حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (ع ۲۹، مجموعۂ بمبئی) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو دی تھی کہ "دیہات ایشان مستخلص شد، مصادرۂ سالانہ مقرر گردید۔"

۲۱

ع۱

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدمبوس .... عرض می دارد۔

زرفتن تو من از خویش بے نصیب شدم — سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

ہر چند بے ادبی بود ولیکن از انجا کہ حال غلام است بعرض رسانیدم امید کہ معاف فرمایند۔ تا امروز کہ دوازدہم رجب است بعنایت الٰہی غلام با جمیع اطفال و توابع اندرون و بیرون بخیریت است و احوال معیشت بدستور، ہنوز ہیچ فیصلہ نکردہ اند۔ ہرگاہ کاغذ قرض و مداخل و مخارج ملاحظہ فرمایند، حواس گم می کنند۔ بارے اگر توجہ دلی عالی ہست صورتے خواہد گرفت لیکن بشرطیکہ خرچ غلام

شکل
از جاے دیگر بشود وگرنہ معیشت من ہم درین (جاے) باشد یا ادای قرض
ہم بشود، دشوار بنظر می آید و بتیو صوبہ دار تاحال پیش امامن برنہ گشتہ، معلوم
نیست کہ چہ بخاطر آمدہ است ہرگاہ می آید و آنچہ می آمد معروض خواہم نمود،
اُمیدوارم کہ تنقیح مقدمات منفصل دریافتہ ارشاد شود چہ از برآمدن از خانہ
و چہ از موافقت نجیب الدولہ و چہ از رفع دل شکنی و اخلاص، ناموافقِ
آن دل نہاد شدہ برآن عمل نمایم، بانزنِ غلام در خانہ متعذر معلوم شد.....
......امام الدین احمد خان صاحب قدمبوس بعرض می رسانند مع اطفال -
شب بعد دیرے خبر شد ازین جہت از ارسالِ عرض متعصر بانزند - دیگر ہمہ ہا
چہ از بیرون و چہ از اندرون صغیر و کبیر قدمبوس و کورنش بجای آرند علاوہ
ازین خبر کوچ دوندے خان (تا ؟ ہم) است بطرف کمات (گھاٹ)
سہسوان ، باید دید - بخدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد - میان
پیر علی و شیخ رحمت اللہ و اخوند نسیم سلام خوانند -

۲۲

۷۸۶
حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مد ظلہ العالی - بعد عرض آرزوی ...
...... التماس می نماید تحریر عرض شب بستم است ، غلام با توابع و اطفال
و اندرون بعافیت ست بتاریخ ہفدہم پیر سید احمد عنایت نامہ مع قلمہای
واسطی رسانید، از نوید صحت و سلامت عالی و ہمواری مزاج حضرت والدہ ..
.....ایشان سجدات شکر بجا آوردہ ، و قلمہا را موافق ارشاد تقسیم نمودہ
دو قلم خود گرفتہ، انتظار حکم می کشیدم کہ پارچہ کاغذہ خوردہ ملفوف برآید، حالا
قصد تبسولی می کنم - بعد از آمدن تبسولی سعی در بہم رسانیدن رسیدن خود
ہم کردہ ، خدای کریم میسر آرد - قبلۂ من ! ازین واضح تر ارشاد شود ، ازین

ارشاد فرمایند که دوندے خان ترسے نرساند و توجه فرمایند که اسباب
مساعدت کنند۔ هنوز قضیهٔ قرضداران بدستور است، آنچه انفصال خواهد
شد، بعرض خواهد رسانید۔ امامل دوشاله برای غلام و یک شال خیمه ارشدخان
از نجیب آباد فرستاده و برائے زر وعده کرد که خواهم فرستاد و نوشته بود که
حرف آمدن یاد خواهند داشت۔ ازیں معلوم شد که اناملِ نه گفته بود، در دل خود
دارد۔ روز سوم است که غلام محمدؐ را پیش لاله فرستاده ام۔ اگر قلیلے هم
می آرد تکیه بر توکل کرده این مرتبه باز حرکت می کنم کوچ دوندے خان بهادر
هم درپیش است۔ حیرانم که اگر این نشود چکنم، آن طرف بروم یا همراه ایشان
برآیم (بروم؟) درین ہرچه صلاح افتاد مولوی صاحب ...... بعرض می رسانند
موافق ارشاد درخدمت ایشان می روم، متعلقان ایشان .... قلعه
به پیمایش آمد از مکان افتاده تا چپر شمالی پنجاه و چند گز طول شد، و
عرض آن از دیوار قلعه تا راه شانزده گز می شود .... تعلق به روهیله
دارد، او هنوز نمی فروشد۔ بعد ازین گوییم و شنوییم۔ اگر حکم شود خط آن
نویسانده شود بنام هر که ارشاد شود، بنویسانم۔ بعد آن طرح عمارت خواهد
شد۔ امام الدین احمدخان صاحب مع اولاد و ارشدخان و غالب جان و غلام
زاده ها مع مادران خود و همشیره ها کورنش می رسانند۔ والده نظرعلی بلاگردان
می شود، بموجب عرض او نوشته ام رضا و قاسم و منظور و محمدؐ و شاه محمدؐ
وغیرهم کورنش بعرض می رسانند۔ میرزا محمد کورنش می رسانند۔ میان شاه نذر
بدستور، کاغذ دیگر حاضر شود، امیدوارم که معاف فرمایند۔ بعد مغرب حلقه
می کنم۔ اطفال می آیند۔ برش عنایت شده ارشدخان و عثمان صاحب
امام الدین احمدخان بیرمند۔ اگر دیگر بدست آینده این طرف بغلام عنایت
شود که دوائی عالیه است و آن صاحبان از دیگر جا بها کار خود می کنند و غلام
عندالاحتیاج همین را بکار می برد ۔ ۔ رخدمت اندرون آداب فرزندان

برسد۔ میاں پیر علی و شیخ رحمت اللہ و اخوند نسیم سلام خوانند۔

۲۳

۳۰

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی۔ آرزوی قدمبوسی زیادہ از معروض است۔ حق تعالیٰ زود میسر آرد* و احوال اینجا آنچہ ہست بریک طور است۔ ہرگز از ہیچ طرفے گشودِ کارے بنظر نمی آید۔ برنوشتن بتفصیل مکدر کردن اوقات اقدس است و بر ضمیر منیر ہویدا است، احتیاجِ عرض ہم نیست[۱]۔

در لسولی اتفاق رفتن شدہ بود، با میر کلو صاحب و محب اللہ خان صاحب (پسر دوندے خان) احوال خود گفتہ بودم و برائے روزگار اطفال بخانۂ نجیب الدولہ بہادر نیز گفتہ بودم کہ مرا اینہا ہمیشہ خفہ می کنند و اکثر قصد برخاستہ رفتن طرفے می کنند و عہدہ برائے خرچ اینہا ندارم اگر اجازت دہید، رفتہ شکل روزگار اینہا کردہ بیایم و معرفت امامل ہم ظاہر کردم۔ ہر دو صاحب تاکید بسیار گفتہ کہ بے اجازت و استمزاج حافظ صاحب بہادر ہرگز مناسب نیست۔ باید کہ مرضی ایشان دریافتہ باید حرکت کرد و روزِ خود را ہرگز از ایشان نباید گفت۔ و غلام محمد را نزد لالہ امامل فرستادہ بودم کہ آنچہ گفتہ بود برآن قائم است یا از تلون مزاجی بود، دیروز غلام محمد آمد و ظاہر نمود کہ امامل گفتہ است کہ بہ شاہجہان آباد رفتہ بصلاح حضرت صاحب این امر خواہم کرد یعنی طلبِ ع داشتنِ غلام و آنچہ نقد وعدہ کردہ بود ہیچ نداد، بوعدہ گذرانید۔ بنا بر اطلاع معروض داشتہ شد۔ قبل ازین ہم مکرر عرائض ارسال نمودہ ام بنظر گذشتہ

* تا آن روز کہ شمار کردہ ام ۱۵ ماہ است این غلام بعنایت الٰہی و دودمان حال با جمع فراغ بیاد خیر است۔

۱؎ جام جہان نماست ضمیرِ منیرِ دوست ۔ اظہارِ احتیاج خود آنجا چہ حاجت است (حافظ)

باشد۔ قدرے حنا و خضاب خوب برائے غلام رحمت شود۔ زیادہ ہرچہ بنویسم الم دوری از قدوم است و بس۔ خدای کریم سببے سازد کہ بقیہ عمر از خدمت جدا نشوم۔ در خدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد۔ میاں پیر علی و شیخ جیو و ملا نسیم سلام خوانند۔ میاں شاہ نور وغیرہ کورنش می رسانند۔ ارشد خان جیو و امام الدین خان صاحب و غالب علی خان و محمد علی و ظفر علی و دیگر برادران و ہمشیرہا ے ایشان و مادران ایشان و دیگر ہمہ ہا کورنش و قدمبوس می رسانند۔ بہ غلام مصطفیٰ خان صاحب سلام برسد۔

۲۴

ھو

حضرت پیرومرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی۔ عنایت نامہ کہ بدست غلام رحمت شدہ عرض جواب آں در حضور نتوانست نمود۔ لیکن مطالعۂ آں باعث افزونی تشویش گشتہ۔ دی شب وقت فراغ نشستہ می خواست عرض نماید کہ ہمہ تشویشہا بروں شد الّا اندیشۂ عنایت و مہربانی لیکن خلوت نبود نتوانست عرض کرد۔ صبح ایں عنایت نامہ عنایت شد۔ قبلۂ من چوں غور فرمایند کہ سوائے ذات عالی ہیچ کس نیست کہ بہ دردِ دلِ غلام رسد و غم خواری نماید و ہرکہ ہست از زن و مرد و صغیر و کبیر ہمہ را غرض خود مقدم است و با غراض خود ہرچہ مناسب می دانند می گویند۔ ہرگاہ اجرائے مطلب آنہا می شود۔ بخوش دلی حاضر و غائب پیش می آیند و اگر اندک قصورے واقع می شود، ناخوش می شوند و زبان بہ غیبت دراز می کنند و انواع گلہ می نمایند۔ مکرر بہ شاہجہان آباد عرض احوال خود نوشتم و برہماں تشریف بردن پانی پت و اکبرآباد موقوف فرمودہ در عین بارش

تشریف آوردند وحالا این چنین ارشادی شود - این نیست مگر زبونی ایّام وسستی طالع، هر چند این حرف هم بارها عرض کرده ام مضمون متبدل است لیکن چون فی الواقع چنین باز عرض کردم، حالا حیرانم که چه کنم واز پهلوی اینها بمن چه خواهد رسید - خدای کریم عاقبت بخیر کند - حالا چنین گمان می برم که راه عرض احوال مسدود شود، هر چه می خواستم بگویم، فراموش کردم دو بار خواستم، روبرو عرض نمایم جرأت نیافتم -

۲۵

ھ

حضرت پیر و مرشد قبلهٔ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوس معروض می دارد - از حضور رخصت شده دو گھڑی شب رفته در چندوسی نزل کرد - صبح روز یک شنبه دو گھڑی روز باقی مانده در آنوله رسید همان روز، شش گھڑی روز مانده، برات سوار شده بود - ازین جهت بروز صبح آن یار نجیب الدوله مع پسر سوار شده رفت، هر چند سعی کردم ملاقات نشد - تا نصف شب کمر بسته انتظار کشیدم، فائده نه کرد - دیروز صبح اول وقت نماز سحر گرفته سوار شده رفتم، در حواس باختگی ملاقات کردم و رخصت گرفتم لیکن با دوندے خان بهادر که بعد انتظار دولت ملاقات شد - آنروز قصد مصمم بود که روانه شوم لیکن یک مانعے پیش آمد که عرض آن روبرو خواهم نمود - ازین جهت آنروز توقف کردم - فردا پنج شنبه روانه خواهم شد - روز جمعه شرف اندوز قدمبوس خواهم شد - وتفصیل این احوالات روبرو گذارش خواهم نمود - کاغذ دیگر بدست نیامد - ازین سبب بر این عرض نمود - ولی نذر هم در آنوله هست، کورنش معروض داشته - ظفر علی و میان محمد فاروق کورنش و قدمبوس

معروض می دارد - یار علی خان صاحب و شیخ محمدؐ کورنش می رسانند۔

۲۶

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوس معروض می دارد کہ تا تحریر عرضی کہ چہاردہم شعبان است غلام با ہمہ توابع بخیر و عافیت است - درین روزہا بسبب رفتن بسولی از ابراز عرائض متعصر ماندہ بتاریخ بست و ہفتم رجب ہمہ ہا رفتہ بودیم، بتاریخ نہم این ماہ آمدیم چون آدم نواب موسوی خان صاحب زود روانہ می شد، لہذا عرضی اجمالی مرسول ساختہ متصل احوال ہمہ چیزہا بدست آدم خانگی در دو سہ روز انشاء اللہ تعالی معروض خواہم داشت۔ ہمہ خورد و بزرگ درونی و بیرونی کورنش می رسانند - درخدمت محل آداب فرزندانہ قبول باد - میان پیر علی و شیخ رحمت اللہ جیو و اخوند نسیم جیو سلام خوانند - بہ غلام مصطفی خان صاحب سلام برسد۔

۲۷

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - آرزوی قدمبوس زیادہ از آنست کہ بعرض رسانم موقوف داشتہ مدعا بعرض می رسانم - تا این وقت کہ شب نہم ماہ مبارک است غلام با ہمہ اطفال و برادران و توابع اندرون و بیرون بعنایت الہی بخیریت است و شب و روز در یاد اقدس می گذرانند - مکرر عرائض ارسال داشتہ دیر است کہ بجواب آن سرفراز نہ شدہ ازین خیلے اضطرار دارد، امیدوار است کہ جواب جمیع مطالب سابق مرحمت شود زمین کہ در قلعہ پیمائش شدہ است خط آن بنام ہر کہ ارسال شود بنویسانم

بدون امر در توقف است - میان عظیم الدین جیو هم تاکید دارند و احوال و سوال نواب نجیب الدوله و امثال هم معروض داشته ام - و درینجا با میر کلو هم به اجمال آنچه گفت و شنفت بیان آمده بود، نیز عرض کرده ام - جواب همه امیدوارم که مرحمت شود - و احوال ضیق معیشت زیاده از آنست که خود بدولت گذاشته تشریف فرموده اند - حیرانم که چه کنم، نه پای گریز دارم و نه طاقت استقامت - خدای کریم ترحم فرماید - والدهٔ میان ظفر علی محمد یا پوشش می خواهد و بی بی زیبا یک صندوقچه فرمایش کرده است که حضرت مرا فرموده بود که چیزی فرمایش خواهی کرد - بنا برین بعرض رسانیده - و از احوال شاه که تا کجا رسیده و با سکهان چه کرده نیز ارشاد شود - و این غلام را از تشریف فرمودن قدوم میمنت لزوم که کلفت گدای عقیدت کیشان است بشارت فرمایند که عین مراد است تا کی جلوه خواهد شد، تشریف داشتن عالی درینجا پشت پناه غلام است - درین امر هر قدر که مبالغه بعرض رسانم هم گنجایش دارد - بی حضور عالی بیکس می مانم - زیاده ازین نمی توانم معروض داشت - بخدمت اندرون آداب فرزندانه قبول باد - میان پیر علی و شیخ جیو و اخوند نسیم سلام خوانند - میان عظیم الدین جیو قدمبوس می رسانند اطفال مع والده و همشیره کورنش و قدمبوس بعرض می رسانند - امام الدین احمد خان صاحب مع اولاد خصوصاً امین محمد خان و شاه نذر وغیره آداب بجای آرند - هو مکرر معروض آنکه قبل ازین عرضهٔ دو سال ارشاد شده بود اگر باین حالت که می گذرد دو ماه به غلام دشوار است بچه نوع زندگی خواهد شد - منظور و قاسم و رضا و محبو و شاه محمد وغیره تسلیمات بجای آرند - شیرا و جهوا قدمبوس می رسانند -

۲۸

عہ

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوس که اہم آرزوہا است، معروض باد که شہر لبست و یکم است تا تحریر عرضی بعنایت الٰہی با ہمہ خورد و بزرگ غلام بعافیت است و صحت جسمانی دارد، مکرر عرائض ارسال داشتہ بنظر مبارک گذشتہ - دیر است که از عنایت نامۂ عالی سرفراز نہ شدہ موجب تردد خاطر غلام است لیکن وجہ این شاید که ہمین خواہد بود که این طرف درین روزہا آیندہ بحضور نہ رسیدہ باشد. آدم خانگی را غلام ہم نہ فرستادہ که جوابہا می آورد بسبب تنگی خرچ که تاحال بہم نرسیدہ و مردمان ہم درکار و بار تغافلہا می نمایند لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ در دو سہ روز بہر طور آدم خانگی روانہ خواہم کرد که جوابہا بیارد تا تشفی دل شود، احوال اینجا بدستور است بل زیادہ ہر روز در ترقی رضینا برضاء اللہ تعالیٰ - غلام محمد از نزد لالہ اناملی آمدند زبانی اناملی می گفتند راست و دروغ ہر دو را خدائے عالم الغیب داند که با نجیب الدولہ مذکور غلام کردہ بود که فلانے کس معتبر خود فرستادہ است و حضرت ہم برائے او فرمودہ بودند، در جواب گفتہ که بلے حضرت فرمودہ اند، لیکن بے ملاقات حضرت فلانے را نمی توانم طلب نمود - بہ شاہجہان آباد که می روم بخدمت حضرت خواہم رفت - ہر چہ خواہند فرمود موافق آن معرد کردہ خواہم طلب داشت وزبانی لالہ مذکور است که این ہم بہ نواب گفتہ بود که تعلقات ایشان در ملک دوندے خان بہادر است در آمدن اینجا خللے پاآن نرسد - در جواب نواب فرمود که ازین چہ حیرت است ہیچ کسے را برائے طلب خواہم فرستاد که از دوندے خان گفتہ خواہد آورد صدق این مقال را حق تعالیٰ عالم است بنا

براطلاع معروض داشته، زیاده بجز عرض قدمبوس چه معروض نماید۔ اطفال
و والدهٔ ایشان وخواہران ایشان و دیگر ہمه خورد و کلان کورنش
و قدمبوس معروض می دارد۔ در خدمت محل آداب فرزندانه قبول
باد۔ میان پیر علی جیو وشیخ رحمت اللہ جیو واخوند نسیم سلام خوانند۔
غلام که در ببولی رفته بود مذکور مولوی صاحب* به ببولی تشریف آرند
ہر چند غلام قبول نه کرده که گفت کم حرکت ایشان معلوم۔ مگر اینکه حضرت
تشریف فرمایند، در رکاب حضرت اگر حرکت کنند می تواند شد۔ بنابرآں
به یارعلی خان خطے نوشته در حصول ارسال داشته نموده ایم، امیدوارم
که اگر کسے به پانی پت برود بدست باید فرستاد۔ جہو(؟) بسیار یاد
می کند وکورنش می رساند۔

*مولوی محمد ... صاحب (۱۲ ... خان) ... (حاشیه)

۲۹

حضرت پیرو مرشد قبلهٔ ارشاد مدظله العالی۔ بعد عرض قدمبوس
معروض می دارد۔ کلا یا گوار روز سه شنبه برابداون رسید و عنایت
نامه رسانید۔ بوسیدم و برمردمک دیده نهادم، پیچیدم، تعویذ را
سوخته کردم۔ الحمد للہ به توجه عالی با ہمه توابع بل با ہمه قافله در دولت
رسیده، فردا انشاء اللہ تعالیٰ برگنگا (گنگا) رسیده می شود تا رسیدن
غلام اطلاع آمدن برش براه ۔ نه شود، و الا استدعا خواهند کرد
شکر الٰہی که مزاج مردم محل آرمیده است وخط غلام مصطفیٰ خان صاحب
به غلام نه رسیده۔ محب اللہ خان صاحب تسلیمات معروض می دارند۔
محمد خان صاحب وخلیفه جیو ومحمد شاکر و نانک چند کورنش و قدمبوس
معروض می رسانند۔ از احوال مسطور اطلاع باید فرمود۔ میان نظر علی

مع دیگران دعا توانند۔ بوالدۂ ایشان از غلام آنچہ مناسب باشد برفرمایند۔

مکتوبات ظفر علی بنام حضرت مظہرؒ

[ظفر علی، نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے تھے۔ ان سے حضرت مظہرؒ کو بڑی محبت تھی اور اولاد کی طرح ان کا خیال رکھتے تھے۔ متعدد مکتوبات سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ کلمات طیباتؒ کے مکاتیب ۳۰، ۳۱ اور ۹۲ میں حضرت مظہرؒ نے ظفر علی کا ذکر یوں کیا ہے:-

(۱) مکتوب ۳۰ بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی: "وآنچہ درباب برخوردار ظفر علی خاں نوشتہ اند واقعی ست، از اخلاق و مناقب و اخلاص و دیگر مراتب ہر چہ می باید و دل می خواہد او ہمہ دارد....." (کلمات طیبات ص ۴۲)

(۲) مکتوب ۳۱ بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی: "آنچہ از تدبیرات و آدمیت برخوردار ظفر علی خاں اوصلہ اللہ تعالیٰ الی ما یتمناہ نوشتہ اند بجا ست، ہنوز قدر او نشناختہ اند۔ او جواہر پارہ ایست کہ قیمت ندارد و فقیر بے سبب گرفتار او نیستم۔ خوبیہای او را شناختہ ام۔...." (ایضاً ص ۴۳)

(۳) مکتوب ۹۲ بنام شاہ ابو الفتح: "باعث تحریر آنکہ ظفر علی خاں سلمہ ربہ خلف نواب اعتضاد الدولہ ارشاد خاں بہادر نبیرۂ نواب امین الدولہ مغفور است، از اولاد امجاد حضرت شیخ الاسلام

عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تربیت ظاہری و باطنی از فقیر یافتہ، نسخۂ سراپای او صورۃً و معنیً بہ صحت رسیدہ، مرافق وعدۂ حافظ رحمت خان صاحب کہ در پیلی بھیت در مجلس کتخدائی صبیہ دو روز خلق در باب رفاقت و روزگار این خان برخوردار دادہ بودند قصد ملازمت کردہ بنا برین بخدمت تصریح می دہم کہ بحق دوستی ہای قدیم و التفاتی کہ بر فقیر مبذول است شفقتی کہ لائق بزرگیہای آن مہربان باشد، در حق این جگر گوشہ کہ مرا عزیز تر از جان ست مبذول فرمایند...."
(ایضاً۔ ص ۹۴)

کلمات طیبات میں مرزا صاحبؒ کا ایک مکتوب ظفر علی کے نام بھی ہے۔ اس سے بھی اُن کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے، وہ لکھتے ہیں۔ "جان من سلامت باشی، درین مدت مفارقت در رقعۂ شمار سید و حرز جان گردید و روح تازہ در تن ناتوان دمید.... ہر صبح بعد نماز متوجہ بہ فقیر بر نشینید، بے ناغہ توجہی دہم، از کسی توجہ دیگر بید و اطاعت والدین واجب دانید"
(ایضاً ص ۹۸، ۹۹۔ مکتوب ۱۲۰)

محترم عبدالرزاق قریشی کے مرتب کردہ "مکاتیب مرزا مظہرؒ" میں بھی متعدد مکتوبات میں ظفر علی کا ذکر آیا ہے۔

اب ذیل میں ظفر علی کے تین مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) درج کیے جاتے ہیں :]

۳۰

عرض می دارد کہ بعد تہنیت بندگان عالی متعالی سہ قطعہ عرائض مرۃً بعد اخریٰ ارسال داشتہ بہ جواب یکے ہم سرفراز نہ شد۔ ہر چند نوازش نامہ کرامت مکرر ورود فرمودہ سر افتخار بہ فلک رسانید، لیکن بہ جواب عرائض سرفراز

نه شود۔ مقدمہ معلوم بابت نواب موسوی خان کہ دریاد ذہنی آن ناچار است
بعرض می رساند و از تشریف بردن نواب صاحب و قبلہ پیش نواب نجیب الدولہ
بہادر آنچہ کہ مخطور ضمیر منیر اقدس خواہد بود، یقین غلام شد کہ محال و غیر ممکن
است، امیدوار عفو تقصیر است۔ یک رومال شال غلام را ضرور در کار است۔
اگر پیدا شود بہتر، و الا کمربند شال برنگ زمردی یا توسن[1] یا زرد یا از ہر قسم
کہ باشد مرحمت گردد۔ زیادہ بجز آرزوی قدمبوسی چہ معروض دارد۔ والدہ صاحبہ
کورنش بجا می آرند۔ برادر صاحب و دیگر برادران و ہمشیرہا و دائی و ددا
و بوبو سُنبل و دیگر ہمہ غلامہا کورنش بجا می آرند۔ میان منظور و میان
مداری آداب تسلیمات بجا می آرند۔ عرضی

ظفر علی

در خدمت مولوی صاحب و قبلہ یک مرتبہ روز حاضر می شوم۔ میان پیر علی صاحب
و اخوند نسیم و میان مراد سلام خوانند۔ این خط کہ بنام میان اکرم است،
میان پیر علی صاحب واقف اند، امیدوار است کہ حضرت تعقید فرمودہ بہ اوشان
خواہد رسانید و جواب ہم بہ تعقید حضرت طلب فرمودہ مرحمت خواہند فرمود کہ
این بیچارہا بسیار مضطرب اند بلکہ مشہود است کہ اُنسے عزیز، اِد وقتے
کہ محمد شاکر اینجا حاضر بود با وشان گفتہ اند کہ من عرض نوشتہ می آرم شما
انتظار خواہید کشید۔ ایشان بے اطلاع ہمان وقت رفتند، لہذا عرض
نوشتہ ماند، حالا کہ میان انور رسیدند، بدست ایشان ارسال نمود، بنظر
مبارک خواہد گذشت۔

۳۱

معروض می دارد تا تحریر عرضی کہ نہم ماہ رمضان مبارک است از احوال

---

[1] توسن = قوس قزح

اینجا موزون بحمداست و صحت و سلامتی ذات عالی از درگاه او سبحانه
مسئول - از ارسال عرایض متواتر و سرفراز نه شدن به جواب یکے ازان
آنچه بر دل غلام می گذرد، چه عرض نماید، خصوص نواب صاحب را سخت
قلق پیدا شده است - از افضال عالی امیدوار است که اگر تقصیرے ازو
شده باشد، معاف شود[1] - هر چند که به نسبت از غلامان سراپا جرم امرے
صادر نه شده، لیکن به مقتضائے وجود مادیت معروض نمود - سابق از
برای کمربند یا رومال شال التماس نموده بود، اکنون که موسم درگذشت
خیر انشاء اللہ تعالیٰ سال آینده عنایت خواهد شد - روزیکه به شاهجهان آباد
تشریف فرموده بودند همان جامه و همان پاجامه و همان جفت پاپوش که
عنایت شده بود تا حال دارم، الحال هیچ نمانده - چنانچه بخانه نشسته
ام - علاوه، عید بر سر آمده، و احوال فتوح بندگان عالی نیز هویدا
اگر از جائے بدست آید، درین روزها مرحمت شود که تا بکار آید - زیاده
بجز آرزوی قدمبوس چه معروض دارد -
اندرون قدمبوس، بخدمت میان پیر علی صاحب عرض نیاز - میان
مراد و اخون نسیم سلام خوانند -
عریضه
ظفر علی

۳۲

حضرت قبله و کعبه مدظله العالی - معروض می دارد که آنچه از مهاجرت[2]
قدوم میمنت لزوم می گذرد، شاهد آن ضمیر انور عالی خواهد بود، بعرض رسانیدن
غیر از فضولی نمی داند - او سبحانه، بکرم امتنان حمیم خویش با سرع ترین

---

[1] دیکھیے کلمات طیبات مکتوب ۱۲۴ - حضرت مظہر، ظفر علی کو لکھتے ہیں "بہرحال با ہمہ بد معاملگی با فقیر ...... مناسب حال فقیر غیر از وفا و عفو و دعا هیچ نیست"۔
[2] ع ۲

اوقات سعادت ملازمت میسر آید کہ درین مہاجرت آنچہ بر غلام می گذرد، یارای بیان نیست، زیادہ چہ ادعا نماید، دا حوال والدہ صاحبہ نیز بر ہمین طور است، برادران و ہمشیرہ ہا آداب کورنشات بجای آرند، برادر صاحب، دائی و دادا و دیگر ہمہ کنیزہا خصوص بوبو سنبل عرض تسلیمات بجای آرند۔ کاکا منظور و میاں مداری و دیگر ہمہ غلامان اینجا کورنشات بجا می آرند۔

مولوی ثناء اللہ صاحب[1] از توجہ حضور بعافیت اند و بر غلام بسیار مہربانی می فرمایند۔ بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض سلام قبول باد۔ اندرون کورنش قبول باد۔ میاں مراد و دیگر صاحبان حضور سلام خوانند۔

عرضی
غلام ظفر علی

مکتوبات غلام عسکری خان بنام حضرت مظہرؒ

[غلام عسکری خان نے خود اپنے مکتوب میں محمد احسان احمدی کو اپنا بھائی لکھا ہے۔ علاوہ ازیں، حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب بنام غلام عسکری خان (مجموعہ رقعات خلیق انجم: ص ۲۱۷) میں ہے کہ "آپ کے بھائی غلام حسن احمد اللہ کے ساتھ جس آدمیت سے پیش آئے ہیں اسے تحریر کرنے کیلیے الفاظ نہیں ہیں" اور غلام حسن کو مقامات مظہری میں محمد احسان احمدی کا بھائیوں میں سے بتایا گیا ہے یعنی غلام عسکری خاں بھی محمد احسان احمدی کے بھائی تھے لیکن شاید حقیقی بھائی نہیں تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ

[1] مولوی ثناء اللہ سنبھلی

ہی کے مکتوب (ع۲ مجریہ مرتبہ محترم خلیق انجم، ص ۱۹۴۴) میں محمد احسان احمدی کے نام ہے یہ اثاثہ ہے کہ "آپ کے اہل خانہ کا خیال بتانا آپ کو پریشان کرنا ہے اور اعزہ و اقربا کے حالات سے بے خبر رہنا گناہ ہے غلام عسکری خان کی والدہ وغیرہ فاقہ کشی کی وجہ سے فرخ آباد جانے کا ارادہ رکھتی ہیں"

غلام عسکری نواب عماد الملک کی سرکار سے وابستہ تھے یا کچھ عرصہ وابستہ رہے تھے۔ مکاتیب طیبات میں مرزا صاحب کے سات مکتوبات غلام عسکری خان کے نام ہیں جن سے نواب عماد الملک کی سرکار سے توسل ظاہر ہے۔

یہاں ذیل میں تین مکتوبات ایسے درج کیے جاتے ہیں جن میں اگرچہ مکتوب نگار کا نام "مرزا حسنا" تو موجود نہیں لیکن ہمارے خیال میں ان کے لکھنے والے غلام عسکری ہی تھے جیسا کہ ان مکتوبات میں مذکورہ افراد کے رشتوں سے ظاہر ہوتا ہے [واللہ اعلم بالصواب]

۳۳

حضرت قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی - بعد عرض عرض کورنش کہ شیوۂ غلامان راسخ الاعتقاد است بعرض اقدس می رساند، احوال خود را مفصل مکرر بعرض رسانیدہ، از نظر مبارک گذشتہ باشد تا حال کیفیت معلومہ در ترقی است بلکہ سوائی براہ ہر روز یکہ قضیۂ تازہ برپا می شود تفصیل آن موجب خفگی مزاج مبارک دانستہ برہمین قدر اکتفا نمودہ شد۔ بعض مکروہات تازہ زبانی بھائی محمد احسان صاحب قبلہ بعرض خواہد رسید، تا حال منتظر جواب ام امیدوار فضل و کرم کہ از آنجناب صرف نظر می رسد بہمین قسم می گذرد۔ آنچہ

امید ترقی وغیرہ درین سرکار داشتم از ہمہ چیز نوازش ہا حرف ہمین دعاء او دعا (؟) او سبحانہ تعالیٰ جل شانہٗ استدعاء دارد کہ چندے تا زندگی باآبرو بسر برد و این ہمہ توقعات ہم از آنجناب است، زیادہ حد ادب۔ حضرت والدہ صاحبہ و بی بی مجیدن و مخدوم حجن[1] خانہ و وہا (؟) و محمدی[2] و امینہ و حکمت اللہ عرض کورنش می رسانند۔

بجناب اندرون محل نام بنام عرض قدمبوس می رسانند۔ بہ عالی خدمت میان پیر علی صاحب و دیگر صاحبان سلام و بندگی قبول باد۔

۴۴

حضرت[2] قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدمبوسی بعرض اقدس می رسانند، احوال غلامان آنچہ میان غلام حسن بعرض رسانیدہ باشند تا حال بہ ہمان صورت است، کدام مقدمہ تازہ درپیش نیست کہ معروض دارد۔ جناب عالی از سہ ماہ تنخواہ گویا ماہ بماہ دادہ اند، ازین جہت آنچہ قرض قدیم است ہست و آیندہ را خوب می گذرد، اگر ہمین شکل قائم باشد شاید از ہمہ بلا مخلصی شود، آمد و رفت غلام بدستور است مگر غلام امام معطل در خانہ نشستہ است، دیگر ہمہ خورد و کلان عرض کورنش عرض رسانند قبول باد۔ بجناب اندرون محل عرض کورنش از ہمہ ہا قبول باد۔

امروز کہ یازدہم رجب است میان غلام حسن رسیدند۔

---

[1] حجن = دختر غلام حسن برادر غلام عسکری خان۔ حضرت مظہر کے نام مکتوب میں غلام حسن نے اپنی اس صاحب زادی کو "نور چشمی حجن" لکھا ہے۔ [2] برادر خورد غلام عسکری خان

۳۵

حضرت[۳] سلامت۔ بعد عرض قدمبوسی کہ شیوۂ غلامان است بعرض اقدس می رساند۔ عنایت نامہ ہا مکرر در جواب عرضی غلام ورود فرمود باعث افتخارِ کونین گردید، حزب البحر از مدت یک سال از میان محمد[۲] احسان صاحب و قبلہ اجازت گرفتہ ہر دو وقت می خواند و دیگر ہرچہ ارشاد شدہ است بہ عمل می آرد۔ درین ولا کہ محمد[۲] انور رسید و عنایت نامہ رسانید، بسر و چشم نہاد لیکن احوال غلام بدستور است، یعنی آمد و رفت دربار شاہ بالکل موقوف است۔ بجای جناب در سواری گاہے میسر می آید و در خانۂ دیگر ہیچ کس آمد و رفت ندارم، قدرے مردم کہ ہمراہ غلام باقی ماندہ بود، اگر آنہم از چند روز گویا جواب شدہ است و سوای گذران مشار الیہ چندان دشوار نہ بود کہ گرانی نمی گذرد لیکن ہر چند بہ سماجت گفتہ شد تا مدت چند روز سوای نوکری جناب عالی قبول نہ کرد و زیادہ از یک روز نماند و وقت مراجعت از مکن بود آنقدر جلدی فرمود کہ اکثر مرات ضروری معروض داشتن فوت شد۔ انشاء اللہ تعالیٰ نواب صاحب نوابسیار شاد خان بہادر۔ اول اینکہ ارادۂ میاں غلام حسن متصور است و اگر بر تقدیر اتفاق نشد کیفیت مفصل معروض داشتہ خواہد شد، زیادہ حد ادب۔

از ہمہ داشتہ ہاے اینجانب نام بنام عرض کورنش قبول باد۔ خواجہ قلندر خان و خواجہ سکندر خان و خواجہ محمود خان عرض کورنش می رساند۔ از غلام امام عرض کورنش و قدمبوسی قبول باد۔ [۱]

---

[۱] یہ مکتوب غلام عسکری خاں ہی کا تحریر کردہ ہوگا کیونکہ "میاں محمد احسان" اور "میاں غلام حسن" کے ذکر کے علاوہ، اس میں حزب البحر کا بھی ذکر ہے۔ حضرت مظہر کے مکتوب ۶۸ (کلمات طیبات) میں غلام عسکری خاں کو لکھا گیا ہے کہ "وظیفۂ حزب البحر معمہ ہمہ بر او ذران می خواندہ باشند۔"

مکتوبات مولوی ثناء اللہ سنبھلیؒ بنام حضرت مظہرؒ

(مولوی ثناء اللہ سنبھلی" حضرت مظہرؒ" کے خاص خلفا میں سے تھے اور علم حدیث و قرآن میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے شاگرد تھے۔ سنبھل میں درس و تدریس کے شغل کے ساتھ طریقۂ مجددیہ کی تعلیم میں بھی منہمک رہتے تھے۔ انتقال ۱۲۱۱ھ سے قبل ہو چکا تھا کیونکہ مقامات مظہری میں جو ۱۲۱۱ھ کی تصنیف ہے انھیں "رحمۃ اللہ علیہ" لکھا گیا ہے۔

معمولات مظہریہ (تصنیف ۱۲۰۵ھ) میں حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی سے اقتباس درج کیا گیا ہے جس میں مولوی ثناء اللہ سنبھلی کے حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے اسی کا کچھ حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں "شما در انجا (سنبھل) جائے فقر گرم سازید کہ در ان ضلع عالمے فہمیدہ و درویشے صاحب نسبت نیست، بخاطر جمع بکار خود ساعی و سرگرم باید بود و تشویش را بباطن خود راہ نباید داد و اوقات در ایصال منافع دینی ظاہراً و باطناً مصروف دارند کہ او سبحانہ شما را دولتے دادہ است شکر ہمین است (مکتوب ۲۸ کلمات طیبات)

مقامات مظہری میں ان کے بارے میں شاہ غلام علیؒ لکھتے ہیں " از اعاظم خلفای حضرت ایشان اند علم ظاہر تحصیل نمودہ علم حدیث و قرآن از خدمت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ فرمودند' طریقہ از خواجہ موسیٰ خان خلیفہ حضرت شیخ[۲] رحمۃ اللہ علیہما گرفتہ، تذکر و مراقبہ مواظبت نمودند و بامر ایشان استفادہ کمالات باطنی از حضرت ایشان نمودہ بہ نہایت مقامات سلوک

۱۔ حضرت مظہرؒ ۲۔ شیخ محمد عابدؒ

طریقہ رسیدند و تعلیم طریقہ مجاز گردیدہ در بلدہ سنبھل بدرس علوم و ہدایت سلوک راہ خدا پرداختند۔ بعلم و عمل و صبر و استقامت موصوف، و باخلاق نیک و اوقات حسنہ معروف بودند ایشان می فرمودند از شغل درس حدیث و تفسیر نور و صفا بسیار حاصل شود و نسبت را مدد یہ قوۃ و ترقی میگردد۔" مقامات میں یہ بھی لکھا ہے کہ "قاضی محمد یار طریقہ از ایشان گرفتہ۔"

اب ذیل میں حضرت مظہر کے نام، مولوی ثناء اللہ سنبھلی کے دو مکتوبات درج کیے جاتے ہیں]

۳۶

علیٰ بجناب مقدس حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی می رساند۔ غلام با جمیع وابستہا بتوجہات آنقبلہ بعافیت است و سلامت ذات فائض البرکات آن خداوند از جناب حق سبحانہ، مسؤل و مطلوب۔ ثانیاً آنکہ یاران طریق ہر دو وقت حاضر می شوند و غلام ہم بخدمت ایشان حصول سعادات و برکات می نماید۔ و میاں ظفر علی خان و برادران ایشان ہر روز تشریف می آرند و شغل کتاب دارند۔ و نواب صاحب و دیگر اعزہ اینجا گاہ گاہے مہربانی می فرمایند۔ قریب یک ماہ شدہ کہ از اطلاع خبر عافیت آن قبلہ جمعیت دل عقیدت منزل حاصل نہ شدہ، حق سبحانہ آن خداوند را بر مفارق ما غلامان سلامت دارد، آمین، زیادہ حد ادب۔

عریضہ
غلام ثناء اللہ

بعالی خدمت خدمہ محل مدظلہم العالی آداب بندگی معروض می دارد

بخدمت میان پیر علی صاحب بندگی معروض باد۔ یاران طریق سلام سنت الاسلام بعطالعہ فرمایند۔ غلام زادہا و والدۂ ایشان آداب قدمبوس می رسانند۔ بہ ملازمان حاضران حلقہ آداب غلامی بجا می آرند۔ افون روزی آداب قدمبوس می رسانند و درکار دومیہ ساعی می باشد۔ دیگر آنکہ میان محمد[۲] الفور[۱] دو سہ شب نزد غلام ماندند واحوال ماندولود غلام ہمہ وجوہ خوب بلاحظہ نمودہ اند۔ معروض جناب مقدس خواہند نمود۔

۳۷

بجناب[۲] عالی حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی می رساند۔ غلام بابہ جمیع لواحق محفوف (با) جمعیت وعافیت است وسلامت ذات فائض البرکات آنقبلہ از حق سبحانہ مطلوب ومسئول او سبحانہ آنقبلہ را برسر ما بندگان سلامت دارد، آمین۔ ثانیاً آنکہ غلام متوجہ آنقبلہ بہ شغل خدمت طریقۂ عالیہ وکتاب مشغول است۔ وہر دو وقت یاران طریقہ جمع می شوند وچند سبق تفسیر وحدیث ہم می شنوند وصاحبان اینجا نزد غلام اکثر مہربانی می فرمایند۔ چنانچہ درین ماہ مبارک امام الدین خان جیو دوبار آمدہ بودند ونواب صاحب[۲] وارشد خان جیو وصاحبزادہای نواب صاحب بہ شب برای سماع قرآن شریف کہ برخوردار محمد[۲] می خواند تشریف می آرند۔ ودیگر مردم بسیار جمع می شوند۔ چنانچہ تمام سائبان ودیوان خانہ پر می شود۔ وکرم خان پسر موسی خان نزد غلام داخل طریق شدہ، و ذکر لطائف خوب معلوم نمودہ۔ قدمبوس می رساند مگر بہ سبب خرخشۂ خونی کہ از ہمشیر زادۂ او شدہ از اینجا قصد برخاستن دارد وازسعی احوال روزی روزینہ بہ توفیق بدست می آید۔ بتوجہ آنقبلہ حق سبحانہ

---

[۱] برادر زادۂ میر محمد مبین   [۲] نواب ارشاد خان

دریں برکت دہد آمین - زیادہ حد ادب -

بعالی خدمت خدمہ محل مدظلہم العالی قدمبوسی می رسانند - یاران* طریقہ سلام سنت الاسلام مطالعہ فرمایند - غلام زادہا و والدۂ ایشاں وجمیع غلامان اینجا قدمبوس عرض می نمایند - کریم خان و رحیم خان حاضر الوقت قدمبوس می رسانند - محمد اعظیم حاضر الوقت قدمبوس می رسانند -

صاحبزادہ میاں اسد اللہ صاحب بندگی می رسانند و معروض می دارد کہ والدۂ میر صاحب را خاطر جمع باید فرمود کہ از پنج ماہ ہیچ تنخواہ نیافتہ ام، لہذا میاں میر صاحب را در بریلی گذاشتہ آمدہ ام ہمیں بار تنخواہ بدست می آید - میر صاحب در شاہجہان آباد می رسد و عریضہ کہ پیش ازیں ارسال داشتہ ام، جواب آں عنایت باید فرمود ارادہ دارم کہ بعد وصول نوازش نامہ پیش محب اللہ رفتہ شود -

زیادہ بندگی -

* حضرت میاں میرزا علی صاحب بیرون ...

مکتوبات میر محمد مبین بنام حضرت مظہرؒ

[میر محمد مبین، سید حشمت خان بہادر شہسوار جنگ کے صاحبزادے تھے جیسا کہ خود حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۷۶ بنام عماد الملک (کلمات طیبات) میں صراحت موجود ہے - اِن کے والد، سید حشمت خان سے بھی حضرت مظہرؒ کے مراسم تھے - چنانچہ کلمات طیبات میں، حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (۵۹) سید حشمت خان کے نام بھی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت مظہرؒ سے کسی معاملے میں سفارش کے طالب تھے - حضرت مظہرؒ کے ایک اور مکتوب بنام

غلام عسکری خاں سے بھی میر مبین کے والدین سے حضرت مظہرؒ کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ ان کے والدین نے ایک زمانے میں فرخ آباد میں قیام اختیار کرلیا تھا۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں "(ترجمہ) حضرت محمد مبین اپنے والدین کی زیارت کے لیے فرخ آباد جانے والے ہوں گے، ان (والدین) کے دم کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور ان کی دلجوئی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھنا چاہیے کہ خدا کی رضا اسی میں ہے۔ وہ (والدین) کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں" (مجموعہ محترم خلیق انجم ص ۲۱۷)[1]۔ مقامات مظہری میں میر مبین کا ذکر کرتے ہوئے شاہ غلام علیؒ لکھتے ہیں "از سادات کبار و عمدۂ اصحاب و زبدۂ احباب حضرت ایشان اند۔ بہ کمالات ظاہر و باطن آراستہ بودند۔ طریقہ از آنحضرت گرفتہ، با انتہای مقامات طریقہ فائز شدہ اجازت تعلیم طریقہ یافتہ ۔۔۔ (حضرت مظہرؒ) در بارۂ ایشان فرمودند کہ میر مبین از اولیاء خدا کبیر و با نجابتان صغیر است ..." (ص ۸۹)۔

حضرت مظہرؒ کے مکتوب بنام عمادالملک سے بھی معلوم ہوتا ہے میر مبین نے نواب عمادالملک کی سرکار سے توسل اختیار کرنا چاہا تھا اور حضرت مظہرؒ اس باب میں ساعی تھے۔

میر مبین کی وفات ۱۱۸۹ھ میں ہوئی۔ حضرت مظہر کے ایک مکتوب بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں ۲۷ ذی قعدہ کو لکھا گیا میر مبین کی وفات کا ذکر یوں آیا ہے "وسانحہ میر محمد مبین خاں صاحب مرحوم مسموع شدہ باشد کہ پیش ازیں نوشتہ ام" اسی مکتوب میں ۱۲ رجب داد

---

[1] یہ مکتوب کلمات طیبات میں نہیں ہے۔ دو مطبع فتح الاخبار کول کے مطبوعہ مجموعے "رقعات کرامت سعادت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جانجاناں مظہر شہید رضی اللہ عنہ" میں شامل تھا۔ اس کا ترجمہ محترم خلیق انجم نے اپنے مجموعے میں شامل کیا ہے۔

(ملازم رحیم داد) کے پانی پت اور سونی پت وغیرہ میں مجدالدولہ کی طرف سے
متوجہ ہو کر جانے کا ذکر بھی ہے اور یہ ۱۱۸۹ھ کا واقعہ ہے اس لیے
میر مبین کا سال وفات بھی یہی ہے۔ اس مکتوب (مورخہ ۲۷ ذی قعدہ)
سے قبل کا ایک مکتوب بھی اسی مجموعے میں شامل ہے جو ۱۵/ شوال
(نصف شوال) کا ہے اور اس میں ہے کہ "احوال میر محمد مبین سلمہ ربہ
ہیچ معلوم نیست" نیز درمیانی عرصے کے دو مکتوبات بھی ہیں یعنی ایک
۲۷/ شوال کا دوسرے پر تاریخ نہیں" دونوں میں میر مبین کا ذکر ہی
نہیں۔ اس لیے میر مبین کی وفات غالباً" ذی قعدہ ہی میں ہوئی۔

کلمات طیبات میں میر مبین کے نام حضرت مظہرؒ کا صرف ایک
مکتوب ہے جس میں میر مسلمان کی وفات کی خبر پر تاثرات کا اظہار اور
کلمات تعزیت ہیں۔ نیز اسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بخشی سردار خان
خانقاہ کے صوفیوں کے خرچ کے متکفل تھے۔

میر مبین کے چار مکاتیب بنام حضرت مظہرؒ اس مجموعے میں
شامل ہیں۔ پہلے مکتوب میں افواج ولایت (افواج درانی)
کی دہلی کی طرف آمد آمد کے غلغلہ کا ذکر ہے۔ دوسرے مکتوب میں
سرداران روہیلہ فیض اللہ خان، حافظ رحمت خان، اور نجیب خان
کے متعلق اطلاعات ہیں۔ اور اپنے بھائی (میر معین) کے الہ آباد
لشکر شاہی میں جانے کی اطلاع دی گئی ہے۔ تیسرے مکتوب میں
نجیب خان اور دوسرے سرداروں کے بارے میں اطلاع ہے البتہ
چوتھے مکتوب میں کوئی تاریخی نوعیت کی اطلاع نہیں ہے۔

حضرت مظہرؒ نے ایک مکتوب بنام میر مسلمان علی جو نواب ارشاد
خان کے انتقال کے بعد لکھا گیا ہے صراحت کی ہے کہ میر مبین نے کچھ عرصہ
محنت کر کے اپنے کمالات کو کمالات نبوت تک پہنچا لیا ہے اور نسبت

٨٩

ارشاد کی حاصل کی ہے۔ کلاہ یعنی اجازتِ ارشاد اور خرقہ بھی دے دیا گیا ہے۔" (مکتوب ۲۶، بحوالہ محترم خلیق انجم)۔ اس اجازت نامے کے بعد ہی میر مبین نے اپنے مکتوبات میں دوسروں پر توجہ دینے کا ذکر کیا ہوگا۔ اس طرح یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ احمد شاہ درانی کی جس آمد کا ذکر ہے وہ اس سال کے بعد کا واقعہ ہوگا۔ سید حشمت خان کا سالِ وفات معلوم ہو سکے تو کچھ اور تعیین ہو سکتی ہے۔

اب ذیل میں میر مبین کے وہ چار مکتوبات ملاحظہ ہوں جو حضرت مظہرؒ کے نام ہیں:]

٣٨

بہ عرضِ مقدس قبلۂ عالم و عالمیان ملجائے غلامان قیوم زمانی وقطب ربانی پیر دستگیر جناب حضرت ایشان مدظلہ العالی می رساند کہ کمترین غلامان محمد مبین با جمیع عبید و اماءِ جناب عالی بہ ہمہ وجوہ احوال مقرون بہ شکر دارد۔ اوقات لیل و نہار را بہ طاعت تصور ذات مبارک می گذراند۔ غیر ازیں تردد مہتم بالشان نیست کہ مدتے مصحوبِ واردان این سمت بہ ورود مسعود صحیفہ شریفہ کہ حرز جان و تقویۃ الایمان است سرفراز نہ شدہ۔ غلغلۂ آمد آمد افواج ولایت جہت سکنۂ شہر دہلی قلب ضعیف غلام را مضطر ساختہ ہر چند برکات حضرت ایشان عامّاً محیطِ آن جنلج و ہمہ اہل زمانہ است، امّا امیدوار است کہ در باب حضرات والدین این غلام کہ از آن مزید نگاہ است، بخصوصیت مبذول باشد۔ قبل ازین بہ جہت زیارت والدین محنت

بے بیتاب شدہ بود بلکہ از مدتے این حال دارد و ہنوز ہست۔ایجا عالی را سند یافتہ کہ بعد برسات حرکت خواہد کرد، بجاست۔می خواست کہ بے زاد و رفیق خود را بہر وجہ رساند کہ ازانجا نوشتہ می رسد کہ دران بے مزگی و بے دماغی و استبراء والم حضرت والدہ صاحبہ مرقوم نباشد۔ درین صورت ہم غم واندوہ دنیوی واخروی لاحق است بارہا عرض معذوری ہا نمودہ، شاید آن خطوط نمی رسند یا مضمون عذر غلام قابل پذیرائی نیست، از موانع تقدیری چہ چارہ۔برائے تلاش اسباب با مراعات وضع وعنوان ہرچند دست و پا زدہ شد پیش نرفت از جاہائیکہ یقین بہ تیسر بود، بہ مجرد خطرہ وارادہ آنجا مسدودی شد۔ واکنون کہ بہ تصمیم عزم داشت، جز شاہ درانی مخل گردید۔

این ہمہ رجوع اسباب و رفع داغ شقاوت از جبین غلام موقوف بر توجہات و دعائے حضرت ایشان است کہ ظہور ہر جزی از واردات در حیات و نجات بعد ممات متعلق بجناب حضرت است۔

(۵) غلامان و کنیزان ہریک آداب قدمبوس بجا می آرند۔ با یازدہ دوازدہ کس صبح و ہمیں قدر شام بعد مغرب می نشینند و حلقہ می دہد۔ بعضے ازینہا یک وقتہ اند کہ کسے صبح می آید و کسے شام۔ قدیمان خود مدتیست کہ از حضور بشارات ولایات یافتہ اند و جدیدان کہ یکے ملا عبدالرحیم نام یک توجہ در آنولہ یافتہ و ملا عالم خان نام از برادری محمد خان جیو یک توجہ در دہلی یافتہ روانہ، این ضلع گردیدہ طریقہ را پر بجد گرفتہ اند و مقر آثار و شکر گذار ہم، مستعد و ملا نصیری از سرولی برای چندے مہاجرت نمودہ، در مسجد غلام فروکش کردہ بسیار سعادت مند است، خدمت و محنت در طریقہ می نماید صاحبزادہ میاں سنار معصوم صاحب بر تحصیل علم ظاہری و باطنی نیز معتقد

اند۔ برِ محمد شب و روز ہمین جا می باشد۔ ازین ہم آثار محبت بسیار ظہور می کنند۔ و مردم پنیل (پسنیعل؟) نیز می آیند۔ بخدمت صاحبان اتحاد مستفیدان حلقۂ تبرک بخصوصیت میان میر صاحب و میان غلام مصطفیٰ خان صاحب کہ ہر دو صاحبان فراموش کار برادر اند سلام و اشتیاق می رساند۔

۳۹

بہ عرض[۲] مبارک مقدس قبلۂ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زمان پیر دستگیر حضرت ایشان مدظلہ العالی میرساند کہ کمترین غلامان محمد مبین با جمیع بندگان بہ تصدق جناب آن عالی در گوشۂ از مکارہ محفوظ و بدعائے حصول نعمت عظماے قدمبوس مشغول است از فضل الٰہی بہ طفیل ذات بابرکات عالی راجی ست کہ زود بہ مراد خود برسد۔ اخوی عزیز القدر میان ولی نظر (ولی نذر) صاحب بتاریخ ششم از ورود خود کہ منجملۂ فتوحات غیبیہ است مسرور ساختند و بکلمات تفصیل سمات زبانی نواختند۔ او سبحانہٗ فضل نماید کہ سرداران از کار شادی فراغ یافتہ بہ سمت خودہا برگردند۔ از تأنی (= تأخیر) دل غلام می لرزد کہ مبادا از مقصود خود محروم ماند۔ فیض اللہ خان دی روز کہ ہفتم بود داخل شدہ و حافظ (حافظ رحمت خان) بہ بریلی رسیدہ امروز خبر گرم بود و فردا شاید او ہم داخل شود و نجیب خان در پہنیل (؟) افتادہ است می گویند کہ تا پانزدہم تمام خواہد شد۔ چون سرداران ہمہ دریجا جمع شدہ اند چندے بودن میان ولی نظر جیو در ہمین جا مناسب بود۔ ہستند و تلاش روزگاری نمایند قدمبوس التماس

لہ ۲ یہ پیلی ہوگا جیسا اخبار الصنادید میں درج شدہ سکے کے اس شعر سے آتا ہے سکہ زد بر گل کہنر و طلا زد در پیلی۔ بادشاہ شد روہیلہ نام او محمد علی

می نمایند۔ به بندہ خانہ قورکش دارتولیدرا نندہ عرض داشت ملا عمر نام، از یاران مولوی عبدالرزاق صاحب است پنج یا شش توجہ از غلام گرفتہ بحصول قدمبوس فائز می شود۔ ہمہ کنیزان و غلامان آداب قدمبوس بجامی آرند خانہ ملا مہربان لسعی لسیار تلاش نمودہ عزگرفت، از دو ماہ بیمار بود، لوبت بہ یاس رسیدہ بود، اکنون بہ تصدق حضرت شفا یافتہ، اما سخت نقاہت دارد۔

بعد تحریر عرض داشت، ملا عمر مذکور در حساب و کتاب بیع و شراء بازرگانی گرفتار و متوقف شدہ و برادر عزیز ولی نظر بہ لسوی باز برگشتہ بعد تلاش روزگار اگر دست داد فبہا و الا ثانیاً بہ آنولہ معاودت می نماید۔ اخوی عبدالجبار و ملا فیض اللہ عازم عتبۂ عالیہ بودند بہ دست ایشاں عرض داشت ارسال حضور نمودہ، برادر عزیز القدر میر ملکھو صاحب دیروز کہ جمعہ و تاریخ دہم بود از کورہ آمدند و برادر بھائی صاحب وقبلہ در تدبیر خرچ و رخصت اند، برای ہمین بطرف الہ آباد بہ لشکر بادشاہی رفتہ اند، انشاء اللہ تعالیٰ بعد حصول مقصود عن قریب تشریف می آرند۔

۴۰

بہ عرض[۳] اقدس جناب قبلۂ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زمان، پیر دستگیر حضرت ایشاں مدظلہ العالی می رساند کہ کمترین غلامان بحمدہ مبین اوقات لیل و نہار در تصور ذات مبارک و انتظار قدوم برکات لزوم جناب فضل معمور دارد۔ امروز کہ بیست دہم و روز شنبہ است نجیب خان کوچ کردہ و سرداران دیگر کہ منتظر بودند بہ اطراف خود ہا می روند۔

او سبحانه' ما غلامان را هم به حصول مراد بنوازد ۔ درین هنگامه نعمتِ ملاقاتِ نواب صاحب زاد الله دولته' و برکاته' عجب نوع عظیم بدست آمده لیکن سرور تلافی انفعال قصور نه نموده ۔ هر چند فقر و بےسامانی نگهبان شرم است ۔ ملا عمر که از یاران مولوی عبد الرزاق صاحب است و قریب بیست وقت با غلام نشسته ۔ از طریقه اخلاص بسیار دارد ۔ و ملا صالح محمد نام که از غلام طریقه گرفته و زیاده از پنجاه توجه یافته و نسبت به ظاهر فهمیده و هموار طبیعت است و مدعی کشف هم هست ۔ بحصول قدمبوس فائز می شوند ۔ و دیگر غلامان کورنش می نمایند ۔ و بخدمت نواب صاحب و خان صاحب و میان ظهور علی صاحب و میان محمد علی صاحب و دیگر صاحبان از غلام سلامها عرض است ۔

۴۱

بعرض مقدس قبله' عالم و عالمیان جناب پیر دستگیر حضرت ایشان مدظله العالی میرساند که کمترین غلامان محمد مبین به تصدق حضرت ایشان مع دیگر بزرگان حضرت به همه وجوه عافیت دارد ۔ بر طبق ارشاد عالی که زبانی برادر زاده میان محمد انور صاحب افروز گشته' بظاهر توقف عزم سعادت حضور نموده و بدل و جان صدقه معروضه مبتر که مستعمل است و شب و روز در انتظار طلوع کوکب اقبال است ۔ ان الله تعالیٰ از غره' ماه آینده مشغول به شمار ایام و ساعات خواهد بود ۔ و امیدوار است که یک دو روز قبل باین بشارت سرافرازی یابد ۔ درین ولا اتفاقاً خدمت میان عبد الحفیظ صاحب تشریف آوردند

غلام مجلی بر حقیقت حال خود را غنیمت دانسته تحریر نموده، روانہ حضور پرنور ساخت۔ ظاہراً ایشان از ہفتہ وارد بودند۔ چون بمجرد رسیدن بخانہ صوفی صاحب مزاج ایشان را کسل گرفتہ و غلام را جز ہم نکردند ازین سبب ہنگام معاودت ملاقات سرسری فرمودند۔ ورنہ غلام خود آنجا حاضر می شد۔ و از لشکر نہ برادر عزیز القدر میر مکھو صاحب مراجعت نمودہ اند و نہ ہنوز خبرے رسیدہ۔ حال ملا مہربان معلوم نیست کہ عازم اجہانے (اوجھیانی) بود، چون از مدتے بیلے رخصت و بلے اطلاع رفتہ۔ خاطر غلام متفکر است غالب کہ در حضور عالی رسیدہ باشد۔ از اندرون ہمہ کنیزان و از بیرون ملا عبدالجلیل وغیرہ غلامان آداب قدمبوسی بجا می آرند۔ بخدمت خان صاحب و نواب صاحب و دیگر برادران سلامہا و اشتیاقہا میرسانند۔

مکتوبات میر علی اصغر عرف میر مکھو بنام حضرت مظہر رح

[یہ میر حسین کے اقربا میں سے تھے۔ مقامات مظہری میں ان کے بارے میں آتا ہے کہ "از اقربای میر محمد حسین خان زبدۂ خلفای حضرت ایشان اند و بوجاہت ظاہر و خلاوت باطن و آداب کاملہ موصوف طریقہ از آنحضرت گرفتہ کار سلوک باطن بتربیت برا انتہا رسانیدہ باحوال و مقامات طریقہ فایز شدند" از بس اخلاص کہ در رابطہ بدرجہ رسانیدہ

"بانعکاس واردات عالیہ حضرت ایشان نیز ذوقی خوش
داشتند ..... ایشان مجمع فیوض الٰہی و مظہر انوار آگاہی
بودند، اجازت ہدایت طریق باطن یافتہ، طالبان را
تلقین ذکر و مراقبہ می نمودند در مرشد آباد ایشان را مرید
بسیارے پیدا شدہ، جمعے از ارباب قلوب انعقاد
یافتہ، در طلب قوت حلال پیشۂ تجارت می نمودند
امّا شغل ظاہر ایشان را از تکثیر اوقات بوظائف
عبادات باز نمی داشت ..... بدیہی است کہ ازیں
جہان رخت سفر بربستند۔"

حضرت مظہرؒ نے میر محمد معین کے نام جو مکتوب اُن کے
والد کی تعزیت کے سلسلے میں آگرہ سے لکھا ہے (مکتوب ۵
کلمات طیبات) اس میں یہ بھی ہے کہ میر نکو کمالات نبوت
کے مقام تک پہنچ گئے ہیں[۳] اور یہ بھی ظاہر ہے کہ میر نکو بھی
میر معین کے والد اور متعلقین کے ساتھ آگرہ ہی میں
مقیم تھے۔

مجموعۂ ہذا میں، میر نکو کے دو[۴] مکتوبات حضرت مظہر
کے نام ہیں۔ پہلے خط میں انہوں نے میر معین کو "بھائی
صاحب و قبلہ" لکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ میر
معین سے عمر میں کم تھے اور رشتے کے بھائی تھے۔ اسی
مکتوب میں محمد احسان احمدی اور غلام عسکری خاں
کے فرخ آباد میں قیام کا ذکر بھی ہے۔ یہ مکتوب غالباً
آگرہ سے لکھا گیا ہے۔ علی ہذا دوسرا مکتوب (بلفظہ)
مکتوب ۲۳ بھی ایک درست مکتوب ہے، جو جمادی الآخر

کی کسی تاریخ کا ہے، حضرت مظہر کے تشریف لانے کی توقع کا اظہار ہے۔ دوسرے مکتوب میں (غالباً اوزار ہے) نجیب الدولہ کے کوچ کر جانے اور اگلے دن حافظ رحمت خان کے کوچ کرنے کی اطلاع ہے۔
میر محمد معین نے ایک مکتوب میں میر نکھو کو برادر عزیز القدر لکھا ہے اور میر نکھو نے ایک مکتوب میں میر عاشوری کو برادر عزیز القدر لکھا ہے]

۴۲

بجناب اشرف حضرت قبلۂ دین و دنیا پیر دستگیر ہر دو سرا ادام اللہ ظلال افضالہ۔ تقدیم مراسم عبودیت و تمنا ہائے قدمبوس کمترین غلامان علی اصغری رسانند دیروز کہ روز جمعہ و دہم شہر حال بود، کمینہ ہمراہ بدرقۂ فضل الٰہی و توجہ آنجناب محفوظ از جان و مال و آبرو بخانہ رسید، اینجا نوید قدوم برکت لزوم بایں قصبہ بعد انقضائے ایام شادی صبیہ سعد اللہ خان متو...... دریافتہ شکر ایزدی بجا آورد والا عازم طوف آستانہ عالی می شد۔ بھائی صاحب و قبلہ میر محمد معین خان صاحب و قادر یار خان صاحب و نصرت اللہ خان برادر ایشان و برادر عزیز القدر میر عاشوری بعد تمنا ہائے قدمبوس آنچہ معروض داشتہ انداز تمنائے دعائے حسن خاتمہ و حفظ آبرو بحضور لعرض خواہد رسانید۔ عریضہ میاں محمد

احسان صاحب و غلام عسکری خان جیو و میان غلام حسین خان صاحب که از فرخ آباد بدست آمده بود رسل گشته به نظر مبارک خواهد گذشت۔ کلو کرکه همراه غلام آمده سخت آرزومند دولت قدمبوس است بعرض عبودیت مفتخر است زیاده حد ادب۔

۴۳

بجناب فیض مآب قبله کونین حضرت پیرو مرشد برحق ادام الله ظلاله العالی علی المفارق جمیع الموالی کمترین بندگان علی اصغر بعد عرض تمنای ملازمت می رساند که باامید حصول شرف ملازمت بندگان آنجناب روز را بشب می آرند امروز که روز سه شنبه و هفدهم شهر حال است نجیب الدوله بهادر کوچیده رفت۔ فردا خبر کوچ حافظ رحمت خان نیز شهرت دارد۔ انشاء الله تعالی البته خواهد شد۔ او سبحانه بفضل خود شرف دولت قدمبوس را نصیب سازد۔ و ازین که ایام ماه آخر شده بیم آن پیدا شده است که احیاناً مانعی پیدا شود و آنجناب موافق قرارداد عازم مراجعت شوند۔ لهذا معروض می دارد که اجازت دعای حزب البحر بطور سبق مرحمت شود که بعض عقدها از سالها افتاده اند، و لبعض الحال پیش آمده۔ تفصیل آن موجب طول عبارت دانسته ننموده است۔

بالفعل سدّ رمق که می رسید از شش ماه بند است ۔ و بتوقع آن قریب پنجاه روپیه قرض گرفته بود ۔ الحال خبر یک ماهه شنیده می شود درین صورت تشویش و خوف چیزها دامن گیر که در شهر بیگانه و باین عنوان این قسم بودنهای سبب خفت است ۔ او سبحانه به یمن عنایت آنجناب آبرو نگهدارد و از تشویش برهاند، و همین امر بیشتر مانع سعادت حضور گشته است ۔ زیاده بجز تمنای قدمبوس چه عرض نماید ۔

مکتوب شیخ محمد مراد بنام حضرت مظہر[2]

[مقامات مظہری میں ان کا ذکر یوں آیا ہے ۔] شیخ محمد مراد از قدمای اصحاب حضرت ایشان اند ۔ طریقه از آنحضرت گرفته تا سی و پنج ۳۵ سال هر روز یکبار در حلقهٔ ذکر حاضر شده اند و به یمن صحبت مبارک بمقامات مصطلحهٔ طریقه رسیده و نسبت بلند حاصل نموده و بجناب فیض مآب خصوصیتی بهم رسانیده که دیگری از اصحاب در آن شریک نیست ۔ معاملات دولت خانه بایشان تعلق داشت ۔ حضرت ایشان می فرمودند که در اصحاب ما در رفعت نسبت کسی بایشان مساوات ندارد، کمالات که در ذات ایشان جمع است بسبب پیشهٔ تجارت طالبی بایشان رجوع نمی کند زیرا که شیخ را علم و عقل سلیم و کشف صریح با وجدان صحیح و شرف نسب و تحمل ظاهر و دولت فقر و قناعت در کار است "

شیخ محمد مراد مقامات مظہری کی تالیف (۱۲۱۱ھ) کے وقت حیات تھے۔
ان کے نام کلمات طیبات اور محترم عبد الرزاق قریشی کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے مکتوبات موجود ہیں۔

۴۴

عرضی عبودیت فدوی خاک پای محمدؐ مراد بعد از اشتیاق لوازم بجا آورده معروض می دارد۔ عنایت نامہ گرامی بمعہ خیر و عافیت ذات شریف یک تھان سوسی و پارچہ شرلعات (؟) و کتاب حصن حصین بدست محمدؐ رفیع ارسال فرموده بودند خوش وقتی و خرمی ہزاران ہزار حاصل گشت۔
بموجب ارشاد عالی رقعہ شریف بہ شیخ رحمت اللہ جیو صاحب و تھان سوسی اندرون محل رسانیدند، بسیار پسند آمدند، خوش وقت شدند۔ الحال لغایت بست چہارم این ماه مردم اندرون محل بمع توالعان بسیمہ اند با خیر و عافیت ہستند۔ چنانچہ میان پیر علی جیو صاحب بمع توالعان محل خود با خیریت اند و شیخ رحمت اللہ با مردمان محل خود با خیریت اند میان غلام مصطفےٰ جیو صاحب بمع توالعان خود بخیریت اند۔ چنانچہ شیخ حبیب اللہ جیو مرزا جاکسی بطرف فرخ آباد رفتہ اند۔ میان محمدؐ میر جیو صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ میر ہادی جیو قدمبوسی عرض کردند۔ لالہ چھتر مل جیو صاحب بطرف دھولانہ رفتہ اند، قدمبوسی عرض کردند لالہ جیون مل از فرخ نگر نیامده اند، لالہ صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ لالہ شادی رام قدمبوسی عرض کردند۔ چنانچہ اندرون محل ماء الجبن شروع کرده بودند، چیزے حرکت نزلہ کرد، موقوف شده بود۔

الی ال شروع کردہ است والحال طبیعت خوب است۔ خاطر شریف جمع فرمایند واز طرف بندہ بجانب از مجمیع صاحبان حلقہ سلام بندگی و نیاز بخدمت نواب صاحب، ظفر علی صاحب، رحم خان سلام برسد۔

مکتوبات محمد خان (برادر محمد نامدار خان) بنام حضرت مظہر

۴۵ کوہن، کعبہ

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، قبلۂ مشتاقین، حضرت صاحب دام ظلالہ وافضالہٗ

بعد عرض بندگان عالی می رساند کہ ورود کرامت آمود پروانہ سعادت نشانہ موجب سرفرازی کونین و سربلندی نشاتین گشتہ سر افتخار باوج افلاک فائز ساخت از مطالعہ اش دیدہ و دل روشن گردید، گوئی بوتر ابمنزلہ ہادی گردہ بجائے آمد فی الواقعہ پرچہ ارشاد فیض بنیاد گردیدہ عین گواہ شرف ماقدر ہای غلام در متعصری از سعادت قدمی است۔ لاچارہ۔۔۔۔ حالا ارادۂ مصمم داشت از سر قدم ساختہ دریافت سعادت قدمبوس خادمان جناب فیض مآب۔۔۔۔۔ بفضل حق جل وعلا بخانہ اخوان صاحب محمد نامدار خان بعد دوازدہ سال کہ امید فرزند نبود تولد فرزند اتمال مگر دیدہ و ہنوز از شادی رسوم۔۔۔۔ بفراغ نگردیدہ۔ اگر شادی گذاشتہ بحضور می رسد گلہ برادرانہ می گردد۔ لاچار حالا در دل عقیدت منزل قرار دادہ است کہ اگر چندے آن خدائیگان بہ نور قدوم این ضلع را مشرف می دارد تا بعد فراغ رسوم شادی و کرارادہ مصمم بروز غرہ رجب المرجب است تا بزار کار را گذاشتہ بحصول سعادت قدمبوس شرف افتخار خواہد اندوخت۔ خادم بجز ذات بابرکات دیگر ملجائے و ماوائے خویش نمی پندارد، امیدوار از فضل و کرم۔۔۔۔۔۔ دلی فرا یاد ضمیر منیر کہ۔۔۔۔۔۔ آزان است خواہند داشت۔۔۔۔۔۔۔ فلاح دارین این غلام منحصر بتوجہات کریمانہ۔۔۔۔۔۔ الٰہی ظلکم ممدود باد بحرمۃ النون والصاد بخدمت صاحب مرادان خدائیگان ملا قسیم و ملا قاسم خان و جمیع صاحبان حلقہ و تمامی خادمان جناب آداب بندگی فدوی خادمان معتصم الخدمت میر باز خان کورنشہا می رساند۔ محمد ہاشم اخون را کورنش می رساند۔ امید دار شمع الانوار خادم کمینہ محمد کورنش می رساند۔

۴۶

بعد عرض خادمان جناب قدسی جناب، حضرت صاحب مدظلہٗ وافضالہٗ۔

از نزول اخبار تشریف شریف بندگان عالی متعالی خادمان جناب فیض مآب در بلدۂ سنبھل
چندان مبارکی و فرحی روداد کہ قلم دو زبان از تحریر آن عاجز و قاصر۔ خواستہ بودم کہ از سر قدم نمودہ
حصول سعادت سرمدی سازد و خاک قدم پاک را کہ توتیائے دیدہ ...... چشم خود نماید فاما چون
درین روزہا بسبب تعرض امور کہ ذکر آن بموجب قیاس ناقص خود خیلے نامناسب می پنداشت۔ از اخوان
صاحب محمد نامدار خان و اخوان صاحب میر باز خان جو بیان آمدہ، چنانچہ حضرت والدہ ماجدہ فدوی
نیز بہمراہی حاجی میر باز خان قصبۂ سرولی را گذاشتہ، مسکن موضع ہرداسپور
بر عرصۂ پنج کشش کروہے از قصبۂ مذکور واقع است اختیار نمودہ چونکہ اشیائے انسب را از جائے
بجائے بردن این را یک چیزے تو برے می بایست از حصول سعادت دیدار فائض الانوار محرومی
دست داد۔ لاکن دل و جان در قدوم خادمان جناب امیدوار است کمترین خادمان
را ..... بدعائی دلی و توجہ باطنی فرا یاد دل فیض منزل کہ نمونۂ لطف الٰہی است خواہند داشتہ
در ہر دو جہان بجز ذات بابرکات ہیچ ملجائے و ماوائے فدوی نمی پندارد، شرم و آبروئے دو جہان تعلق بہ
نوازش شریف .... الٰہی فیض بخشی و فیض رسانی دائما باد۔ فدوی میر باز خان و مرزا محمد علی بیگ
فدوی قائم خان و امیدوار دیدار قدوم محمد خان کورنشہا می رساند۔

مکتوب غلام حسن بنام حضرت مظہرؒ

[غلام حسن، بھائی تھے محمد احسان احدی کے، جیسا کہ
مقامات مظہری میں مذکور ہے (ص ۸۴) - شیخ
محمد احسان احدی کے دوسرے دو بھائیوں کے نام یہ تھے:-
غلام عسکری خان جو نواب عماد الملک کے متوسل تھے
اور محمدی جن کا ذکر "مکاتیب میرزا مظہر" مرتبہ عبد الرزاق
قریشی (ص ۱۸۴) میں ایک جگہ یوں آیا ہے: " جواب آن

بدست میاں محمدی برادر غلام عسکری خاں فرستادہ ام"
گویا تینوں بھائی مرزا صاحبؒ سے تعلق خاطر رکھتے تھے
محمد احسان احمدی کے ان مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ سے
بھی جو مجموعۂ ہذا میں شامل ہیں یہی ظاہر ہے۔ ان مکتوبات
میں محمد احسان احمدی نے تینوں بھائیوں غلام عسکری،
غلام حسن، اور محمدی کی طرف سے حضرت مظہرؒ کو
سلام لکھا ہے۔

غلام حسن کے حُسنِ اخلاق اور آدمیت کی تعریف
خود حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب بنام غلام عسکری
خاں (مجموعہ مرتبہ محترم خلیق انجم، ص ۲۱۷) میں یوں کی
ہے:

"آپ کے بھائی غلام حسن، احمد اللہ (فرزند قاضی
ثناء اللہ پانی پتی) کے ساتھ جس آدمیت سے پیش
آئے ہیں اسے تحریر کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔
کیوں نہ ہو بزرگ زادے ہیں اور بزرگی حاصل کی ہے"

غلام حسن کا ایک مکتوب حضرت مظہرؒ کے نام، مجموعۂ ہذا میں
شامل ہے جس میں مرہٹوں کے لشکر کے بارے میں لکھا ہے
کہ کروالی کی طرف جو یہاں سے بارہ منزل کی مسافت پر ہے
مرہٹے پھیل گئے ہیں]

۴۷

آداب کورنشات بہزار عجز و نیاز بجا آوردہ بعرض اقدس

۱۰۳

اعلیٰ می رساند - احقر تا تحریر کہ سوم شعبان است مع وابستہ بہمہ وجوہ بعافیت است و آرزوی دریافت دولت سعادت پائبوس آنقدر بحال این خاکسار مستولی است کہ لمحہ قرار و آرام ندارد کہ درین ضلع مع عیال اقامت داشتم ، امید آن بود ہرگاہ عزم کردم بحضور پر نور بسعادت قدمبوسی مشرف خواہم شد - درمیو لاغرہ شہر حال کوچ بندگان عالی بسمت لشکر مرہٹہ مقرر شد - چنانچہ بروز غرہ داخل خیمہ شدند - چند مقام حوالی شہر نمودہ و کوچ بکوچ روانہ خواہد شد - مستمع گشتہ کہ مرہٹہ بطرف کرولے کہ دوازدہ منزل ازین حدود - مسافت دارد منتظر است و معاملت آنجا درپیش دارد - درین صورت باید دید مراجعت کے اتفاق افتد از بعد مسافت سخت مشوش گشتہ خدا داند باز کے حصول سعادت قدمبوسی میسر آید - و بھائی صاحب و قبلہ در لشکر ہستند - ازین جہت عرضی ننوشتہ اند - کورنش معروض باد و جمیع مردم خانہ عرض کورنش و قدمبوسی معروض می دارند و نور چشمی تحسین و حجت اللہ کورنش و بندگی بعرض می رسانند - بجناب اندرون محل عرض کورنش و بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض بندگی قبول باد - عرضی

غلام حسن

مکتوب نعیم اللہ بنام حضرت مظہر

[نعیم اللہ نام کے دو حضرات ہیں کا ذکر حضرت مظہر

کے مکتوبات میں ملتا ہے، ایک تو صاحب معمولات مظہریہ
مولوی نعیم اللہ بہرائچی، ان کا ذکر مقامات مظہری میں
بھی ہے اور کلمات طیبات کے بعض مکتوبات میں بھی۔
اسی نام کے دوسرے شخص "سید نعیم اللہ" ہیں
جن کا ذکر محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات
۱۸، ۴۲، ۱۰۱، ۱۰۸، ۱۰۴ میں ہے۔ مکتوب ۱۸ میں جو مرزا صاحب
نے دہلی سے قاضی صاحب کے نام لکھا ہے، یہ ہے کہ
"سید نعیم اللہ قرآن در تراویح می خوانند و دہ،
دوازدہ کس، ہمہ از یاران حلقہ، در جماعت حاضر
می شوند۔" مکتوب ۴۲ میں قاضی صاحب کو تاکید کی گئی
ہے کہ "میر سید نعیم اللہ" مدرسہ غازی الدین خاں دہلی سے کا احوال دریافت کرکے لکھیں
مکتوب ۱۰۱ میں جو دہلی سے لکھا ہے، یہ ہے کہ "افسوس و
ہزار افسوس! رقعہ از گلاوٹھی رسیدہ کہ سید نعیم اللہ
صاحب مشرف بہ ہلاک، توقع حیات نماندہ۔"
مکتوب ۱۰۴ میں بھی اسی کی طرف بغیر نام کے اشارہ ہے
اس مکتوب کے بعد حضرت مظہر کے کسی اور مکتوب میں
سید نعیم اللہ کا ذکر نہیں۔ وہ انتقال کر گئے ہوں گے
مقامات مظہری میں بھی ان کے بارے میں صراحت ہے کہ
"در حین حیات حضرت ایشان ازیں جہان رحلت
نمودند۔" ذیل میں جن "نعیم اللہ" کا مکتوب دیا جا رہا ہے
وہ غالباً یہی سید نعیم اللہ ہیں، نہ کہ نعیم اللہ بہرائچی۔ اور
چونکہ مکتوب میں نواب ارشاد خاں کو سلام بھی لکھا گیا ہے
اس لیے مکتوب نواب ارشاد خاں کی وفات سے قبل کا ہے۔

۴۸

بجناب فیض مآب حضرت صاحب وقبلۂ دو جہانی و کعبۂ مرادات باودانی مدظلہم العالی از غلام نعیم اللہ بعد از عرض نیاز معروض باد ۔ بورود عنایت نامۂ فیض شمامہ کہ مشتمل بر طلب این احقر و خرید دو حقہ عطا شدہ متعز و مباہی گردید ۔ حضرت سلامت! بتلاش تمام ہمیں دو حقہ بہم رسید و ازین بیشتر موجود نبود ۔ اگر خوش و پسند بندگان عالی باشد فبہا والا بدست آدم بعینہٖ واپس فرمایند و احقر بسبب رعنہ مسہل کہ بموجب تجویز حکیم با اہل خانہ مجبور بود ۔ از سعادت خدمت خدمہ متقصر ماندہ بروز چہار شنبہ ان شاء اللہ تعالیٰ شرف اندوز خدمت فیض موہبت کہ آرزوی قدمبوسی بدرجۂ کمال است خواہد شد ۔ زیادہ حد ادب ۔

بخدمت شریف نواب ارشاد خان صاحب و ارشد خان صاحب سلام قبول باد و بجمیع عتبہ بوسان آنہ محفل فیض منزل سلام نیاز قبول باد ۔ از حضرت محمد میر صاحب و مولوی صالح خان مع اولاد خود قدمبوسی می رسانند و از محمد عوض و غلام رسول و غلام حسین و محمد منیر و حفیظ الدین و نجابت علی و محمد مقیم و منور علی و میاں شجاعت علی و میاں عنایت غوث و میاں پیاول تسلیمات قدمبوس مطالعہ شریف باد ۔ و بی بی رجی (؟) مع صبیہ بندگی می رسانند ۔ از اہل خانۂ غلام بندگی معروض باد ۔

مکتوبات شاہ علی بنام حضرت مظہرؒ

[یہ حضرت مظہرؒ کی اہلیہ کے عزیزوں میں تھے اور وہ انھیں بہت عزیز رکھتی تھیں۔ حضرت مظہرؒ نے اپنے مکتوبات میں ان کا نام کہیں پیر علی، کہیں شاہ علی اور کہیں کہیں مرزا شاہ علی لکھا ہے "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (مکتوب ۱۱۳) شاہ علی کے نام ہے جو یوں شروع ہوتا ہے " حامداً و مصلیاً از فقیر جان جانان، برخوردار مرزا شاہ علی عافاہ الرحمٰن در یابند کہ فقیر تا دہم جمادی الثانی در پانی پت بعافیت است و خط شما رسید و مطالب معلوم گردید۔ بدانید کہ فقیر را با شما شفقتی کہ بود تغیر نیافتہ"۔ اسی مجموعے کے مکتوب ۵۳ میں ہے کہ " در مقدمہ اصلاح فیما بین مردم محل و میاں پیر علی تحریر نمودن بے فائدہ است کہ ایشاں ہر دو مغلوب طبیعت و مزاج خود ند۔ حرف کسے در ایشاں تاثیر ندارد"۔ مکتوب ۵۸ میں ہے کہ " امروز پیر علی از بدسلوکیہائے مادر خود ترک معاملات کردہ جدا شد، قلیلے برائے مصارف او بر ذمہ فقیر افتاد"۔ مکتوب ۷۰ میں ہے کہ " و حرکتے کہ پیر علی کردہ، یعنی نکاح دویم، شنیدہ باشند۔ چگویم چہ قدر ذلت و اذیت عاید شدہ"۔ ایک اور مکتوب میں شاہ علی کی طرف سے یوں بے اطمینانی

ظاہر کی ہے " ازخط برخوردار مولوی احمد اللہ معلوم شدہ بود کہ پیر علی در اصلاح می کوشد۔ برحرکات او اعتماد نیست خدا ازو دور دارد۔ آنچہ در دل بود شما را آگاہ کردم۔ شما ہم بفہمید کہ معقول است یا نہ " (مکتوب ۱۱۶)۔
کلمات طیبات کے بعض مکتوبات سے بھی شاہ علی اور حضرت مظہرؒ سے انکے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے نیز ایک مکتوب حضرت مظہرؒ کا شاہ علی کے نام بھی ہے۔ مکتوب ۳۱ میں شاہ علی کی گھریلو پریشانی کا ذکر ہے کہ دو بیویوں اور تین بچوں کے باوجود گھر میں ایک بھی نوکر نہیں۔ مکتوب ۷۵ میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کی قسمت میں دنیا نہیں ہے حالانکہ لاکھو ہاتھ پیر مارتا ہے۔ مکتوب ۷۸ میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کے مشورے سے جو مناسب ہو کرنا کیونکہ وہ ان کا (اہلیہ حضرت مظہر کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے اور ان کا مزاج داں بھی ہے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ پیر علی شور سودا سے موروثی رکھتا ہے اس کا خیال رکھنا ضروری ہے ..... دعا کرو ان سودائیوں کا مزاج ٹھیک ہو جائے (دیکھئے "مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط" مرتبہ خلیق انجم ص ۱۳، ۱۹۸، ۲۰۲)
ذیل میں شاہ علی کے تین مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ (۴۹، ۵۰، ۵۱) درج کیے جا رہے ہیں۔ ان میں آخری دو (۵۰، ۵۱) میں شاہ علی کے نام کی صراحت موجود ہے۔ پہلے مکتوب (۴۹) میں مکتوب نگار نے اپنے نام کی صراحت نہیں کی ہے مگر قیاساً یہ بھی شاہ علی ہی کا معلوم ہوتا ہے۔

۴۹

بعز عرض حضرت صاحب و قبلہ مدظلہٗ سر نیاز بعتبۂ ارادت پناہ
بسجدۂ عقیدت ذات رسوخیت بجا آوردہ ملتمس می سازد
کہ بفضل الٰہی و یمن توجہات عالی احوال این حوالی مقرون شکر ایزد
متعالی است و از کار تمنای آرزوی پابوس مع استدعای صحت مزاج وہاج
ورد اوقات دارد و داستان بے پایان آرزو مندی را مختصر ساختہ
نوک کلک عرض بمدعا مے آرد کہ سابق عرائض مندرج کوائف صحت بیتون
چوبدار مرسول داشتہ بمنظر اقدس گذشتہ باشد و مزاج مبارکہ اندرون
بخوبی اصلاح یافتہ و تداوی علاج موقوف شدہ۔ و بعض عرائض مثل
غلام مرتضیٰ خان وغیرہ از لفافہ ہای فرو ماندہ بودند الحال ملفوف
ارسال داشتہ۔ دیگر بہمہ وجوہ خیریت است خاطر عاطر جمع باد۔
و بموجب ارقام عالی انشاء اللہ تعالیٰ امید قویست کہ بست و پنجم
این ماہ یا غرۂ ماہ آیندہ کہ رجب است تشریف بیت سرفرازی
فرمای مہجوران این مکان خواہد شد۔

۵۰

حضرت قبلہ و کعبہ پیر و مرشد جہان مدظلہ العالی از غلام خانہ پرو
شاہ علی بعد عرض ادای نیاز و بندگی و عبودیت معروض می دارد۔
بفضل الٰہی و توجہات حضرت قبلہ پشت پناہی جناب حضرت والدہ مخدوم
مدظلہا مجوز طلب مردم خانۂ غلام شدہ اند۔ چنانچہ امروز زیور

عنایت فرموده اند و غلام را رخصت ساخته اند که زود تر بهمین زور در محل آرد، بنابر عرض معروض داشته هرچه ارشاد شود بعمل آرد - زیاده حد ادب -

۱۵

بعز عرض عالی متعالی مدظله العالی - غلام فقیر شاه علی بعد ادای تسلیمات و کورنشات می رساند که بهمه وجوه تحصیل عافیت این جای است و همواره مستدعی حالات آنجا را خواهان و بدل نیاز می خواهد بنوازش پرسش حال غلام متضمن خط اندرون برقم دعا مفتخر گشت، او سبحانه تعالی آن ذات پرسندهٔ حالات مارا برمفارق مایان سلامت باکرامت دارد و از دولت پای بوس عالی ممتاز می نموده باشد - و فرمایش را معروض ساختن در بندگی خیلے بے ادبی است لیکن بطریق اظهار ضرورت بندگان را گذارش ضروریست چنانچه سابق در مقدمهٔ کیس ها معروض داشته بنظر گذشته باشد - آنرا امید دارد که همراه رکاب خواهند آورد لیکن سواء آن موازی دو آثار بیره قسم اول خالصاً جهت غلام بے مشارکت غیر از دوکان بسنبل تیار فرموده نیز همراه آرند، عین غلام پروریست - و مکرر عرائض معروض داشته اغلب است که پس وپیش بملاحظهٔ اقدس آمده باشد - زیاده حد ادب -

مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ بنام حضرت مظہرؒ

۵۲

بجز عرض بندگان عالی متعالی ۔ مردم اندرون محل بعد اداے بندگی و نیاز می رساند بفضل الٰہی و توجہ عالی حصول خیریت اینجانبست و پیوستہ سلامتی و صحت ذات فائض البرکات مستدعی می باشد نوازشنامجات سہ کرت سرافرازی یافتہ ۔ چون بنوید قدوم قدس لزوم قطع مراسلات و ہنگام مسرت ملازمت سعادت آیات متصوراست و بجز از عرض بندگی گذارشے ندارد۔ بنا بر لفظ بندگی و دعا بخدمت متضمن عرلیفہ شیخ صاحب التماس می سازد و بران تکرار اکتفا می نماید و از عنایا تیکہ این مرتبہ در حق خود از جناب عالی نوازش می یابد سجدات شکر توجہات بجا می آرد۔ باقی ہمہ وجوہ بخیریت است و استعمال ماء الجبن تا امروز کہ ہفدہم این ماہ باشد، جاری است، و اثناء آن سہ مسہل تحمل آمدہ بنابر عرض معروض داشتہ ۔ زیادہ حد ادب ۔

مکتوبات محمد حسن خان خانزادہ بنام حضرت مظہرؒ

[محمد حسن خان خانزادہ کے دو مکتوبات حضرت مظہرؒ

کے نام ہیں جن میں مکتوب نگار خود کو محمد حسن خانہ زاد لکھتا ہے مگر وہ محمد حسن خانزادہ ہوگا کیونکہ حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب میں انھیں خانزادہ ہی لکھا ہے۔

محمد حسن خانزادہ کے پہلے مکتوب (مکتوب ۵۳ مجموعۂ ہذا) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے متعلق حضرت مظہرؒ کو جو لکھا گیا ہے وہ خود حضرت کے ایک سفارشی مکتوب بنام محمد حسن خان خانزادہ کے جواب میں ہے۔ اور اس سفارشی مکتوب کے بارے میں خود حضرت مظہرؒ نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو یوں اطلاع دی ہے: "فقیر موافق نوشتۂ شما کہ سابق رسیدہ بود، بہ محمد حسن خان خانزادہ کہ از یارانِ حلقہ و مرد طالب علم و صالح است نوشتہ بودم کہ اگر از مردم پانی پت کسے در لشکر نواب نجیب الدولہ اظہار شکایت مولوی صاحب نماید، باید کہ او را دخل ندہند و حرفِ او نشنوند و ازین معنی نواب را نیز آگاہ سازند۔"

اب وہ جواب دیکھیے جو محمد حسن خان خانزادہ نے (مکتوب ۵۴ مجموعۂ ہذا) لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں: "چون در مقدمۂ قاضی ~~صاحب~~ ثناء اللہ ارشاد گفتہ اند، بآن ہنوز حاسدان رخنہ نیافتہ اند۔" اس مکتوب کا زمانۂ تحریر غالباً ۱۱۷۸ھ ہے کیونکہ اس قضیے کا ذکر قاضی صاحب کے ایک مکتوب میں بھی ہے جس سے زمانۂ تحریر ۱۱۷۸ھ ظاہر ہوتا ہے۔

"مناقب مرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی میں

بھی حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب "محمد حسن خان جیو" کے
نام ہے اور اس میں قاضی صاحب کی سفارش کی گئی ہے
بلکہ جو مکتوب ذیل میں دیا جا رہا ہے وہ حضرت مظہرؒ
کے اسی مکتوب (مکتوب ع۱۲۶ صفحہ ۲۱۱ مکاتیب
میرزا مظہرؒ) کے جواب میں ہوگا۔ حضرت مظہرؒ لکھتے
ہیں "باعث تحریر آنست کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اگر
در لشکر نواب بیایند در ہر کاری کہ فرمایند امتثال
امر ایشان را سعادت دانستہ سعی واجب دانند کہ
آنچہ ایشان خواہند گفت حق خواہد بود بے شبہ، اگرچہ
بظاہر مخالف رای دیگران باشد" نیز اسی مجموعۂ مکتوبات
میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (ع۱۲۵، ص ۲۰۹)
"مولوی نعمت صاحب و خان برخوردار محمد حسن خان جیو"
کے نام ہے۔ اور اس میں حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک
اخلاص مند چودھری ایزد بخش چودھری پانی پت
کی سفارش کی ہے]

۵۳

محب خاص خاندان نبوی علیہ السلام، مربی اقطاب مرادات
الوری حضرت دستگیر جیو انار اللہ برہانہ، علم الہدیٰ مالک
ازمۃ السلکاد کشف الدجیٰ امیدگاہ بیکسان ہموارہ سایۂ
لطف و مرحمت بر سرِ مریدان تابان باشد۔ از یعقوب تراب الاقدام
آنجناب عالی مکان مقصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد بعد از تحفۂ تحیات

و آداب مستمندانہ کہ شیوۂ فدویان است چون درین ولا در سعید زمانہ خط شریف وررود یافتہ الحمد للہ والمنۃ للہ از باعث نوازش نامہ مشک جنت النعیم یافتہ و نافۂ مختومہ یافتہ چنانچہ گفتہ اند ؎

نسیمے کز دیار شاہ آید ۔۔۔ مسیحا بر سرِ بیمار آید

چون در مقدمۂ قاضی ثناء اللہ ارشاد گفتہ اند بآن ہنوز حاسدان رخنہ نیافتہ اند۔ امید کہ از توجہ آن عالی شان جاہ و جلال رخنہ درہ.... نخواہد یافت فی الحال سہ نفر از پانی پت آمدہ اند۔ چیزے از ذہن صادر نشدہ است۔ واین فقیر مولوی صدر صدور فتح خان را ہم آگاہانیدہ است کہ ایشان را امداد سازند۔ انشاء اللہ تعالےٰ رخنہ نخواہد یافت۔ خاطر شریف جمع دارند۔ زیادہ سلام۔

از فتح خان میاں صاحب جیو بندگی رسد۔

بخدمت اخوندزادہ محمد نسیم و اخون امان اللہ جیو سلام بصد شوق برسد۔ از حاجی احمد نیز بندگی برسد۔

۵۴

ہو الغنی

ہادی رہنما کشف الدجیٰ عصیان کہ زنگ بر آئینۂ دل بیشتر نشیند ؎

(۱)

ہر گنہ زنگ است بر آئینۂ دل ۔۔۔ دل شود زین زنگہا خوار و خجل

چون صیقل مرلی بر دل بہند آیہ از دریتیم بیشتر گردد۔ از جانب تراب الاقدام مقصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد، بعد از تحفہ.... وکورنشات ...... کہ شیوۂ فدویانست مشہود رای مہر انجلای

۱؎ کذا فی الاصل۔ قافیے کی رعایت سے "شاہ" کی جگہ "یار" ہوگا۔

انور و منور باد از یعقوب مستوجب حمد و سپاس من و صحت و سلامتی
آن ذات فائض البرکات ہمیشہ از درگاہ لم یزل و لا یزال خواہان و جویایم
او سبحانہ و تقدس و تعالے آن مربی رہنما کونین را مدام بر سر مریدان قایان
باشند۔ چون مفاوضۂ شریف و مکاتبۂ عجیب در سعید زمانہ تجلی
نمود خرمی صوری و معنوی حاصل آمد الحمدللہ والمنۃ للہ کہ نوازش نامۂ
آن عالی جناب قرۃ العین آمد چون آنچہ در باب عمرخان و سیف اللہ تحریر ساختہ
بودند مفصل ظاہر آمد...... این بندہ بقدر کوشش و سعی علی محمد خان را
گفتہ بودم و در لشکر تحفص نمودم و علی محمد مذکور گفت کہ اغلب بطرف
چاندپور رفتہ بود و بعض می گویند کہ عمرخان بگریختہ انشاء اللہ تعالے
بعد از اندک مدت...... چاندپور..... رفتہ است و الآنہ درین
باب لاچارگی است۔

مکرر آنکہ آنصاحب کہ تحریر ساختہ کہ روہیلہ ہا مردمانرا ایذا
رسانند؛ این ہمہ رویداد پیش نواب صاحب عرض نمود و نواب صاحب
مذکور فرمان بطرف شیخ قاسم بطریقۂ قدغن نوشتہ است کہ خود بروید
در خدمت میاں صاحب قیام نمائید۔ از نواب صاحب تسلیمات و سلام
بصد شوق قبول باد۔

مکتوب رحیم خان خانزادہ (؟) بنام حضرت مظہرؒ

[ذیل میں مکتوب درج کیا جا رہا ہے وہ یا تو محمد حسن خان
خانزادہ کا ہو سکتا ہے یا رحیم خان خانزادہ کا۔
کیونکہ حضرت مظہرؒ نے، قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی

اس درخواست پر کہ اگر چہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقائی افضل الدولہ رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد مرحمت گردد (مکتوب ۱۲ مجموعۂ ہذا) جواباً قاضی صاحب کو اپنے ایک مکتوب (مکتوب ۱۷ مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) میں انہی دو حضرات، محمد حسن خان خانزادہ اور رحیم خان خانزادہ کو سفارشی خطوط لکھنے کی اطلاع دی ہے۔ محمد حسن خان کے دو مکتوبات اسی مجموعے میں شامل ہیں اور پیشتر آچکے ہیں۔ ان کا اسلوب اس مکتوب سے جدا ہے جو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ اس لیے قیاساً یہ رحیم خان خانزادہ ہی کا مکتوب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مکتوب ۱۵ (مجموعۂ ہذا) میں حضرت مظہرؒ کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ "نوازش نامۂ عالی بدست میاں محمود مع شقۂ خاص بنام رحم خان خانزادہ شرف ورود"۔ وہ یہی رحیم خان ہوں گے اور مکتوب ذیل انھوں نے حضرت مظہرؒ کے اسی مذکورہ بالا شقۂ خاص کے جواب میں ارسال کیا ہوگا۔ حضرت مظہرؒ ثناء اللہ کو س سے سناء اللہ لکھا کرتے تھے۔ مکتوب ذیل میں بھی حضرت مظہرؒ کی تقلید میں "سناء اللہ" ہی لکھا گیا ہے]

۵۵

صاحب و قبلہ خداوند خدائیگان دام ظلہٗ۔ بعد عرض نیاز کہ

شیوهٔ کمترین عبودیت کیشان است، معروض رائے خورشید ضیائے می دارند کہ احوال بندہ تا زمان تحریر عریضہ نیاز کہ بست و ششم شہر شعبان المعظم است بتوجہ و تفضل آنجناب فیض مآب مستلزم ہزاران شکر است و ہموارہ خاطر عقیدت کیشان منتظر ورود مفاوضات مسرت آیات می باشد۔ رجاء کہ ہمیشہ تا حصول شرف سعادت آستان بوسی بارسال عنایت نامہ جات مفتخر فرمودہ باشند و یقین کہ بدعای خیر از گوشۂ خاطر فراموش نفرمایند کہ بتصدق دم عیسوی آنجناب ابقاے حیات خود میدانم۔

بابت مقدمۂ مولوی ثناء اللہ صاحب کہ ارشاد شدہ بود بالفعل رایات عالیات جناب نواب صاحب و قبلہ رونق افزاے سمت روہتک است۔ اگر احیاناً بہ آن طرف متوجہ شوند، ہرگونہ مرضی مولوی صاحب باشد۔ انشاء اللہ تعالیٰ در سرانجام کار ایشان بدل و جان خواہد کوشید۔ در باب رفاقت عزیزیکہ در پرگنہ پانی پت استقامت دارد[1] ارشاد شدہ بود، یک بار ایشان پیش این حقیر تشریف آوردہ بودند۔ می خواستم کہ پروانۂ نواب صاحب بنام سہاکر سہ (کذا) عامل پرگنہ مزبور مشتمل بر مسترد کنانیدن محصول ایشان از زمینداران نوشتہ می دہانیدم۔ مرتبۂ دیگر ہرگز پیش حقیر تشریف نیاوردند۔ و از یوسف خان بعد عرض بندگی معروض آنکہ این حقیر شروع تلاوت قرآن مجید نمودہ، رجاء کہ دعاے بدستخط خاص نوشتہ عنایت فرمایند کہ بہ برکت آن حفظ و فہم زیادہ شود۔

---

[1] "عزیزے کہ در پانی پت استقامت دارد" سے مراد شمشن خان ہیں، جیسا کہ خود حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۶ (مجموعۂ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور مکتوب قاضی صاحب بنام حضرت مظہرؒ (مجموعۂ ہذا) سے ظاہر ہوتا ہے۔

[ان کے دو مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) اس مجموعے میں شامل ہیں، ایک مکتوب میں اپنے حق میں دعائے خیر کی درخواست کی گئی ہے، دوسرے مکتوب میں حضرت مظہرؒ سے رخصت ہو کر بمقام شعبان کو نواب صاحب کے لشکر میں پہنچنے اور ملاقات کرنے کی اطلاع دی گئی ہے۔

یہ عبدالعزیز خان غالباً وہی ہیں جن کو حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی) میں عزیز خان روہیلہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں: " امروز میاں محمد احسان صاحب کہ بیمار از مقام کوٹ بوندی آمدہ بودند، بناچاری برائے تدبیر معاش با دو کس از یاران طریقہ حافظ محبوب علی و عزیز خان روہیلہ روانۂ لشکر ملا رحیم داد شدہ اند" (مکاتیب مرزا مظہرؒ مرتبہ عبدالرزاق قریشی ص ۹۹)]

۵۶

خداوند خدایگان فیض زمان مرزا صاحب جان جانان جیو مدظلہ

از بینصوب نیازمند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی معروض رای فیض پیرائے میگرداند احوال اینجا بفضل الٰہی مستوجب شکر

وصحت وتندرستی ذات والا صفات شب وروز خواہان وجویان۔
سابق ازین بندگی در خط ملان عمر معروض داشته بود واضح رائے مہرانجلائے گردیده باشد لہٰذا معروض می دارد که این نیاز مند قدم والا گرفته است ۔ توقع از ذات شریف این است شب وروز نظر غور وپرداخت داشته دعاء خیر در حق نیاز مند می فرموده باشند که از تفضلاتِ عالی چیزے مشکل صورت نه بندد و جمعیت نیاز مند گردد تا خدمت آن خداوند که در دل دارد نماید و بفضل عالی کامیاب گردد ۔ زیاده ۔

۵۷

خداوند خدایگان فیض بخش فیض رسان مرزا صاحب سلامت

ازین صوب نیاز مند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی واضح رائی شریف می گرداند الحمدللہ والمنة که احوال این جانب بفضل قادرِ ذوالجلال مستوجب شکر وصحت وتندرستی ذات والا صفات از درگاه قادر برحق شب وروز مطلوب ۔ از خدمت فیض موہبت رخصت شده ، بخیریت تمام در لشکر ظفر اثر بتاریخ ہفتم شعبان بروز پنج شنبه رسیده شرفِ ملازمتِ نواب صاحب حاصل کرده ، چنانچه نواب صاحب بسیار مہربانی فرمودند بناءً اطلاع بقلم آمد۔

وحالا این نیاز مند دامن دولت گرفته توقع از ذات شریف آنست که نیاز مند را از مریدان خود دانسته شب وروز در دعاء خیر وترقیات در حال بنده از درگاه قادر بےچون می خواسته باشند که بمطابق آن مقصود نیاز مند حاصل شود ویقین که با شرف ملازمت از

عنایت نامہ جات یاد و شادی کردہ باشند کہ تسلی از بہر دل توانند
شد۔ زیادہ۔

مکتوب محمد کلیم بنام حضرت مظہرؒ

[حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں محمد کلیم بنگالی کا ذکر آتا ہے۔ صاحب معمولات مظہریہ نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور ان کے نام حضرت مظہرؒ کے اس مکتوب سے اقتباس بھی نقل کیا ہے جو کلمات طیبات میں مکتوب پنجاہ وسوم کے عنوان سے درج ہے۔ مگر مقامات مظہری میں ان کا نام مولوی کلیم اللہ بنگالی" درج ہے اور ان کے بارے میں یہ ہے کہ " از خلفای جلیل القدر حضرت ایشان اند طریقہ از خدمت مبارک گرفتہ سالہا فیوض باطنی حاصل نمودند و بہ نسبت کمالات رسیدہ و اجازت یافتہ بوطن خود رفتند"۔ مقامات مظہری میں ان کے حالات میں قاضی مرشد آباد کی ضیافت میں شرکت کا ذکر بھی ہے جس سے ان کے قیام مرشد آباد کا پتا چلتا ہے۔ کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا جو مکتوب ان کے نام ہے (مکتوب ۵۳)؎ اس میں حضرت میر مسلمان کے سفر حج کی اطلاع کے ساتھ یہ ہے کہ اگر وہ اس علاقے (بنگال) سے گزریں تو ملاقات کریں، اور نواب قاسم علی خاں کو بھی یہ خط پڑھوا دیں جس سے ظاہر ہے کہ محمد کلیم نواب قاسم

علی خان سے بلا واسطہ رسم ملاقات رکھتے ہوں گے ۔ محترم
خلیق انجم نے بھی محمد کلیم اور کلیم اللہ کو ایک ہی شخصیت کے
دو نام خیال کر کے مکتوب کے عنوان میں محمد کلیم اور حاشیے
میں مقامات کے حوالے سے کلیم اللہ لکھا ہے ۔ اور یہی
درست ہے ۔ حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کا دوسرا مجموعہ
"مکاتیب مرزا مظہر" ہے جسے محترم عبدالرزاق قریشی
نے مرتب کیا ہے اور اس میں بھی کئی مکتوبات میں مولوی
محمد کلیم کا ذکر ہے ایک مکتوب میں صرف مولوی کلیم صاحب
اور ایک اور میں مولوی کلیم اللہ بھی ہے ۔ یہ سب مکتوبات
اس وقت کے لکھے ہوئے ہیں جب کہ حضرت مظہرؒ حلقۂ
دہلی سے باہر تھے حضرت نے دہلی کے دوسرے یاران
کے ساتھ مولوی محمد کلیم کو بھی یاد کیا ہے ۔ یعنی یہ
مکتوبات اُس وقت کے ہیں جب مولوی محمد کلیم دہلی
میں حضرت مظہرؒ سے اکتساب فیض کے لیے مقیم تھے
جبکہ کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا وہ مکتوب جو
میر سلمان کے سفر حج کے سلسلے میں مولوی محمد کلیم کو
لکھا گیا ہے اس وقت کا ہے جب کہ مولوی محمد کلیم اجازت
ارشاد کے بعد دہلی سے اپنے وطن واپس جا چکے تھے ۔
ذیل میں محمد کلیم کا جو مکتوب درج کیا جا رہا ہے اس میں
میر مبین کے حوالے سے ایک بات کہی گئی ہے یعنی یہ مکتوب ان کی وفات
سے قبل کا ہے اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ
کے مکتوب نمبر ۸۹ (جو ملا رحیم داد کے جاٹوں سے شکست کھانے کے ذکر کی
بنا پر ۲۷ ذی قعدہ ۱۱۸۹ھ کا ہوگا) میر مبین کا ذکر یوں آتا ہے

"وسانحۂ میر محمد معین خان صاحب مرحوم مسموع شدہ
باشد کہ بیش ازین نوشتہ ام۔"]

۵۸

قبلۂ دو جہان، کعبۂ جان وایمان خدایگان مدظلکم علینا الرحمٰن
از کمترین محمد کلیم بعد قدمبوس لانہایۃ عرض آنکہ احوال احقر
موجب تشکر است خیریت بندگان جناب مطلوب دارد عنایت نامہ کہ اصدار
یافتہ بود زبانی اطلاع یافتہ مفتخر گردید و باحقر نرسید، این احقر
ارادۂ مصمم دارد۔ انشاء اللہ بقدمبوس مشرف گردد۔ و زبانی ن
میر مبین صاحب و قبلہ افتخار رفت کہ این ضلع بقدوم بندگان رشک جنا
خواہد گردید۔ توقع قوی است کہ درانجا اگر ممکن شود بسعادت قدمبوسی
برسد۔ ظل فیض رسانی ممدود باد برب العباد۔ زیادہ چہ عرض
دارد بخدمات اعزہ ہمراہ رکاب، سلام نیاز برسد۔

مکتوبات فتح خان بنام حضرت مظہرؒ

۵۹

خداوند خدایگان فیاض زمان پیر و مرشد صاحب مرزا جان جانان
جیو مدظلہٗ ازین صوب فدوی فتح خان بعد از ادای آداب تسلیمات
کہ شیوۂ فدویان است معروض می دارد، الحمد للہ والمنۃ کہ احوال عاجز
است و صحت تندرستی ذات والاصفات شب و روز قرین حال۔ از خدمت

فیض موہبت رخصت شدہ بخیریت در لشکر رسیدہ و توقع از ذات عالی آنست کہ شب و روز از دعاء خیر یادمی فرمودہ باشند کہ بمطابق آن کامیاب گردد و ہموارہ از عنایت نامہ عالی سرفرازی فرمودہ باشند کہ باعث پرورش است زیادہ چہ عرض نماید۔ بجمیع صاحبان و برادرا سلام دعاء برسد۔

مکرر آنکہ شاہنشاہ درانی در دوآبہ قیام ورزیدہ و معاملت مکانات می شود۔ ہماں وقت باین سمت تشریف می آرند۔ .....

۶۰

بخش؟ نیاض

خداوند خدایگان فیض / زمان پیر و مرشد مرزا جان جانان جیو مدظلہ' از بیضوب کمترین عقیدت گزیں فتح خان بعد از آداب تسلیمات کہ شیوۂ عقیدت مندان است معروض رائے فیض پیرائے می گرداند۔ الحمداللہ کہ احوال ما بخیر است و صحت و تندرستی ذات فائض البرکات از درگاہ مجیب الدعوات شب و روز مطلوب۔ درین ولا قاضی ثناءاللہ جیو از پانی پت در لشکر آمدہ چنانچہ این ندوی ہرروزہ بایشان ملاقات می نماید۔ بنابر اطلاع معروض داشتہ شد و خبر شاہ از زبانی ملاں عمر و لعل خان واضح رای عالی خواہد شد[۱]۔

بخدمت جمیع برادران و یاران خورد و کلاں سلام دعاء برسد۔

---

[۱] میر محمد مبین نے جو ۱۱۸۵ھ میں خلیفہ ہوئے تھے، ایک مکتوب میں ملا عمر کا ذکر کیا ہے کہ وہ مولوی عبدالرزاق صاحب کے مرید ہیں اور ان پر بھی میں نے توجہ دی ہے۔ اور شاہ سے مراد شاہ درانی ہے۔

۱۲۳

۶۱

خداوند خدا یگان فیض بخش فیض رسان پیر و مرشد جیو مد ظلہٗ

از بیضو یہ کمترین عقیدت گزین فتح خاں[1] آداب تسلیمات کہ شیوۂ عقیدت مندان است معروض رائے فیض پیرائے میگرداند الحمد للہ کہ احوال ما بخیریت است و صحت و سلامتی ذات والا صفات از درگاہ قادر برحق شب و روز مطلوب۔ از جناب فیض مآب رخصت شدہ بخیریت تمام در لشکر رسیدہ و خط کہ بہ قاضی پانی پت مرحمت شدہ بود این عقیدت گزین بآں سمت نرفتہ و از راہ باز چون در لشکر رسیدہ می خواست کہ ازیں جا رفتہ خط برسا ند لیکن بہ سبب آنخورد ارادۂ آں طرف بعمل نیامدہ و بطرف بریلی روانہ شدم۔ ازین سبب خط آں خداوند نعمت را بدست آدم دیگر پیش قاضی فرستادہ ام خواہد رسانید۔

و بہ ملاں حسن خاں کہ عنایت نامہ بود بمشار الیہ رسانیدہ و مردمان قصبۂ پانی پت کہ از قاضی آنجا نارضا ہستند پیش نواب صاحب این خبر رسیدہ و بعد کسے نیامدہ۔ و ملا حسن خاں گفتہ است کہ ما دو بیجا در لشکر حاضر ہستیم کہ ہرگاہ کہ از قصبۂ مذکور نالشی پیش نواب صاحب می آید ہر قدر مقدور ما ست، در سعی قصور نخواہیم کرد خاطر شریف جمع دارند و توقع کہ ہرگاہ نماز ادا فرمایند در حق غلام نظر توجہ بدارند و ہموارہ تا شرف ملازمت از عنایت نامہ سرفراز می کردہ باشند۔ زیادہ حد ادب۔ بخدمت جمیع یاران حاضر الوقت ~~ازجہت~~ از فتح خاں سلام دعا برسد۔ بخدمت ملاں محمد نسیم سلام نیاز رساند۔

---

[1] محمد حسن خان خانزادہ۔ اِن کے مکتوبات پیش تر آ چکے ہیں۔ حضرت مظہرؒ نے فتح خاں کو بھی قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مقابلے میں سفارش کے لیے کہا ہوگا۔ اور ممکن ہے کہ یہ فتح خاں خانساماں ہوں جو روہیلہ سرداروں میں سے تھے۔

مکتوب والدہ عبدالرحیم بنام حضرت مظہرؒ

[ملا عبدالرحیم کا ذکر مجموعہ ہذا کے مکتوب ۳۸ میں آتا ہے۔ یہ مکتوب پیر معین نے حضرت مظہرؒ کے نام لکھا ہے وہ لکھتے ہیں: "وحیدیان کر یکے ملا عبدالرحیم نام یک توجہ در آنولہ یافتہ ..." بہرکیف یہ متعین کرنا مشکل ہے کہ شاہ جیو" اور "عبدالرحیم" جن کا ذکر مکتوب ذیل میں ہے کون تھے]

۶۲

ہوالمعز

بجناب کرامت مآب قبلۂ حاجات صوری و معنوی مدظلہ العالی۔

بر ذات عالی صفات مبرہن و ہویدا است کہ این ضعیفہ تنہا نیست۔ پنج چہار کس اطفال دارد و شاہ جیو کہ شیوۂ عزلت اختیار کردہ اند اگر (چہ) رزاق مطلق حق است لیکن اسباب ظاہر دنیا شرط است۔ خالق جل شانہ ذات حضرت را برائے ما مردم دستگیر کونین خلق فرمودہ لہذا لاچار محض شدہ، متصدع اوقات شریف است کہ دستگیری بظاہر ایںقدر باید فرمود، تا بہ اطفال نان و پہیتی[1] بہم رسد۔ یا شاہ جیو را تلقین باید فرمود کہ درین امر لابدی و ناگزیر حرکت نمایند۔ زیادہ بیدگی و حدِ ادب۔

عرضی

والدۂ عبدالرحیم

---

[1] پہیتی پشتو کا لفظ ہے، یعنی پتلی دال۔

مکتوب حمزه خان بنام حضرت مظہرؒ

۶۳

مرشد کامل، ہادی آگاه دل، کعبۂ دین و دنیا سلامت

از بنده غلامان فدوی حمزه خان بعد از سلام بندگی و غلامی بجا آورده بضمیر منیر عالی می گردد که مجاری این حدود بحمد شکر است و صحت و تندرستی آن ذات شریف دم بدم نیکو مطلوب۔ ثانیاً آنکه عطوفت نامه عظامی در باب طلب اسپ که صادر شده بود شرف ورود یافت۔ صاحب من بموجب ارشاد اسپ مذکور مصحوب میر اسمعیل و نثار علی خان بخدمت مرسول داشته، یقین که بخدمت خواهد رسید۔ سابق زبانی بعضے معلوم شده که آنصاحب داعیۂ فروختن اسپ می دارند۔ درین باعث فدوی در دل فهمد که بجائے دیگر رفتن اسپ خوب نیست، اگر خواه مخواه آنصاحب (را) ارادۂ فروختن است، اگر نزد ما خواهد ماند، از همه بهتر، و اگر مرضیٔ آنصاحب داشتن اسپ نزد خود شد، این از همه خوب شد که درین کار بمانند و بنده بهر عنوان وابستۂ آنجناب است .... زیاده عرض بندگی۔

مکرر آنکه بخدمت میر صاحب جیو و میر ابو العوالی جیو از طرف حاجی میر محمد خان و سیدهان (کذا) و علی خان و حمزه خان محمد افضل خان، محمد یار خان، عزیز الله خان و رحم خان و لال محمد و مروس دوه (کذا) سلام بندگی قبول فرمایند۔

مکتوب غلام نبی بنام حضرت مظہرؒ

["مکاتیب مرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی کے کئی مکتوبات میں حضرت مظہرؒ نے غلام نبی کا ذکر کیا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی پت کے رہنے والے اور حضرت مظہرؒ کے ایک واقف "حمایت اللہ خان جیو" کے بڑے صاحبزادے تھے۔ اور حضرت مظہر کے مرید بھی تھے کیونکہ ان کو "یاران طریقہ" میں سے ایک عزیز" لکھ کر خود حضرت مظہر نے متعارف کرایا ہے (مکتوب ۵ مجموعہ محترم عبدالرزاق قریشی)۔ غلام نبی نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے صاحبزادے دلیل اللہ کو فن تیر اندازی سکھایا تھا (مکتوب ۱۱۸ مجموعہ قریشی) جس زمانے میں حضرت مظہرؒ نے سفر حج کا ارادہ کیا تھا، غلام نبی عظیم آباد کا قصد رکھتے تھے (۱۱۸۸ھ) اور غلام نبی کا جو مکتوب ذیل میں درج کیا جا رہا ہے وہ اسی زمانے کا ہے۔ اگر غلام نبی یا تو عظیم آباد گئے ہی نہیں یا پھر جلد واپس آگئے تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ نے ایک مکتوب (مکتوب ۱۴۲ مجموعہ قریشی) بنام قاضی احمد اللہ میں، جو صفر ۱۱۹۰ھ کا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مظہرؒ نے میاں غلام نبی کو بھی سلام لکھا ہے۔

اب ذیل میں محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے سے حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے ۱۵۹ اقتباسات پیش

۱؎ اس میں روہیلوں اور سکھوں کے مشترکہ حملے کا ذکر ہے جو نواب ابوالقاسم خاں پر کیا گیا تھا جبکہ نواب ابوالقاسم خاں اپنے بھائی کی مدد کو نجیب الدولہ کی طرف سے پانی پت سے اسلام گڑھ جا

۱۲۷

لکھے ۱۵ ہیں جن میں غلام نبی کا ذکر آیا ہے :-

(۱) مکتوب ۵ : بنام قاضی ثناء اللہ

"فردا صبح غلام نبی جیو نام عزیزی از یاران طریقہ روانہ دہلی می شوند۔ فرصت تحریر نیست۔۔۔ میاں غلام نبی جیو را توجہ بدادہ باشند" (ص ۷)

(۲) مکتوب ۶۱ : بنام قاضی ثناء اللہ

"فقیر اللہ و غلام نبی بقصد عظیم آباد بہ دہلی می آیند در حق اینہا سپارش بہ برادران آنجا باید نوشت" (ص ۸۷)

(۳) مکتوب ۷۳ : بنام قاضی ثناء اللہ

"و حمایت اللہ خان جیو نیز ہمراہ غلام نبی پسر کلان ایشان بروزی آمدہ بود، در شہر است و پسر خورد ہم در اینجا ست" (ص ۱۰۶)

(۴) مکتوب ۱۱۸ : بنام قاضی ثناء اللہ

"و درین ایام دلیل اللہ را با سید غلام نبی علاقہ تلمذ فن تیراندازی و موافقت مزاجی زیادہ از حد است پس در مقدمات مرفوعہ سید مذکور کہ ہم آشنای فقیر و ہم آشنای آنہا برخوردار است توجہ از اہم مہمات باید دانست و بعد ثبوت حق رعایت جانب از واجبات خیال باید کرد کہ درین صورت فقیر ممنون خواہد شد" (ص ۱۷۴)

(۵) مکتوب ۹۵ : بنام قاضی ثناء اللہ

"میر غلام نبی دعا" (ص ۱۴۲) اسی مکتوب میں حمایت اللہ خان جیو کو بھی دعا لکھی ہے۔

(۶) مکتوب ۱۹۰ : بنام حاجی قاضی ثناء اللہ

"غلام نبی در تلق (؟) قضای قرض جواب صاف داد" (ص ۱۹۰)

(۷) مکتوب ۱۲۱ : بنام قاضی احمد اللہ
"حمایت اللہ خان و .... میان غلام نبی سلام"
(ص ۱۹۵)

لیکن اسی مجموعہ کے مکتوب ۶۲ سے پتا چلتا ہے کہ حضرت مظہرؒ کے متعلق کے لوگوں میں ایک "غلام نبی پسر ستر محمد" بھی تھے - ان کا ذکر مکتوب مذکور میں یوں آتا ہے:

" جواب آن را مفصل نوشته بدست غلام نبی پسر ستر محمد جبار پیشتر فرستاده ام رسیده باشد"
(ص ۸۸)

بہرکیف، اب وہ مکتوب ملاحظہ ہو جو غلام نبی نے حضرت مظہرؒ کو لکھا ہے:

۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ے اے ہمہ تو چہ گویمت کو بمکان ......! (۶)
ہم ز بیان مبتدی، ہم ز لسان منتہی

قبلۂ دو جہان، کعبۂ دین و ایمان، سلمہ الرحمٰن - زمین خدمت به لب ادب بوسیده بعرض حضور فیض معمور می رساند - الحمد للہ، تا حین تحریر بفضل حی القیوم بدون قبلۂ حقیقی نیم جان زنده ام، و سلامت ذات والا صفات مقصود از حیات که غلام در عالم صورت مرخص شده کدام وقت بے تصور حضرت قبلہ نیست - بموجب

۱۲۹

ارشاد ہمیشہ در مداومت ورزش مراقبہ سعی بلیغ می نماید۔ اکثر گاہ دل را لذتے ازان حاصل می آید وگاہے جمعیتے در باطن خود نمی بیند۔ و از فیض صحبت چہ لذتہا است کہ نیافتہ۔ دل ہمیشہ می خواہد طوف کوی جانان کردن بے پروبالے۔ وا سے ناتوانی۔ ارادہ مصمم بود کہ اندکے ہم از سدرمق مایحتاج فراغت می شد، قدم از سر ساختہ، چندے بجناب عالی گز رانیدہ سلوک تمام کند۔ زہے سعادت آنکسان کہ درحضور پُرنور اند۔ ہیہات ہیہات، طلب دنیا مانع عقبیٰ گردد ..... تخم روزی در پراگندگی ریختہ اند۔ بے اختیار بسمت مشرق[۱] می باید رفت۔ بماہ رجب کہ ارادہ مصمم بود موافق آنخورد صورت نہ بست۔ در شہر حال اگر قسمت بآن صوب می کشد لاچار۔ دگر تحریت ملام است وبس

عریضہ
غلام نبی

مکتوب جانعالم خان بنام حضرت مظہرؒ

۶۵

حضرت صاحب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت صاحب دام اجلالہٗ وافضالہٗ۔

بعرض بندگان عالی متعالی می رساند۔ آرزوی دریافت قدمبوس خادمان از اندازۂ معروض خارج۔ اگرچہ بنور قدوم در عالم ظاہر مشرف اندوز گردیدہ، اما در عالم باطن یکے از غلامان و خادمان

[۱] یعنی عظیم آباد۔ جیسا کہ حضرت مظہر کے مکتوب ۶۱ (مجموعہ ثانی) میں ہے۔

آن جناب آرزوی دارد کہ لطف و توجہ آن ہادی مریدان، حامی این غلام گردد، بدریافت سعادت قدمبوس مشرف می گردم۔ کل امر مرہون بأوقاتہا بران شاکر، امیدوار توجہات جنابست از توجہ دلی کہ فلاح و صلاح کونین این غلام در ضمیر آن مقرر است قطع انظار کریمانہ خواہند داشت، از وجہ غلامی کہ در آنجناب فیض مآب دارد، توجہ نیکو بر بیخای مبرہن و روشن الٰہی ظلکم ممدود

کمترین غلامان

جا لعالم خان

مہر

نعمت خان
جا لعالم خان ولد

مکتوب امانی بیگم بنام حضرت مظہرؒ

(بقلم سید علی احسنؒ)

۶۶

حضرت قبلۂ دو جہان سلامت ۔ از کمترینہ امانی بیگم

بعد از عرض بندگی معروض رائے خاطر فیض پیرائے واضح خاطر شریف باد کہ بفضل الٰہی واز توجہ دعائی خیر آن مرشد برحق بخیر و عافیت از المہار بہ عظیم آباد بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب رسیدہ ۔ از قبلہ گاہی

و برادر عزیز ملاقات میسر آمده ہزاران خرمی و انبساط رو داد۔ و ہنوز از میر خیر الدین حسین ملاقات نہ شدہ، از عظیم آباد دو سہ منزل جانب تشریف دارند، لیکن بیکار نشستہ اند۔ و حضرت قبلہ گاہی و برادر عزیز نیز عدم روزگار معطل اند۔ از بیکاری این صاحبان البتہ بخاطر ملال و اندوہ می گذرد، توقع آن دارد کہ از دعای خیر فراموش نہ فرمایند۔ واگر از راہ شفقت و بندہ نوازی گاہے از دو کلمۂ خیریت صحت مزاج تشریف یاد و سرفراز فرمایند، عین نوازش و تقویت خواہد بود۔ زیادہ چہ عرض نمودہ آید۔

بخدمت گرامی مشفقہ مکرمہ حضرت والدہ صاحبہ و برادر صاحب وہمشیرہ عزیز دلمن بیگم سلمہم اللہ بندگی و سلام ابعد تمنا قبول و موصول باد، واز طرف دایہ آداب بندگی نیز قبول باد۔

از راقم الحروف اضعف العباد سید علی احسن، و میر علی محسن بندگی و نیاز قبول فرمایند۔ اگرچہ بصورت ظاہر ملازمت سامی بہرہ اندوز نہ شدہ، لیکن سعادت معنوی و ملاقات روحی کہ فیض و کمال عارفان است حاصل۔ ؎

مصاحبت چہ ضرور است آشنائے را
ہنوز باد یمن محو نکہت عربی ست

زیادہ بندگی بندگی۔ خط ملفوف بخدمت والدہ صاحبہ فرستادہ شدہ البتہ توجہ فرمودہ خواہند رسانید۔

مکتوبات محمد خان (ہمشیرزادہ دوندے خان)

بنام حضرت مظہرؒ

[محمد خان: روہیلہ سردار دوندے خان کے بھانجے تھے، جو بسولی سے دہلی آکر حضرت مظہرؒ کی خدمت میں رہے تھے اور تربیت حاصل کی تھی۔ حیات حافظ رحمت خان میں انھیں حافظ رحمت خان کا بھانجا بتایا گیا ہے، اور یہ بھی درست ہے کیونکہ دوندے خان حافظ رحمت خان کے چچازاد بھائی تھے اور محمد خان کی والدہ حافظ رحمت خان کی چچازاد بہن تھیں۔ حضرت مظہرؒ کے تین مکتوبات بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (نمبر ۱۰، نمبر ۱۱، نمبر ۱۳۰ مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) میں محمد خان کا ذکر آیا ہے۔ مکتوب نمبر ۱۰ میں ہے کہ "دریں اثنا ہمشیرزادہ دوندے خان، محمد خان نام، جوانے از یاران طریقہ برائے کسب مقامات از بسولی رسید۔ چند روپیہ و سواری رتھ ہمراہ دارد۔ ۱۷۱ل ایں جا ملاحظہ نمودہ متکلف و محرک شد کہ قصد گنگا پار باید کرد... ...مردم خانہ ہم راضی بہ سفر شدند چنانچہ پس فردا کوچ است"۔ یہ مکتوب دہلی سے لکھا گیا ہے۔ مکتوب نمبر ۱۱ میں جو اسی سلسلے کا ہے، قاضی صاحب کو خبر دی گئی ہے کہ "مردم محل روز سہ شنبہ نوزدہم ماہ معہ بورقہ حفظ الٰہی بہ ہمراہی برخوردار محمد خان ہمشیرزادہ دوندے خان کہ برائے کسب مقامات آمدہ بود و مولوی نعمت و میاں مراد یار قدیم و میاں پیر علی باچند روہیلہ ہائے جنود و یکے در سواری رتھ و چھکڑہ اسباب روانہ سنبھل شدند"۔ مکتوب نمبر ۱۳۰ میں بھی محمد خان کا ذکر ہے مگر اس میں "ہمشیرزادہ

دوسرے خان" کی صراحت نہیں ہے اور اس لیے اس مکتوب کے
محمد خان سے مراد محمد خان برادر نامدار خان بھی ہو سکتے ہیں جن
کے مکتوبات پیشتر آ چکے ہیں۔ اس مکتوب ۱۳۰ میں حضرت
مظہر لکھتے ہیں کہ "محمد خان حامل رقعہ از یاران طریقہ است
اگر طلب نماید توجہی دادہ باشد و بنویسند کہ کی وطن می رسد"
واضح رہے کہ یہ مکتوب (۱۳۰) ۱۱۹۰م کا ہے کہ اس میں
نواب ابوالقاسم خان (م - ۱۱۹۰م) کے انتقال کی خبر ہے -
یہاں محمد خان کے دو مکتوبات پیش کیے جا رہے ہیں
ان میں پہلا حضرت مظہر سے تعلق بیعت قائم ہونے سے قبل
کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ حضرت اگر
بدایوں کی طرف تشریف لائیں تو غریب خانہ راہ میں ہے ایک روز
قیام فرمائیں - دوسرے مکتوب کے انداز تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ
یہ تعلق بیعت قائم ہونے کے بعد کا ہے، بلکہ اس میں دہلی کے
یاران طریقہ کو سلام بھی ہے گویا یہ محمد خان کے دہلی میں حضرت
مظہر کے زیر تربیت رہ کر بدایوں واپس جانے کے بعد کا ہے۔
اب وہ مکتوبات ملاحظہ ہوں :-

۶۷

جانجاناں صاحب سلمہ اللہ الواہب -
شاہ صاحب قبلہ مسترشدان و کعبۂ مستفیضان، حضرت شاہ صاحب
سلامت - معصر الخدمت محمد خان بعد گزارش لوازم تسلیمات و فدویت
کہ سرمایۂ سعادت دوجہانی است معروض حاشیہ نشینان محفل خلد مشاکل

می رساند ۔ احقر اگرچہ از سعادتِ قربِ حضور دور است ۔ لیکن در حفظ الغیب آن خلاصۂ دودمانِ عالی موصول ۔ امید کہ این مخلص غائبانہ را از توجہ خاطر فیض مآثر فراموش نفرمایند ۔ و اگر داعیۂ طبیعتِ گرامی بر سمت بدان معروف باشد، چون غریب خانہ در راہ است، توجہ مبذول فرمودہ برای یک روز بہ قدوم کرامت لزوم کلبۂ احقر را منور سازند، تا بمشاہدۂ دیدار شریف و قدمبوس سامی سعادت اندوز گردد ۔ زیادہ حد ادب دانستہ ۔

۶۸

بجناب پیر و مرشدِ برحق، قبلہ و کعبۂ دین و آخرت معروض می دارد کہ از نواب صاحب قبلہ کہ در لبسولی تشریف آوردہ بودند، خبرِ صحت و سلامتِ ذاتِ عالی استماع یافتہ بود ہزار سجدۂ شکر بدرگاہ واہبِ حقیقی بجا آوردہ آنچہ از تمنای شرف ملازمت و مہجوری قدمبوس می گذرد، او سبحانہ تعالیٰ دانا است ۔ ہموارہ مستدعی این دعا است کہ بزود تر اوقات این سعادت میسر آید ۔ زیادہ حد ادب ۔ بجناب عالیہ والدہ صاحبہ عرض کورنش میاں پیر علی و محمد منیر جیو و میاں محمد مراد و آخوند نسیم سلام خوانند ۔ والدۂ غلام و غلام زادہ مع مادر خود تسلیمات می رسانند ۔ ملا نہا آخون خان محمد قادر داد خان کورنش می رسانند ۔ فقط ۔ محمد خان

مکتوبات ضیاء الدین حسین بنام حضرت مظہرؒ

۶۹

قبلۂ نیازمندان و کعبۂ مستمندان دام افضالہٗ سلامت ۔
اضعف المخلوقین فقیر ضیاء الدین حسین بعد تقدیم مراسم بندگی و نیاز معروض می دارد کہ الحمدللہ احوال این مسکنت مآل بحمد ایزد ذوالجلال مقرون است و صحت و سلامتی جناب فیض مآب در ہمہ حال مستدعیست او سبحانہٗ و تعالیٰ ظل عاطفت عالی را بر مفارق مسترشدان و جمیع نیازمندان و یکجان سلامت دارد ۔ قبلۂ من! آرزوی سعادت قدمبوس آنچہ بر دلِ نیاز منزل مستولی است شرح آن از حدِ احصا بیرون است ۔ روزے نمی گذرد کہ سوائے این آرزوئے دیگر بخیال باشد امّا موانع ..... ازین سعادت محروم داشتہ ، امیدوار است کہ عن قریب بتحصیل این سعادت ..... میمنت لزوم بگذراند و ہو سبحانہٗ تعالیٰ علیٰ ذالک قدیر و بالاجابۃ جدیر ۔ درین روزہا ..... خبر قدوم میمنت لزوم بہ بلدۂ پانی پت استماع یافتہ کہ عن قریب بتحصیل آرزوی نیازمندان این ضلع متوجہ خواہند گردید۔ درین تمنا روز و شب انتظار دارد ۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ میسر آرد۔ قبلہ و کعبۂ من درین ایام از ہجوم عوامل عوارض روحانی کہ غیر از جناب عالی از ہیچ جانب بنظر نمی آید امید دستگیری دارد ، از وساوس و خطراتِ شیطانِ رجیم کہ بغتۃً مستولی قلب می شود و بہ تعوذ و لاحول ہمان آن مدافعت می نماید و بعد زمانے باز خطرات وارد قلب می شود ، و دفع می گردد ، و آن خطرات را نمی تواند معروض داشت ۔ بعد مدافعت آن خیالات

درہم و حزن آن قدر گرفتاری مانذ کہ قریب ہلاک نوبت می رسد۔ درین حالات غیر از دست گیری جناب عالی صلاحیت ممکن نیست ۔ امیدوار است کہ بمعالجۂ این مرض قلبی کہ از چندگاہ مستولی حالات است ۔ بتوجہات عالی مسدود شود و درین بابت ہرچہ ارشاد بہ عمل آرد ۔ زیادہ ازین حد ادب ظلکم ممدود باد۔ نور چشم مولوی قلندر بخش آرزوے قدمبوسی دارد[۱]

۷۰

حامداً و مصلیاً

قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی ۔ بعد تقدیم مراسم عبودیت و نیاز بعرض عالی متعالی می رساند۔ آرزوئ ملازمت سراسر سعادت بحدے مستولی است کہ شرح آن درین قرطاس نمی گنجد۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ باین دولت مشرف گرداند۔ ہنگامۂ این اضلاع علی الخصوص آمد آمد شاہ ابدالی ازین سعادت مقصر داشت، کہ از حالات اضطرار قلب نمی توانم معروض داشت وکفیٰ باللہ شہیدا ۔ امیدوار است کہ بحال این نیاز مند توجہے مبذول شود کہ ازین گرداب بلا برآمدہ باین سعادت عظمیٰ مشرف گردد ۔ مجملاً ازحالات این غلام نور چشم میاں قلندر بخش صاحب بعرض عالی رسانیدہ باشد کہ از توجہ موجہ نور چشم در سلک غلامان آنجناب منسلک گشتہ و چند روز مشمول توجہات

---

[۱] جیسا کہ اس فقرے سے ظاہر ہے مکتوب نگار ضیاء الدین حسین مولوی قلندر بخش کے والد ماجد ہوں گے جو حضرت مظہرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے تھے ۔ اور تھانیسر کے رہنے والے تھے۔

گشتہ، در توجہ اوّل گریۂ بسیار غالب ماند و بیاضے نمودار شد و در دیگر توجہات الوانِ مختلف بیاض و سواد و زرد فام و گل ہاے زنگار رنگ نمودار شدہ و می شود و چند دفعہ رویاے عجائب و غرائب مشاہدہ آمدہ این ہمہ را شکر یکے نمی تواند کرد ؎

گر بر تنِ من زبان گردد ہر موی

یک شکر وے از ہزار نتوانم کرد

الحال رویاے الوان بدستور است۔ مفصل احوالِ غلام را نورچشم بعرضِ عالی رسانیدہ باشد۔ از فضل و کرم امیدوار است کہ تا حصولِ دولتِ آستانہ بوسی توجہ بحالِ غلام مبذول شود۔ و وقتِ حلقہ غلام ہم شریکِ توجہ گردد۔ زیادہ ازین معروض داشتن حدِ ادب نہ بیند۔ زیادہ بندگی و نیاز و عجز و انکسار۔

۱۷

حامداً و مصلیاً

قبلۂ و کعبۂ نیازمندان مدظلہٗ۔

؎ آہ من العشق و حالاتہ	احرق قلبی بحراراتہ
ما نظر العین الی غیرکم	اقسم باللّٰہ و آیاتہ

بعد اداے مراسم نیاز و بندگی معروض می دارد۔ ؎

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم	توتیاے چشم سازم دم بدم

حالاتِ خود را سابق بعرض رسانیدہ و نورچشم میاں قلندر بخش مفصل گزارش کردہ باشد۔ ازان جا آرزوی ملازمت سراسر سعادت از حد گذشتہ و می گذرد۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بزودی میسر آرد، کہ آمد آمدِ ابدالی

خیلے در تردد انداختہ، عن قریب کہ بفضلہ سبحانہ ازین تشویش دلجمی
می گردد، خود را بحضور می رساند، امیدوار است کہ فدوی را ازآن خود
تصور فرمودہ شود، غائبانہ مشرف باید داشت۔ دیگر شرح احوال
موجب ملال است۔ زیادہ چہ گزارش رود۔ ظل عاطفت عالی مدام
مستدام باد۔ آمین یارب العباد۔ زیادہ بندگی و نیاز۔

مکتوب منصب خان بنام حضرت مظہرؒ

۷۲

قبلۂ جاودان، کعبۂ مریدان حضرت پیر و مرشد حقیقی سلمہ اللہ تعالی
غلام فدویت نہاد منصب خان آداب تسلیمات و مراسم تعظیمات کہ
شیوۂ غلامان خاک پاے بلکہ آئین سگان آستان جناب فیض مآب
است معروض می دارد، از خدمت سراپا فیض و برکت مرخص شدہ، در لشکر
رسیدہ و صبح آن از موجودات فراغت حاصل نمود۔ و موجودات برادری
ملاں نامر تا حال نہ شدہ۔ غلام کہ ہر وقت و ہر ہنگام امیدوار توجہات و
متوقع ادعیہ زاکیہ بودہ سود و بہبود دارین دران میداند۔ امیدوار است
کہ تا حصول قدمبوس بدعاے خیر یاد فرما باید بود۔ زیادہ معروض ندارد۔
از فدوی سراپا نیاز ملاں محب اللہ تسلیمات و قدمبوس قبول باد۔
بخدمت ہمہ یاران از منصب خان سلام و نیاز برسد۔

مکتوب محمد وجیه الدین بنام حضرت مظہرؒ

[وجیہ الدین نام کے ایک شخص کا ذکر حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (۱۳۰ مجموعۂ عبدالرزاق قریشی) میں، جو قاضی ثناءاللہ پانی پتی کے نام ہے، یوں کیا ہے: "کدام شخصے برشیخ وجیہ الدین صاحب عرف شیخ مٹھّا کہ بجاے برادر و فرزند فقیر اند و نیز با شما برادری دارند، دعوی کردہ۔ یقین است کہ اگر حق است بہ عمل خواہید آورد۔"]

۷۳

حضرت سلامت! آرزوی ادراک قدمبوس زیادہ ازانست کہ بہ تحریر درآید۔ از خدمت شریف مرخص شدہ، بہ مرادآباد رسیدہ، ہمدران ایام بہ آنولہ رفتم و الحال چند روز شدہ کہ باز بخانہ آمدہ ام۔ احوال حویلی سید اصالت خان (محمود) روبرو گذارش کردہ بودم و براے حویلی دیگر متصل آن کہ بہ پرسیدن مالک موقوف داشتہ بودم چون معلوم شد آن مکان خالی نمی شود۔ و یک حویلی دیگر خام متصل میر خیر علی ہست، مالک آن در بریلی ہست، اجازت آن و تعین کرایہ موقوف بر او است لیکن بے ملاحظہ و پسند نہ گفتہ شدہ اگر مرضی شریف باشد باز گفتہ شود۔ یک دالان خام و کھپریل پیش دالان و صحن مناسب و دو حجرہ دارد و بیرون دروازہ احاطہ دیگر دارد کہ قابل بود و باش است و اگر درانیجا صورت اقامت خواہد شد بتدریج زمین ہم میسر خواہد آمد کہ دران مکانے ساختہ شود۔ بہرحال تشریف فرمودن درین شہر سعادتے است کہ خدا میسر آرد

یک قند ارسال داشته، می رسد - پیش ازین زبانی شخصے متشیع شنیده
بودم کہ کتاب جنۃ العالیہ فی فضائل معاویہ رض تصنیف است
از تصانیف شاہ ولی اللہ صاحب - ہر چند قائل معتبر بود لیکن فقیر باصرار
تمام تکذیب وے کرد، و بہ بعضے مقدمات کذب این خبر ذہن نشین
وے کردم - طرفہ اتفاق است کہ در اُلوله عزیزے پیش راے بہادر سنگھ
باز مذکور نمودہ فقیر بارے تکذیب وے ہم کرد - لیکن از بہادر جیو معلوم
شد کہ کتاب مذکور دو مجلد ضخیم در شاہجہان آباد پیش من بہ بیع آمده بود
فقیر گفت کہ پیش ازین در وجود این کتاب شک داشتم - حالا کہ وجود
آن متحقق باشد، ظاہرا شیئی کہ فویلٌ للذین یکتبون الکتاب بایدیهم
ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمناً قلیلا گویا بیان حال آنہا
است برائے عداوت ایشان این ہمہ درد سر بر خود کشیدہ باشد، و
فضائل شخصے کہ جمیع محدثین انکار حدیث وارده در باب وے کرده اند
و نسبت وضع و بطلان بآن کردہ، این چنین عالم محدث چہ گونہ خواہد
نوشت، محض افتراء و بہتان است - بنا براطلاع گذارش نمود کہ
آن مخدوم ہم و مولوی ثناء اللہ صاحب ہم از تصنیفات ایشان بہ تفصیل
مطلع اند - از حقیقت حال اطلاع باید فرمود - و بہادر جیو از کتاب مذکور
بعض فقرات نقل می کردند کہ ازان کذب صریح معلوم می شد - بعض کلماتے
کہ منسوب بہ نواصب است و سید یوسف علی خان ساکن رواری
(ریواڑی ؟) ہم می گفتند کہ از دو سہ معتبر چنین شنیدہ ام - زیادہ
چہ عرض نماید -
از خانصاحب محمد علی خان جیو و بندہ محمد وجیہ الدین بندگی التماس
است -

مکتوب اسد خان بنام حضرت مظہرؒ

۷۴

می رساند کہ تا تحریر این عرضی نہم رمضان المبارک است۔ فدوی مع متعلقان و توابع از توجہ عالی متعالی بعافیت است و خیر صحت و سلامتی ذات عالی مسئول۔ از دیر رسیدن نوازش نامہ کہ مشعر بر علالت مزاج اعتدال امتزاج طبیعت فدوی عقیدت سرشت بسیار متعلق است امیدوار است کہ بجواب آن سزاوار شود۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ محمدی و دولت النساء مع والدہ و نانی و ہمشیرہا اسم باسم کورنش می رسانند

عرضی
اسد خان

مکتوب برادر خواجہ فتح اللہ بنام حضرت مظہرؒ

۷۵

بعد بجا آوردن آداب قدمبوسی بعرض می رساند امروز کہ تاریخ چہاردہم شہر ربیع الاول است مع برادر گرامی قدر خواجہ فتح اللہ صاحب و نورچشمان مغلو و حاجی و دادا صاحب بہ توجہ آن قبلۂ قرین حمد و شکر است و خیریت مزاج مبارک لیل و نہار از جناب او سبحانہ مستدعی۔ احوال سراپا ملال خود را چہ شرح دہد کہ بقلم راست نمی آید۔ آنچہ از مکروہات زمانہ صدمات کشیدہ و می کشد۔ ہوش و حواس مطلق نماندہ کہ التماس

نماید۔ بعد مدت پنج سال نوازش نامہ متضمن برین سانحہ جانگاہ خواجہ کامیاب کہ حق تعالیٰ بیامرزد پرتو نزول افروخت۔ از مطالعہ آن حالتے بردل طاری گشتہ کہ ہمہ تاب و طاقت سلب گردید و عجب حیرانی لاحق شد کہ آسمان و زمین در نظر تیرہ می نماید۔ باوجودیکہ صدمات زمانہ از چندے لاحق است کہ یک دفعہ آسمان برسر ریختہ و مزۂ زندگی ہیچ نماندہ بود چندے ایام زندگی را چار و ناچار کہ درین بے اختیار است خیلے بہ بیزگی بسر می برد کہ درین اثنا این سانحہ ارقام شد۔ از دریافت آن بقیہ ایام زندگی تلخ کہ خاک برین زیستن خدا داند چہ برسر گذشت۔ قسمت بجان کندن بسر خواہند شد۔ آن قبلہ گاہی درین مدت این غلام را یاد نہ فرمودند ہرگاہ یاد فرمود این سانحہ ارقام شد۔ ارقام فرمودن این چہ فائدہ داشت چرا کہ اوشان تنہا بودند عیال و اطفال نہ داشتند کہ بندہ ازین خبر رسیدن خبرگیران آنہا می شدیم۔ پس فائدہ شدے کہ پیش از مردن حالت مرگ معائنہ گردید۔ درین ایام پیری کہ روز بروز قویٰ ضعف افزونی دارد۔ علاوہ صدمات زمانہ ہیچو شکستہ آوردہ کہ ہیچ باقی نہ ماندہ، حق تعالیٰ بہ تصدق حضرات ایمان سلامت برد۔ پس پارچہ کہنۂ اوشان بہ کدام شیخے باید داد، بندہ چہ خواہد کرد۔ و دو اشرفی کہ ہستند بہ اطفال مرزا فتح اللہ کہ خیلے در حالت افلاس گرفتار اند و بندہ طاقت ندارد کہ خبرگیر او نہا شود۔ اوشان را بعزیزے کہ مستحق اند و بکار اوشان بیاید۔ غرض حواس تحریر نداشت کہ بمفصل عرض می گردد۔ از مزاج کل مردمان محل دیگر تردد لاحق شد۔ حق تعالیٰ شفاے کامل عطا فرماید۔ نور چشمان مخلو و حاجی و دادا صاحب قدمبوسی می نمایند۔

مکتوب امان اللہ وہمشیرہ فتح محمد بنام حضرت مظہرؒ

۷۶

بعرض قبلۂ دوجہان، کعبۂ جاودان سلمہ اللہ تعالیٰ می رساند
فدوی خاک پای امان اللہ وہمشیرہ فتح محمد بعد ادائے آداب
کورنش وبندگی معروض می دارد۔ غلام احوال کارِ خیر عاجزہ فتح محمد
کہ از قدیم واجب الرعایت عالی بود در دارالخلافہ بجناب عالی
مفصل معروض داشتہ بود۔ ارشاد شدہ بود کہ خاطر جمع دارد۔
خدائے تعالیٰ فضل خواہد کرد۔ چون غلامان سوائے ذاتِ شریف
درین وقت ملجا و پشت پناہے ندارد واحوال غلامان این
است کہ بجہتِ نان و پارچہ محنت کلی دارد۔ بجز صبر و شکر علاجے
ندارد۔ از فضل وکرم عالی امیدوار است کہ بحال فدائیت وبندگی
فدویان نظر فرمودہ صرف عنداللہ دانستہ این قدر توجہ مبذول باید
فرمود کہ غلامان از کارِ عاجزہ فراغت حاصل گردد۔ بہ دعا گوئی عالی
مشغول باشد۔ واجب بود بعرض رسانید۔ زیادہ حدِّ ادب۔
فدوی پیر محمد آداب کورنش بجناب عالی می رساند۔

عرضی

غلامان قدیمی امان اللہ وہمشیرہ فتح محمد

مکتوب افضل بنام حضرت مظہرؒ

۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین۔ بجناب اقدس مقدس بندگان عالی حضرت
مرزا صاحب وقبلہ خداوندخدائگان احقر افضل بعد اداے آداب
نیازمندی ہا وسلامہا معروض می دارد کہ ضعف مزاج حضرت قبلہ گاہی
بہ دستور و تشنہ لبی ایں مشتاق روز بروز در ترقی حقوق ایشان نہ بدرجہ
ثنیدت کہ ازیں طرف درچنیں وقت چشم پوشی کردہ جہت اکتساب سعادت
بعالی خدمت رسد صرف در بودن خدمت ایشان ہزاران سعادتہاے
دارین مندرج است۔ لہذا دریے حصول سعادتے از سعادت دیگر
محروم ماندہ۔ انشاء اللہ العزیز ہمیں کہ اندک قوت بیاید وضعف برطرف
شود۔ شرف اندوز عالی جناب می گردد۔ امیدکہ غایت ازتوجہ مرحمت
سامی ذخیرہ اندوز فیوضات گرد۔ باقی خیریت است۔ ومشتاقان منتظر
قدوم میمنت لزوم اند۔ لالہ لچھمن سنگھ بہ بندہ ربط قدیم دارد و متعلق
در کار خود یگانۂ روزگار است۔ بخدمت زانو نشینان آستانہ
خود را خواہد رسانید۔ امیدوارم کہ درحق مشارالیہ توجہ مرئی فرمودہ
اگر درین نواح یکے بنویسند بہتر، والا در پورب ہر کہ مناسب دانند
براے نامبردہ قلمی فرمایند، و بندہ را بنوازند۔ حضرت قبلہ گاہی
قدمبوس و سلام و محمد منیر و برکت اللہ کورنشہا واندرون بخانہ

احقر و محمد منیر و بهولی آداب کنیزکانہ می رسانند، و میاں غلام رسول و غلام حسن نیز قدمبوس بعرض می رسانند۔

غالب است کہ نواب صاحب ہمراہ محب اللہ خان صاحب تشریف بردہ باشند، واگر درانجا باشند سلامہا مطالعہ فرمایند۔ یاران حلقہ نام بنام سلامہا مطالعہ باد، والسلام۔

بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب سلامہا مشتاقانہ التماس است

مکتوب نادعلی پسر شیخ غلام محمد بنام حضرت مظہرؒ

۷۸

بخدمت فیض درجت حضرت مرزا صاحب قبلہ دوجہانی مدظلہ العالی می رساند - فقیر نادعلی پسر شیخ غلام محمد سہپوری[1] آداب تسلیمات فدویانہ وکورنشات نیازمندانہ بجا آوردہ معروض می دارد۔ غلام مرتضیٰ خلف نیازمند ارادۂ طالب علمی دارد و آن نصر الزمان سبب اوقات بہ تمام سرمایان است کہ در قصبۂ سہپور[1] کسے مدرس نیز میسر نیست - لاچار شدہ آن قبلۂ حاجات را مربی و مشفق دانستہ، بجناب عالی فرستادہ، یقین کہ معترف خواہد شد۔ موقع ضرورت فائض البرکات آنست کہ یک خط سفارش میر کلو جیو عنایت فرمایند کہ میر کلو جیو جاگیر نمودہ در مدرسۂ خود سکونت دہند و یا در بھولی در مسجد خود دارند تا از توجہ ہائی بندہ زادہ بمقصود خود برسد - زیادہ چہ عرض نماید۔

---

[1] شاید "سہسپور" ہوگا۔ اس نام کا قصبہ ضلع بجنور (روہیل کھنڈ) میں ہے۔

مکتوباتِ والدِ محمد مرتضیٰ خان بنامِ حضرت مظہرؒ

۷۹

بخدمت حضرت مرزا جان جانان صاحب مدظلہم و دام ارشادہم

عرض سلام بہ نیاز تمام قبول باد ۔ تفصیل احوال اینجا در خط سید حشمت خان صاحب[1] سلمہ اللہ تعالیٰ نوشتہ ام ملحوظ نظر مبارک خواہد شد ۔ ازیں جہت مکرر بہ تحریر آں مصدع نگردید ، دام ظلکم ۔ از اندرون بندگی می رسانند ۔

برخورداران نام بنام خصوصاً محمد مرتضیٰ خان و والدہ اش تسلیمات وکورنشات و شکر نسخہ عاسفہ بجا می آرند ۔ عزیزے دیگر تسلیمات معروض می دارد ۔ از اندرون بہ اندرون دعا معلوم باد ۔ میاں کامو صاحب سلام مطالعہ نمایند ۔ برادران در پٹنہ ملاقی شدہ بودند ۔ ایشاں بسیار یاد می آمدند ۔

نصف محرم روانہ شد ۔

۸۰

غریب نواز سلامت ۔ نوازش نامۂ فیض مشحون موسومہ میاں غلام مصطفیٰ مرحمت فرمودہ بودند رسید و موجب افتخار ومباہات گردید ۔ دریں ولا میاں روح الامین جیو سمت وطن خود

لہ والدِ میر محمد معین ۔ کلماتِ طیبات میں ان کے نام حضرت مظہرؒ کا مکتوب ۵۹ ہے نیز اسی مجموعے کے مکتوب ۶۴ میں بھی ان کا نام آتا ہے ۔ اور مکتوب میں ان کے انتقال پر تعزیتی کلمات ہیں ۔

رفته اند۔ ازین سبب عرض ملفوف نموده ارسال نکرده ، زبانی میاں غلام مصطفی جیو آداب کورنش بعد نیاز بجا آوردند و میاں مرتضی مع والده و ہمشیرهٔ خود کورنش و تسلیمات بجا می آرند۔

مکتوب ہمشیرهٔ خواجہ بادشاه نقشبندی

بنام حضرت مظہرؒ

۸۱

حضرت پیر حقیقی و مرشد تحقیقی مدظلہٗ العالی حضرت مرزا صاحب جیو از طرف ہمشیره خواجہ بادشاه نقشبندی بعد از عرض کورنش و بندگی فراوان معروض آنکہ درین روز ہا معلوم گردیده کہ حضرت تشریف شریف را طرف سنبھل فرموده اند خاطر متفکر گردید۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ از کرم و فضل خود بزود ترین اوقات باز بشہر حضرت را بیارد کہ نصرت ما مردم بیکسان از طمانیت ذات آن حضرت بالکل است ۔ کیفیت این جانب بجناب عالی روشن است، خصوصاً درین روز ہا تنگی و عسرت نہایت ملحق شده ۔ امید بر اخلاق کریمانہ دم بیانہ نموده برخوردار میر بہاء الدین را بخدمت ارسال داشتہ ۔ امید کہ توجہ فرموده مبلغ عہ این جانب از سرکار نواب ارشاد خان وصول کنانیده حوالہٗ برخوردار میر مذکور فرمایند۔ درین باب غور فرمودن معز نیت بیکسان است و مشکور عند اللہ عند الرسول گردیدن است ۔ بجز بندگی چہ عرض نماید۔

ہندو دوستوں اور معتقدوں کے مکتوبات

حضرت مظہرؒ کے نام

[حضرت مظہرؒ کے نام ان کے ہندو دوستوں اور معتقدوں کے گیارہ مکتوبات یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ چھتو رام جیون، اور لبھا ون رائے بیدار کے والد کا لکھا ہوا ایک ایک مکتوب ہے۔ چھتر مل اور نانک چند کے دو دو اور مرلی دھر کے تین مکتوبات ہیں، اور ایک مکتوب کے لکھنے والے کا نام نامعلوم ہے مگر اس کے مزاج سے اس قدر ضرور معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا حضرت مظہرؒ کا کوئی ہندو دوست اور عقیدت مند ہے۔ اور یہ مکتوب نامعلوم الاسم مکتوبات میں پہلا ہے، یعنی اس مجموعے کا مکتوب ۹۲۔

اِن مکتوبات سے ظاہر ہے کہ لکھنے والے حضرت مظہرؒ سے عقیدت و اخلاص کا کیسا تعلق رکھتے تھے۔ چھتو رام نے تو بصراحت خود کو حضرت مظہرؒ کا جانِ نثار اور تربیت و پرورش یافتہ لکھ کر عقیدت ظاہر کی ہے۔ مرلی دھر کے مکتوبات سے بھی قلبی تعلق ظاہر ہے اور بڑی توقع کے ساتھ حضرت مظہر سے امداد کی درخواست بھی کی گئی ہے

حضرت مظہر پریشان حالوں کی مدد کے معاملے میں سب کے کام آتے تھے۔ چھتر مل کے ایک خط میں جو ڈاسنہ (ضلع میرٹھ) سے لکھا گیا ہے کمال اظہار عقیدت ہے، دوسرے خط میں شاہ درانی کی آمد آمد کی خبر کی تصدیق و تفصیل چاہی گئی ہے۔ مرلی دھر کے ایک خط میں شاہ درانی کے سرہند میں داخل ہونے کی خبر ہے۔ یہ دونوں مکتوبات ۱۱۷۸ھ کے معلوم ہوتے ہیں جبکہ شاہ درانی نے اپنے بلوچ حلیف امیر ناصر کے ساتھ ل کر پیش قدمی کی تھی اور شاہ سرہند میں داخل ہوا تھا۔[1]

ایک مکتوب میں بساون رائے بیدار (یا بساون لال بیدار) کا ذکر یوں آتا ہے "برخوردار بساون در امروہہ لیاقت است"۔ بساون رائے بیدار حضرت "مظہر" کے شاگرد تھے۔ سفینۂ خوشگو میں ان کے بارے میں ہے کہ "بساون رائے بیدار تخلص، شاگرد مرزا جانجانان مظہر صاحب است تربیت و تخلص از جناب مرزا یافتہ، خیلے صاحب طبع رسا است۔ چندے بہ عظیم آباد پٹنہ ہمراہ دلیوان صوبہ رفتہ والحال باز بہ دارالخلافہ مراجعت کردہ" (ص ۲۱۰)۔]

---

[1] دیکھیے "احمد شاہ درانی" سید نصیر احمد جامعی، ص ۲۰۹ تا ۲۱۱

مکتوب چُھنّو رام بنام حضرت مظہرؒ

۸۲

قبلۂ خدائیگان کعبۂ دوجہان سلمہ الرحمان کمترین عقیدت التیام
چُھنّو رام بعد ادائے آداب بندگی و پرستندگی بجا آوردہ معروض
رائے فیض پیرائے میگرداند. از استماع نوید تشریف آوردن آن
خدائیگان در جہان آباد خاکسار را چندان نشاط و انبساط حاصل گردیدہ
کہ در تحریر و تقریر نمی آید۔ لیکن حیف صد حیف کہ آن حضرت قدر قدرت
از سرفراز نامۂ آگاہ فرمودہ سرفراز و ممتاز نہ فرمودند۔ این قدر
بے توجہی بر ہیچو من جان سپاران نباید فرمود۔ آخر خود تربیت و
پرورش یافتۂ آن چمنستان ملک چنان ہستند گرگردو رہستند۔
ایزد از تفضلات کریمانہ امیدوار است کہ گاہ گاہ از سرفرازنا
سرفراز می فرمودہ باشند۔ زیادہ بندگی چہ جرأت نماید۔

مکتوب جیون بنام حضرت مظہرؒ

۸۳

حضرت صاحب خداوند نعمت سلامت
از کمترین خانزادان جیونؔ بعد ادائے آداب بندگی و
پرستندگی معروض حاشیہ بوسان بساط فیض مناط میگرداند۔

غلام مع الخیر در بھکر رسید و از جدائی خدمت فیض درجت حالتے
وارد لبوده که بر خدائے علیم یا بر آن قبلہ روشن خواہد بود۔ امیدوار
که در حال این کثیر الاختلال بر توجہ ظاہری و باطنی فرموده ازین
مخمصہ نجات بخشند واز جواب عرضی سربلندی فرموده باشند۔
زیاده حد ادب ندید۔

عرضے
غلام عقیدت پیوند جیون ل[1]

مکتوب والد لبساون رائے بنام حضرت مظہر[1]

۸۴

بعالی خدمت حضرت مرزا صاحب خدا آگاہ فیض رسان نیاز معنون
بعد ادائے مراتب نیازمندیہا و آرزوئے ملاقاتہا معروض می دارد که
مکرمت نامہ ورود کرامت فرمود، خاطر مشتاق را سرور بے اندازه
و فرحت بے شمار حصول نمود۔ حق سبحانہ جل شانہ باین خوبیہائے
ذاتی و صفاتی سلامت دارد۔ ورود شریف درین مملکت باعث
ترقیات طالبان خدا و موجب انبساط دوستان با صفا است۔
الحمدللہ والمنہ که عذر مسموع شد، و معذوری ثابت۔ دل بنده
بملازمت سامی تپاکہا دارد و پیام یاد فرما باشند۔ برخوردار لبساون
در امروہہ بعافیت است، امیدوار دعا است۔ و متعلقان اینجا
بخیریت اند۔ بخدمت نواب ارشاد خان صاحب سلام فرمایند والسلام۔

[illegible]

[1] مکتوب ۸۵ میں بھی جیون مل کا نام آرہا ہے۔ اس مکتوب میں جیون مل نے حضرت مظہر کو لکھا ہے کہ "از احوال خیر و عافیت لالہ جیون مل اطلاع بخشند" واضح رہے کہ حضرت مظہر کے حلقۂ تعارف میں ایک سید جیون کا بھی ذکر آتا ہے جو طبقۂ عالیہ سے تعلق رکھتے تھے (المرتب)

مکتوبات چھتر مل بنام حضرت مظہرؒ

۸۵

حضرت پیر و مرشد سلامت - خاکسار سراپا انکسار چھتر مل
کہ بے نصیب از حصول سعادت ملازمت حضرت است، آداب
عقیدت و ارادت بجا آوردہ بعرض عالی متعالی می رساند - چندروز
است کہ از سرفراز نامہ با وجود ترسیل عرائض نیاز متواتر یاد آوردہ
موجب کم طالعی خود دانست حق تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ آن حضرت
را بر مفارق غلامان ممدود و مخلد داراد - قبلۂ من ! ہر چند خواستم
کہ بجناب عالی مستفید شدہ حصول ملازمت سراسر سعادت نماید
لاکن گذاشتہ آمدن کار اینجا را برخلاف بہائۂ صاحبان صلاح
وقت ندانستہ، لاچار بتوقف پرداختہ و یک ماہ دیگر ہم فراغت سفر
(میسر) نمی آید - انشاء اللہ تعالیٰ دو چار روز باقی ماندہ ماہ رمضان المبارک
غلام بجناب عالی شرف اندوز خدمت می گردد - قبلۂ من ! از اخبارات
مختلف، خبر آمد آمد شاہ درانی بہ ضلع آن طرف سہرند بسیار شنیدہ
می شود - آنچہ احوال آن حدود بجناب عالی دریافت بود، بہ غلام اطلاع
باید فرمود - زیادہ حد ادب ندید -

از احوال خیر و عافیت لالہ جیون مل اطلاع بخشند -

عرضی
غلام چھتر مل

۸۶

حضرت پیر و مرشد سلامت - فدوی چھتر مل آداب تسلیمات

بجا آورده بعرض عالی می رساند- سابق ازین دو دفعه عرضی به
جناب عالی ارسال یافته، از نظر مبارک گذشته باشد- لیکن از
تشریف بردن بآن سمت عنایت نامه متضمن خوشی مزاج مبارک
صادر نه شده، خیلے طبیعت منتظر و نگران است- و فدوی از یک
ماه از (کم از؟) زیاده، در داسنه (دام الطافهم) استقامت دارد- اگر
بجواب عریضه سرفراز شود، نوازش نامه بخدمت حضرت شاه
کمال صاحب در داسنه شرف نفاذ می شده باشد- و فدوی
را در هر حال غلام خود تصور کرده، از گوشهٔ خاطر مبارک فراموش
نباید فرمود- زیاده حد ادب ندید- واجب بود لعرض رسانید-

عرضی
غلام چهتر مل

مکتوبات نانک چند بنام حضرت مظهرؒ

۸۷

حضرت صاحب خداوندگان، قبلهٔ عالم و عالمیان سلامت
بعد تقدیم لوازم نیاز که طریقه نیازمندی و عبودیت است مشهود
ضمیر منیر که آئینهٔ جهان نما است می گرداند- والا نامهٔ سامی
از روی عنایت عمیم نامزد خیرخواه اصدار شده بود، شرف صدور
ارزانی فرمود- از فضل و کرم عمیم گرامی خیرباد خداوند تعالی آن
خداوندگان را دیرگاه کرم فرمائے نیازمندان داراد- در مقدمه
مولوی ثناء الله جیو که مع علایق در آنجا آمده اند سمت تحریر

یافته بود سعادت اطلاع گشت - برطبق ارقام شریف خط محمد روشن در مقدمهٔ دادن یومیه بلا قصور و ماه به ماه بنام گماشتگان مشار الیه لویسانده بخدمت ابلاغ داشته می رسند - مسطور خلیفه فیض الله در خدمت سامی حاضر اند - مبلغ در ماهه مولوی از مشار الیه گرفته حال وصول کرده مارن روپیه های دو اوشان باید کرد که خلیفه معز الله زود بایصال رسانیده خواهد داد - زیاده از فضل وکرم گرامی که بحال این احقر مبذول است مبذول نیست بایراد عنایت نامجات سامی که ذریعهٔ سعادت و مفاخرت است معزز و ممتاز می شده باشند زیاده چه برطرازد - ظلکم ممدود باد آمین برب العباد - فدوی نانک چند تسلیمات می رساند -

۸۸

فدوی نانک چند عرض می رساند - غلام تراب الاقدام خلیفه فیض الله سر به سجود نهاده تسلیمات غلامی معتکفان حضور فیض گنجور می رساند و انشاء الله العزیز فردا پس فردا قدمبوس خواهد شد و محمد خان و محمد شاکر نیز کورنشات غلامانه بعرض می رساند و بوعده محدوده می رسند - و غلام محمد برکی نیز تسلیمات میرساند و بخدمت نواب صاحب مهربان سلمه صلابت الدوله بهادر تسلیمات برسد و یاران طریقه که سعادت مند اند سلام بصد شوق مطالعه باشند - زیاده -

۸۹

حضرت شاہ صاحب وقبلہ فیاض زمان سلامت۔

بندہ مرلی دھر بعد ادائے آداب تسلیمات وکورنشات کہ طریقۂ نیازمندان عقیدت کیش است معروض رائے بیضا ضیائے میگرداند تا امروز کہ روز دوشنبہ نہم رمضان است بندہ بخریت مع متعلقان در سرائے ہندوان استقامت دارد، و دربارۂ قدوم فیض لزوم مستجل او سبحانہٗ تعالیٰ سببے سازد کہ نوعے دولت قدمبوسی حاصل گردد و تکلیفات کہ از عدم روزگار آنچہ می گذرد قابلِ تحریر نماندہ و علاوہٗ آن آنچہ شبانہ روز از تفکرہا برحال است۔ چہ عرض نماید۔ حالتِ جان کندنی است مگراز فضلِ او امید است کہ شاید باین تن مردہ باز ہم جانے تازہ بخشند والاّ ماندنِ ابرو بہ نوعے بہ نظر نمی آید ؎

مائیم پُرگناہ، تو دریائے رحمتی جائیکہ فضل تست چہ باشد گناہ ما

قبلۂ من! علاوہ این ہمہ تفکرہا خبرے رسیدہ کہ شاہ درّانی داخلِ سرہند شدہ اند، از استماع این جان در قالب نماندہ۔ یقین است کہ بآن خداوند خبرے معتبر خواہد بود۔ اُمیدوار است کہ بہ غلام مفصل اطلاع باید بخشید کہ چگونہ است۔ اگر ہمچنیں باشد، مردمان را ازینجا برداشتہ جائے دیگر بردہ شود۔ زیادہ بجز بندگی نیاز چہ عرض نماید۔ میاں پیر علی صاحب بندگی مطالعہ نمایند۔ بھیہ (بھیّا) حکومت رائے برادر رام پرشاد کورنش می رسانند امیدِ قبول۔ عرضے

غلام مرلی دھر

۹۰

دستگیر درماندگان واے سرمایۂ بیکسان سلامت

کمترین غلامان حلقہ بگوش مرلی دھر بعد آرزوی قدمبوسی معروض می دارد کہ عرصہ شش ماہ است از لشکر بادشاہ رشتۂ نوکری غلام گسستہ، باز در پندرابن بخانۂ خود رسیدہ، و درین عرصہ آنچہ شرط تلاش است دربیجا کردہ شد لیکن ہیچ بہ ظہور نیامد۔ ناچار بخانۂ خود نشستہ و نظر بر فضل او تعالیٰ داشتہ۔ قبلۂ من! حالا حالتِ تباہی بہ نظر می آید کہ نزدیک رسیدہ است و بر اسباب ظاہر ہرگز نمی بینم کہ آبرو بماند۔ خدارا مدد و دستگیری کنید۔ و حالا اسباب یک روپیہ بخانہ نماندہ و دخل یک حبّہ سنے، و خرج روز مرہ می آید۔ درین باب آنچہ ازین تفکر می گذرد، بجز ذات او سبحانہٗ تعالیٰ کسے نمی داند۔ قبلۂ من! غلام را بجز ذاتِ عالی کسے تکیہ و پناہے نیست۔ ناچار شدہ بعالی خدمت باز معروض داشتہ کہ این وقت دستگیری است والا حالا آبروے غلام مفت از دست می رود، و غلام بہ ارشاد عالی بہ عالی خدمت می رسد۔ اگر آنجا یک روپیہ روز را ہم روزگارِ غلام بشود، غلام را یاد فرمائید کہ در خدمت برسد، و از براے خدا عند اللہ نظر توجہ در حق غلام مبذول داشتہ کہ ازین تکلیفات رہائی یابم۔ قبلۂ من! غلام در حالت نزع احوال خود بعالی خدمت گذارش نمودہ است، نوعے بمزاج عالی گرانی نگذرد و باز ہرگز باین بے حیایانہ معروض نخواہد داشت و دیگر تا حالتِ تحریر بہمہ وجوہ خیریتہا است۔ زیادہ حد ادب

نزیر۔ در خدمت والدہ صاحبہ و قبلہ کورنش می رساند۔
امیدوار است کہ عنایت درجواب عریضۂ نیاز بدست دارندۂ عریضۂ نیاز مرحمت باید فرمود کہ بغلام برسد۔

عریضہ
فدوی مرلی دھر

۹۱

قبلۂ حاجات، کعبۂ مرادات، فیاض زمان دستگیر درماندگان سلامت
کمترین غلامان حلقہ بگوش مرلیدھر بعد آرزوی قدمبوسی کہ حدے و نہایتے ندارد مکشوف رائے ضیا ضیاے می گرداند۔ امروز کہ روز جمعہ تاریخ سیوم جمادی الثانی است، غلام در الوجہ کہ از خورجہ شش کروہ است بخیریت رسیدہ است، و دریاد قدمبوسی آن ذات فائض البرکات مشغول۔ اگرچہ این دولت و نعمت درظاہر باین غلام میسر نیست۔ لیکن روز و شب در دھیان این چشمان را بران قدمہا می ساید و شکرہا بجا می آرد و ہمین آرزو است کہ روزے او سبحانہٗ تعالیٰ این دولت و نعمت زود نصیب کند کہ ازین کش مکش زمانہ توقع زندگی ہم از دست رفتہ، بارے بہرحال شکر است ؎

راضی برضائے دوست می باید بود + در ہرچہ رضائے اوست می باید بود

امید از ذات فائض البرکات آن دارم کہ قلم عفو بر گناہم کشیدہ ہمارہ توجہ دلی درحق غلام مبذول می شدہ باشد کہ درین صورت توقع بہبودی دو جہان است۔ و قبلۂ من! بندہ حال سخت ناچار شدہ از خانہ صبر آمدہ است، اسپ سواری کہ بود قرض خواہان گرفتند۔ ناچار بہرصورت

که شد از خانه برآمده ام و اراده لشکر نواب نجیب الدوله بهادر دارم

او سبحانه تعالیٰ فضل فرماید و دستگیری کند که آبرو بماند

و الّا انه یا قسمت ۔ و عنایت نامی که بدست برادر شام لعل

مرحمت فرموده بودند ورود فرمود معزز و منور ساخت

عنایت نامه را چون برکشادم + گهی بر دیده گه بر سر نهادم

او سبحانهٗ تعالیٰ آن ذاتِ فیاضِ زمان را باین نوازشها دیرگاه بر

سر ما غلامان سلامت با کرامت نگاه دارد که همین آرزو ست ۔ زیاده

نیاز و بندگی ۔ در خدمت والده صاحبه معظمه مکرمه کورنش نیاز قبول باد

در خدمت میان پیر علی صاحب بندگی

عرضی

کمترین غلامان مرلی دهر

مکتوباتِ نامعلوم بنام حضرت مظہرؒ

۹۲

حضرت صاحب و قبلۂ خدا آگاہان، کعبۂ دو جہان سلمہ الرحمٰن

بعد ادائے آداب بندگی و پرستندگی معروض رائے عالی گردانیده
می آید۔ نوازش نامۂ عنایت آمود مع چند عدد سپیاری و سرہای سنبل
که از راه خانه زاد پروری عنایت شده بود، بتوسیلۂ حقیقت
ثمرِ دعوی سماح که در حسم سعی صدرا کسب (کذا) پیدا می کند
شرفِ ورود فرموده معزز و ممتاز نمود۔ آداب تسلیمات این
عنایات بے غایات بجناب فیض مآب باریابانِ حضور کرم ظہور
می رساند، قبول افتد۔ خداوندِ من! درین مدت سوائے ذاتِ والا
صفات همه عالمِ دنیا را سیر نمودم۔ و آنکه حقیقت را بے بارباد
می گوید که بطلبِ این خانه زاد حاضر شوم، درین جا آمده، چه خواهد
کرد۔ امیدوار فضل و کرم آنست که بوجهی مشارالیه را ازین ارادۂ
خام باز دارند۔ اگر از ارشادِ آن حضرت صاحب قدر قدرت نامرده
باز می ایستد، از ادائے شکر این بر نخواهد آمد۔ امّا چنان نشود
که ہنگامہ برپا گردد۔ چنانچه که حضرت صاحب دو ماه (قبل) این مرد که را باز

واقف
داشتند، ہمان قسم باید داشت لالہ صاحب لالہ امرناتھ ازین وا
ہستند و نادان (نالان) اند و نام عمار (کذا) را می دانند، از نامبردہ
ہیچ مذاکرہ نکنند۔ زیادہ حد ادب ندید۔

۹۳

میرزا صاحب مہربان قدر دان سلامت ۔ مدتہا گذشت
کہ دل براے استماع خیر خیریت نگرانیہا دارد۔ ہر چند سدہای راہ
عذر خواہ است لیکن دل مشتاق عذر پذیر نمی باشد۔ او سبحانہٗ
تعالیٰ ذات سامی را سلامت با کرامت دارد کہ جہان آباد نزد ما معمور
است۔ از نور الہدیٰ و نور العلیٰ و نور المصطفیٰ آداب نیاز
قبول فرمایند ہر کدام متاہل و صاحب اولاد است۔ نور الہدیٰ کہ
فیضِ نظرِ شریف دریافتہ، در مراتب علوم نقلی و عقلی و در نقاوت
ولقاوت بالغ بمبلغ الرجال است و گوشۂ چشمے سوے دل ہم دارد۔
نور العلیٰ شرح تجرید و حاشیہ قدیم مع لوازم و مصالح بود۔ نور الہدیٰ
با ستعداد برافقت جماعۃ از طلبہ می تواند۔ نور المصطفیٰ لغایت
خام ماند، از شرح ملا شرح وقایہ ترقی نمی کند۔ دعا فرمایند کہ او
سبحانہٗ تعالیٰ ہمہ را جامع مراتب ظاہر و باطن کند۔ اگر کسے از
اصحاب کہ فقیر را دیدہ باشد در زمانہ فرصتی او را دادہ باشد
سلام او را رسانند۔
و از اہلِ بیت بہ اہلِ بیت سلام رسانند و بر تفصیل احوال
اطلاع بخشند۔
زیادہ از شوق چہ نگارد۔ والسلام۔

۹۴

صاحب مهربان میرزا جانجانان جیو انسولی الاعز الدائی الی آخر
خلاصة الارواح نیر المشکوٰة والزجاجة والمصباح، شمس الحق والدین
نورالله فی الاولین والآخرین سلامت، بعد تمنائے دریافت سعادت
قدمبوس دیدگی مکشوف ضمیر انور می گرداند - احوال بفضله مقرون
شکر و سلامتی ذات والا مطلوب، از روزیکه ازینجا تشریف
برده اند، دل بے اختیار مشتاق است - ایزد تقدس و تعالی فضل
خود فرماید - اگرچه دل فدوی بنده بحصول دولت صحبت بزرگان
می خواهد لیکن علاقهٔ دنیا نمی گذرد - اکثر بخاطر می گذرد که دامن از دنیا
برافشاند - درین مقدمه صلاح محمد افضل هرچه اقتضا فرمایند - اگر ما خود
عندالله نشود، اراده است، هرچه ارشاد شود، از دوست نشان دار
عارف خان اخوند جیو و صاحبان دیگر همراه صاحبی آمده بودند -
اسم آن فراموش شده، بخدمت آن سلام نیاز موصول باد - زیاده بندگی -

۹۵

بجناب ارشاد مآب، قبلهٔ اہل تحقیق وکعبهٔ صاحب تدقیق ایده لقدم
مراسم نیاز و آرزومندی معروض می دارد عریضهٔ نیاز مشتمل بر
احوال خود مصحوب تیمر خان از آشنایان میان محمد افضل تحریر
نموده بود، شاید بجناب عالی هم رسیده باشد - از استماع
خبر میمنت اثر قدوم مسرت لزوم مسرت فراوان ولشاط بے پایان

رد نمود۔ الحمد للہ علیٰ ذالک حمداً طیباً کثیراً۔ درین ولا اکرام اللہ را
در زیر ابغل دُنبل شدید پیدا ست کہ بسبب آن تپ دارد و در خانۂ او
نیز بیماری تپ است، لہذا مقصر ماند، والا قدم را از سر ساختہ
بخدمت می رسید۔ وانشاء اللہ تعالیٰ اگر صحت دست می دہد بجناب
فیض مآب خواہد رسید۔ واین خادم دیرینہ را روز بروز انحطاط
قوت است و ضعف و ناتوانی بیشتر، و اسباب سواری
میسر نیست، ولے آرزوے قدمبوس بسیار دارد۔ اگر آمدن امروز
ارادۂ عالی باشد، اگر سواری آنجا مستعار بہم رسد، بہ سعادت قدمبوس
مشرف گردد۔ میاں جلال الدین حکیم در فضلِ ذکرِ جہر رسالہ نوشتہ،
آن را فقیر ملاحظہ کردہ کہ در تحریر حدیث غلطی نمودہ است و در فضلِ
ذکرِ جہر ادعاے محض کردہ است، و طعن در پردہ بہ میاں محمد اعظم
قدس سرہٗ [1] نمودہ، بلکہ بجناب حضرت مجدد [2] نیز۔ لہذا فقیر رسالہ
در فضل ذکر خفی کہ از تفاسیر بیضاوی و محمدہ و نیشاپوری و جلالین
و بحر مواج و مدارک و تفسیر حسینی و غنیۃ الطالبین و رشحات
استنباط نمودہ، قریب دو جزء تحریر کردہ، جزء اول بجناب عالی
ارسال داشتہ، ملاحظہ فرمودہ و اصلاح نمودہ عنایت فرمایند۔
اکرام اللہ و مکھو و جکھو و فرحت اللہ و ہمہ مردمانِ خانہ بندگی
می رسانند۔ و سیاہی و قلم و کاغذ بسیار ناکارہ است، قابلِ
تحریر نبود۔

---

[1] شیخ محمد اعظم خلیفۂ حضرت حاجی محمد افضل است۔ "مزار شیخ محمد اعظمؒ در بلدۂ
بھرانو (بھرادون) است"۔ دیکھیے مقامات مظہری ص ۲۵

۹۶

بجناب ارشاد مآب........ غلام بمعہ متعلقان بتوجہات آنقبلہ بعافیت است۔ وسلامت ذات فائض البرکات برمفارق ما غلامان مسئول ازجناب او سبحانہٗ تعالیٰ می نماید۔ غلام متعلقان را درین مقام آوردہ است، وخود تمام روز در دیوان خانہ نشستہ می ماند۔ یاران طریق ہردو وقت می آیند، توجہ ذکور واناث از بست زیادہ می شود وگاہے قریب سی ہم شود۔ وچہار پنج شش ہم می شود۔ وامروز نہ روز شدہ کہ نواب صاحب ومیان ظفر علی خان صاحب وارشد خان صاحب ودیگر اعزہ از پسران ومتعلقان نواب صاحب بہ بسولی تشریف بردہ اند۔ خبر است کہ در دو سہ روز خواہند آمد۔ وروشن خان درشتابہ داری در ماہہ چیزے تکاسل می نمود۔ لہذا غلام مقرر نمود کہ ہر روز گرفتہ باشد چنانچہ آن قبلہ ہم ہمین طور ارشادی فرمودند۔ بہ برکت توجہات آنقبلہ حق سبحانہٗ تعالیٰ در معاد ومعاش غلام برکت عطا فرماید۔ آمین۔ اخون روزے در آوردن زر یومیہ ودیگر امور غلام بسیار سعی می نماید۔ امیدوار تفضلات است، ودیگر ہمہ یاران طریقہ بہ غلام اخلاص می نمایند ودیر شد کہ بورود عنایت نامہ واطلاع اخبار عافیت آثار آن خداوند اطمینان نیافتہ، ودیگر ہمہ عافیت است۔

[signature]

.... اللہ

۹۷

بجناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظلهٗ و لطفهٗ

بعد عرض نیاز می رساند که حق شیخ محمد عظیم در مقدمهٔ حویلی ثابت شد که میر حمزه وغیره بحضور سامی ادای شهادت کردند. لیکن تا حال بحق خود نه رسیدند. اگر توجه سامی بلیغ بحال ایشان مبذول شود. در اندک توجه کامیاب می شوند، و در سهولت طرف ثانی که جماعه کثیر از نهایت گمراه می شوند. اولاً بصاحب الله خان نگاشته شود که تا واقف حمایت آنها نسازد و این مقدمه را بعلماء سپرد نماید. هرچه بموجب شرع شریف انفصال شود، طرفین اطاعت سازند. محمد خان و خلیفه شیخ فیض الله درین باب بتوجه سامی ممد و معاون بدل و جان شوند...... اسلوب خواهد شد. و آنچه زبانی مرزا اسد الله بیگ صاحب گذارش سازند متوجه شده باید شنید و قبول فرمایند.

۹۸

بجناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظلهٗ و لطفهٗ

بعد عرض سلام نیاز گذارش می سازد. شیخ محمد عظیم و میرا باری که وطن قدیم در سنبهل می دارند چنانچه حویلی جد ایشان در حویلی سرای مقرر است و از مدت مستغاثی اند، کسی بحق نمی رساند. الحال که قدوم میمنت لزوم باتفاقات حسنه واقع شده، امید قوی است که بتوجه سامی بحق خود برسند. البته توجه فرموده بود لیکن چون توقف بسیار نمون رسانند محضر بگواه معتبران شهر به ثبت میدارند و حضرت قبله گاهی مرحوم و مغفور در حق ایشان توجه فرموده

بود تا حالی آنحرام نہ رسیدہ، گویا بر توجہ عالی موقوف بود وکلمہ از زبان مبارک بہ محمد خان صاحب و خلیفہ فیض اللہ جیو فرمودہ دہند۔ انشاء اللہ تعالیٰ حق بحقدار خواہد رسید۔ وازین مقدمہ نواب صاحب نواب ارشاد خان صاحب، امام الدین احمد خان صاحب خوب وجہ مطلع اند، مفصلاً گذارش خواہند ساخت، معروض قبول افتد۔ زیادہ حد ادب۔ بخدمت ملازمان خدمت شریف سلام شوق مطالعہ باد۔

۹۹

حضرت سلامت

عنایت نامہ چہرہ وصول افروخت و باطلاع خیریت مزاج شریف مسرتہا اندوخت۔ شفقت نامہ کہ سابقاً اصدار شدہ بفقیر نہ رسیدہ قدوم میمنت لزوم درین حدود باعث جمعیت و اطمینان باطن گشت کہ تا تشریف داشتن درین ضلع ہر چند دولت حضور میسر نیست لیکن جمعیتے حاصل وقت می شود کہ جز بزبانِ ذوق املائے آن ممکن نیست۔ بعضے از اعزہ کہ بہ کریمۂ (آیت) وَمَن یَکسِب خطیئۃ او اثماً ثم یرم بہ بریئاً فقد احتمل بہتاناً و اثماً مبیناً ۝ درشان امثال ایں ہا وارد است آنچہ اظہار کردہ باشند از پاک طینتی آں ہا دور نیست

اہل آلسنت کہ شفقت سامی بحال بے حال می بینند، حسد بران می دارد کہ چنین امور ظاہر سازند تا مکر غبار فتنۂ ایشان حجاب ۂ سامی خاطرہا گردد۔ مخدوم من! محبتے کہ برائے امور دنیاوی باشد وقوع زیادت و نقصان دران ظاہر است، و خلتے کہ برائے آخرت بود انقطاع بل عدم زیادت آن ناممکن۔ و ہر چند روایت را اثرے

می باشد لیکن (آیت) کریمۂ یا ایها الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا روایت فاسق را کہ فسق وے منصوص کلام مجید است، از درجۂ اعتبار ساقط می گرداند۔ سخن از دائرہ ادب بیرون رفت، لیکن حدیث اِنَّ لصاحب الحق مقالاً عذر خواہ من است۔ بہر حال امیدوار عفوم۔

اجازت نامہ عنایت باید فرمود واسناد از شاہجہان آباد مرحمت خواہد شد زیادہ حد ادب۔ خان عزیز از جان محمد فقیہ الدین خان سلام التماس می دارند و محمد علی خان صاحب نیز۔ حافظ طیب کہ در سلسلہ داخل شدہ بود، سلام نیاز معروض می دارد۔

۱۰۰

ہو الغنی

حضرت سلامت! بعد ادائے آداب بندگی و قدمبوسی کہ شیوۂ نیاز مندان است، بجا آوردہ بعرض عالی متعالی می رساند۔ این احقر العباد از فضل او سبحانہٗ جل شانہٗ تا الی الیوم مع متعلقان و متوسلان بہمہ وجوہ خیریت دارد و خیریت ذات عالی صفات شب و روز مطلوب و مرغوب است۔ شاہ ابو الفتح صاحب سلمہ ربہٗ عریضۂ بجناب عالی متعالی ہمراہ عرضی فقیر فرستادہ اند۔ توقع از آن جناب است کہ جواب عریضہ ایشان قلمی فرماید کہ از قلمی فرمودن دوستی کہنہ نو می شود و مدتہائے مدید گذشت کہ از توجہ گوشۂ خاطر عالی یاد نفرمودہ اند کہ از دیدن عنایت نامہ مشکین شمامہ اطمینان خاطر از آن متصور است و یاد آوری ہیچو من عاصی غرق معاصی باعث افتخار و سرفرازی ہر دو جہان است۔ حق تعالیٰ ذات عالی صفات را بر ما بیکسان دیرگاہ سلامت دارا د، بصدقۂ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۱

باسمہ سبحانہٗ

حضرت سلامت!

ادائے آداب بندگی و تسلیمات و آرزوے قدمبوس والا بجا آوردہ، بجناب عالی متعالی می رساند کہ این احقر بتاریخ سیزدہم جمادی الاولیٰ بخانہ رسیدہ وانشاءاللہ تعالیٰ تیاری اسباب سرانجام نمودہ بسعادت قدمبوس والا می رسد۔ ممتازی و سرفرازی ہر دو جہان حق سبحانہٗ جل شانہٗ بزودی نصیب کناد۔ پیشتر احقر العباد از بیلی بھیت عریضۂ شاہ ابوالفتح بخدمت فیض اللہ خان صاحب سلمہ ربہٗ فرستادہ بود، ایشان ہمراہ عریضۂ خود مصحوب قاصد سرکار والد بزرگوار خود روانہ نمودہ اند، و بعدہ دریافت گردید کہ آنحضرت در سنبھل تشریف فرما شدہ اند۔ باید دید کہ آن قاصد بجناب عالی می رسد یا نہ۔ حالا باز زیرک آدم سرکار خود روانہ کردند۔ این احقر نیز عرضی نمودہ ہمراہ عریضۂ خان صاحب مذکور ارسال داشتہ، امید کہ بنظر مبارک خواہد گذرانید۔ تمناے قدمبوس عالی از احاطۂ تحریر بیرون است۔ تا کجا نویسد۔ زبان قلم خوا ہمزد است۔ آنہم قاصر البیان افتاد۔ پس بہ تحریر و تقریر نمی رسید۔ آخر الامر از درگاہ مجیب الدعوات دعاے قدمبوس والا کہ مسرت افزاے ہوش و گوش است، و سعادت دارین دران ہویداست۔ بہ نصیب کم نصیبان مدام نصیب کناد۔ زیادہ زیادہ بندگی و قدمبوس عالی معروض باد۔ حضرت والد صاحب میرساند و از خادم حسین نیز قبول باد۔

۱۰۲

حضرت سلامت۔

پس از ابراز تمنائے ادراک سعادت قدمبوسی شریف کہ شریف ترین متمنیات است بعرض می رساند باستماع نوید قدوم میمنت لزوم درین ضلع کمال خورسندی حاصل شدہ، انشاء اللہ تعالےٰ دولت حضور ہم میسر خواہد آمد۔ از احوال خیر اشتمال صحت مزاج وہاج اطلاع باید فرمود۔ و اسناد سنت کتاب بیضاوی و مدارک و جلالین و مشکوٰۃ و حصن حصین و عوارف و شمائل ترمذی کہ اجازت آں فرمودہ بودند اگر ہمراہ آمدہ باشد نقل فرمودہ عنایت شود۔ زیادہ عرض آرزو۔ و برائے میاں اکرام اللہ کہ ایما شدہ بود فرمودۂ شریف بجا آوردن سعادت، علاوہ این مرد بشمول کمالات محلی و یکجا بودن این چنیں اشخاص مغتنم۔ لیکن بسمع مبارک رسیدہ باشد کہ درین ایام در سرکار رئیس این ملک تغیر و تبدیلی در سپاہ ماند و ہنوز ہست، فرصت گفتن برائے کسے نبود ازین سبب تاخیر واقع شد۔ فقیر بایشان گفتہ است، ہمیں کہ فرصت یافتم برائے ایشان می گویم زیادہ نیاز[1]

از بندہ محمد فقیہ الدین بندگی التماس است۔ تشریف فرمودن بمراد آباد، رفتن خانصاحب قبلہ در سنبھل بخدمت شریف، و محروم ماندن بندہ ہر دو مرتبہ از دریافت و برکت ملازمت بوجہ کمال تاسف و حصول برکم سعادتی خود گردید۔ او سبحانہ، سببے سازد کہ تلافی آں بوجہ احسن تواند شد۔

---

[1] یہاں تک مکتوب، نامعلوم الاسم مکتوب نگار کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد بطور پس نوشت محمد فقیہ الدین کی طرف سے کچھ چند سطریں ہیں۔

۱۰۳

حضرت سلامت! بعد عرض کورنش بعرض اقدس می رساند۔
للہ الحمد تا تحریر کہ پنجم ماہ است احوال غلامان مقرون بحراست وصحت وسلامتی آنجناب روز و شب مطلوب۔ سابق احوال خود را مفصل بعرض رسانیدہ، دریں ولا امروز کہ پنجم ماہ است جناب عالی غلام را در سواری طلب فرمودہ خبرے ارشاد کردہ پیش یک درویش براے جواب سوال فرستادند۔ ازنجا ہرگاہ آمدم۔ باز طلبیدہ، مقدمۂ آنجا را مفصل شنیدند، و وقتِ شام پیش نواب احمد خان براے کارے فرستادہ بودند بلکہ از انجا چیزے حصول ہم شد، و در ظاہر ہیچ ملالت جناب عالی با غلام ازو قدرے ندارند چون سفارش غلام از ہیچ کس نخواستہ بود، خود بخود این تفصیل شد۔ ازین جہت معلوم می شود کہ از باطن ہم صاف باشند۔ این ہمہ را از تفضل آنجناب دانستہ، آداب از صدقِ دل بجا می آورد۔ او سبحانہ، جناب عالی را دیرگاہ بر سر غلامان سلامت دارد۔ آمین یا رب العالمین۔ احوال غلام امام بدستور است۔ آمد و رفت دربار موقوف است، بلکہ ہیچ کس ....

ہمہ مردم اینجا خورد و کلان عرض کورنش می رسانند، قبول باد۔

۱۰۴

باسمہٖ سبحانہٗ

حضرت سلامت! بعد ادا ے آداب بندگی و قدمبوس بجا آوردہ

بجناب عالی متعالی می رساند کہ رسیدن احقر از سبب بے اسبابی سرما میسر نشد۔ انشاءاللہ تعالیٰ کہ آنحضرت بدہلی تشریف برند در سنبھل والا در شاہجہان آباد خود را البتہ البتہ خواہد رسانید۔ عنایت نامۂ عالی کہ بنام شاہ ابوالفتح صاحب قلمی فرمودہ بودند روانہ کردہ شد، و مولوی عبدالرزاق نیز رقعہ نوشتہ فرستادہ است۔ باقی مختار اند۔ شش ماہ شدہ کہ از خانۂ حافظ رحمت خان دامے درمے نیافتہ است۔ درین شش ماہہ چہار ماہہ در برسات ضبط نمودہ، و دو ماہ شدہ چاکری نو صحیح کردہ اند، تصدیق تیار نشدہ، ازیں سبب تصدیع خرچ بسیار است۔ این تکلیفات باعث کم سعادتی شدہ۔

افسوس صد ہزار افسوس، قدمبوس میسر نشد۔ حق تعالےٰ بزودی قدمبوس عالی نصیب کم نصیب کناد۔ در وقت روانگی نوشتہ بشد، کمی زیادتی الفاظ معاف فرمایند۔ زیادہ زیادہ آرزوے قدمبوس است۔ درخدمت نواب صاحب سلام و اشتیاق رسانند۔ بخدمت میان علی نظر ولی نظر وغیرہ صاحبان سلام دعا خوانند۔

۱۰۵

حضرت سلامت! منگلی ہمشیرہ زادی این عاصی کہ با میر بہرہ مند شاہ جیو شدہ، میر معزاللہ برائے فروختن اسپ خود دران اطراف ہا می رسند۔ حسب قسمت شاید در بلدۂ سنبھل ہم برسند احیاناً امرے رجوع نمایند، تفضل بہ دل

خواہند فرمود کہ در حق این سراپا معاصی خواہد بود ۔ زیادہ بندگی قبول باد ۔ مردم محل وغیرہ ہمہ بخیریت اند خاطر مبارک جمع فرمایند و برائے ملازمت کہ در خدمت شریف برسند تفضل خواہند فرمود۔

۱۰۶

حضرت سلامت ! بعد تشریف بردن حضرت بسمت سنبھل بحسب آبشخور بہ بہانۂ تلاش روزگار در فراق یار باین دیار رسیدم ۔ اگرچہ در لکھنؤ بسعادت ملاقات این خاکسار مستور گردیدم و او ہم ہرچند بخاطر داریہا کہ زائد التحریر و تقریر است پرداخته، برفاقت خود بجد شد، لاکن بحسب قسمت بخاطر ناقص و نافہم نرسید ۔ و رفاقت اوشان کہ در ہر صورت رفاقتین بود اتفاق نشد و نیز برطبق ارشاد تن برفاقت معدن مروت و اتحاد میرزا بندے علی خان نداد ۔ الحال کہ این جا در ہر صورت خفگی ہا عاید حال است ۔ لاچار خود را بدیار بنگالا خواہم کشید، یا بسبب کشش حضرت بقدمبوس خواہم رسانید ۔ بندگی آشنایان و خویشان زمان کہ دیدن صورت ایشان نقصان جان زیان بیگمان است و حالتے کہ تا این دم گذشت، اگر اتفاق شد در خدمت رسیده بعرض خواہم رسانید ۔ درین دیار بقول حضرت ؎

اگر از یاد در دراَیم ہیچ کس دستم نمی گیرد
بمرگ من کسے جز بیکسی ماتم نمی گیرد

پس ازیں دیار بیگانہ رخت اقامت خود را بسمتے کشیدن صلاح می دانم و نیز در پنجۂ دیگر ظالمے گرفتار شده ام ۔ خدا حافظ و ناصر است۔

دعائے درحق این دردمند فرور است و تا حصول دولت قدمبوس اگر بعنایت عنایت نامہ دعائے خیر یاد باید فرمود، و غلام صمیم و قدیم انگاشت و بے حصول قدمبوس خاطر فاتر متردد می باشد۔ زیادہ حد ادب ندید۔

در صورت صدق تشریف بردن نواب قاسم علی خان بہ دارالخلافہ شاہجہان آباد و نگاہداشت میردم شرقاً و غرباً؛ اگر بنا بر پرداخت غلام کہ در ہر حال مرکوز منظور خاطر مبارک است، بہ نواب صاحب معز اللہ مذکور درمیان دورہ پروانہ طلب باشد۔ شاید دولت قدمبوس کہ در ہر حال مدعا است، میسر آید۔ چندے دیگر در بندگی صرف کردہ شود۔ آرزوے خود این است کہ اگر مردن ہم در پائے حضرت میسر آید، عزت وسعادت است۔

۱۰۷

حضرت سلامت!

تمنائے حصول سعادت قدمبوس زیادہ بر آنست کہ عرض نماید اوسبحانہ، زود میسر آرد۔ از روز تشریف فرما شدن بہ شہر از احوال خیریت مزاج شریف اطلاع ندارد، خاطر فاتر بہ اطلاع اخبار صحت وسلامت متعلق می باشد۔ امید کہ احقر را یکے از مخلصان تصور فرمودہ بہ اصدار عنایت نامہ ہا معزز دارند۔ درین اوقات بحسب اقتضائے زمانہ انواع تفکر و ضیق لاحق حال است کہ شرح آن بزبان قلم نمی گنجد۔ امید کہ ہمت مصروف حال احقر فرمایند، تا فتح یابی رو دہد۔ و لِلّٰہِ الْاَرْضُ مِنْ کَانَ اَلْ ... نصیب۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ محمد فقیہ الدین خان و محمد علی خان ...

بندگی می رسانند۔

١٠٨

هو العزیز

حضرت سلامت!

بعد از عرض بندگی و آرزوے قدمبوس کہ زیادہ از تحریر و تقریر است معروض می دارد کہ الحمد للہ بتوجہ جناب عالی غلام در عظیم آباد رسید۔ چون در ایام روانہ شدن کمترین از شاہجہان آباد آن خدا گگان در سنبھل تشریف داشتند، لہذا آرزوے دیدار عالی بدرجۂ در دل باقی ماند کہ چہ عرض نماید۔ حق تعالی بحسب دل خواہ باز میسر آرد، آمین۔ و مراقبۂ قسمیکہ ارشاد شدہ بود، ہر دو وقت بفضل الٰہی می کند تا حال ناغہ نشدہ از توجہ باطنی پیر و مرشد برحق صفائے کامل بر دل معلوم می شود و بے خیال ہم اسم ذات جاری می باشد۔ و بخدمت عموی صاحب و قبلہ کہ در پانی پت رسیدہ بود، چون در انجا ماندن بسیار کم اتفاق شد، ازین جہت در وقت مراقبہ رسیدن نشد، اگر درین شہر کدام بزرگ داخل طریق باشد ارشاد شود تا وقت حلقہ حاضر می شدہ باشد۔ و نوازش حضرت در ہمہ جا و ہمہ مکان است، در وقت حلقہ نظر توجہ در حال این غلام کمترین ہم شدہ باشد امیدوار فضل و کرم کہ تا حصول سعادت قدمبوس کہ عین آرزو است، بہ نوازش نامہ گاہ گاہے سرفراز می شدہ باشد کہ موجب بندہ نوازی است و ہر کارے کہ تعلق با ضلع پورب داشتہ باشد۔ باین کمترین کہ غلام جناب عالی است ارشاد می کردہ باشد تا در سرانجام آن سعادت خود حاصل نماید۔ زیادہ بجز آرزوے قدمبوس چہ عرض نماید ظل کم ممدود برب المعبود

۱۰۹

بعرض عالی می رساند - قبل ازین عریضهٔ نیاز در جواب نوازش نامه مع خیر خیریت مصحوب آدم حضور ارسال داشته، از نظر کرامت منظر گذشته باشد و حسب الارقام عالی معلوم شده بود که سوای یک خادم در حضور حاضر نیست چنانچه محمد مراد از همان وقت اراده داشت که خود را بجناب عالی فیض مآب رساند - درین ولا مشار الیه ازین جا روانهٔ حضور شده، عن قریب سعادت اندوز قدمبوس خواهد شد - وجمیع خورد وکلان وخادمان اینجا بخیریت اند وآداب کورنش بجا می آرند - و رقیمه های وحید الدین خان صاحب وغیره حوالهٔ محمد مراد نموده شد، به نظر کیمیا اثر خواهد گذشت - ومیان صاحب همراه جیری جهت زیارت حضرت خواجه معین الدین قصد دارند - اغلب که از تشریف فرمودن بعد عرصهٔ یک ماه وچند روز تشریف خواهند آورد - وعریضه علیحده میان صاحب بسبب حاضر نشدن میان روح الامین جیو مرسل نه شد - وآداب بندگی بجا می آرند ومردمان اندرون محل بهمه وجوه بخیریت اند - از فضل الهی مزاج بهمه وجوه خوب است - آداب کورنش بجا می آرند وکنیزکان ودیگر خورد وکلان نیز بندگی وکورنش می رسانند - وتشریف آوردن بموجب ارقام عالی در آخر ماه بر همه معلوم است - دیگر بهمه وجوه خیریت است - زیاده چه عرض نماید -

۱۱۰

بعرض عالی می رساند - نوازش نامهٔ عالی مرقوم بست وپنجم جمادی الاول بتاریخ بست ونهم روز سه شنبه شهر مذکور نزول اجلال فرموده معزز ومر بلند

120

ساخت ۔ارقام شده بود کہ آخر ماه جمادی الثانی مراجعت این سمت فرموده خواهد شد ۔ از استماع این نوید فرحت جاوید ابواب خرمی بر روی نوید طلبان کشود ۔ واز دریافت شفای خادمان حضور و تشریف بردن نواب صاحب ہمراه محب الله خان جیو واز رفتن محمد انور وملال فہیم و ناخوشی طبیعت خود بدولت ملالت بخاطر راه یافته، لیکن در بودن خود بدولت پرداخت احوال بندہا خزانه و بنده در دلجوئی و اصلاح مزاج اندرون محل و استمالت میان پیر علی و خبرداری بھولی حاضر است، احتیاج ارقام نیست ۔سابق که تھان سوسی مصحوب محمد رفیع عنایت شده بود، باندرون محل رسید۔ و آدم اجوره دار ازانجا فرستادن احتیاج نبود، چراکه مصمم بود که آدم ازانجا مع عرائض فرستاده شود ۔ وخط برادران خواجه کامیاب مرحوم تا حال نرسیده، وقتیکه می رسد ارسال حضور خواهد نمود، و بعد آن موافق ارقام بعمل خواهد آمد احتیاج تفصیل نبود که معروض دارد۔ انشاء الله تعالی بوقت تشریف فرما شدن در راه حال از روے فرد حساب بہمه مکشوف خواهد شد۔

۱۱۱

بعرض می رساند تمہیدات لوازم رسوخیت و فدویت نیازمند که باحسن وجه بمرأت ضمیر منیر مرتسم و منقش خواهد بود روز بروز افزون تر است، از احاطۂ تحریر و تقریر بیرون دانسته بادای شکر توجہات و تفضلات که از قدیم مصروف بحال این فدوی از آنجناب است باین دو حروف ظاہری اختصار نموده، توقع از خدمت شریف است که توجه باین نیازمند فرموده تا حصول قدمبوس که آرزوے دل است بنیازمند نوازش نامجات که ذریعۂ سعادت و مفاخرت است۔ سرفراز و ممتاز می فرموده

باشند۔ زیادہ چہ جرأت نماید۔

۱۱۲

بعرض عالی متعالی می رساند۔ میان محمد مراد نوید صحت و سلامت ذات اقدس و پیغام تفضل یعنی کلمۂ دعا رسانیدند۔ ازین معنی از کمال انبساط و تفاخر بر خود بالید۔ حق سبحانہ و تعالیٰ ذات مقدس را دیرگاہ سلامت دارد۔ خانصاحب مہربان عبد الرحمان خان بیکار معزول صدارت بہ مقتضاے تفضلات حضرت کہ برین غلام مبذول است و نیز باعث تقریب ایشان در آنجناب است، عرضی نوشتہ حوالۂ غلام نمودہ چنانچہ ملفوف این عرضی ارسال داشتہ۔ اگر مناسب وقت باشد توجہ باید فرمود۔ غالب کہ بہ برکت توجہ حضرت کامیابی ایشان صورت پذیرد۔ مسموع شد کہ لالہ اشتاق رے جی باز ترک رفاقت نواب عالی جاہ کردہ، بہ بریلی رفتند۔ خط الہ مذکور نہ رسید کہ مفصل معلوم شود۔ آنچہ بسمع مبارک نیز رسیدہ باشد، آنچہ کہ تدبیر اصلاح در مزاج مبارک موثر شدہ باشد، بہ بندہ نیز ارشاد شود کہ بسیار قلق دارد۔ زیادہ بندگی و نیاز۔

۱۱۳

بجناب عالی متعالی قبلۂ کونین، کعبۂ دارین مدظلہ العالی می رساند کہ تا تحریر عرضی کہ بست و یکم شعبان (است) غلام مع متعلقان بعافیت است، و سلامت و صحت بندگان عالی از جناب او تعالیٰ مسئول دارد۔ بخدمت نواب صاحب و قبلہ حاضر است و از ظفر علی خان صاحب آنچہ کہ مقدور است در بندگی و جانفشانی

قصور ندارد و اشفاق مولوی صاحب تاکجا معروض دارد۔ شمائل نبوی بخدمت
ایشان بسند می کنند ۔ او سجانہ به اتمام رساند۔ شش روپیه بغایت اعزجب
درماهه معلومه ارسال داشته، بمشارالیه خواهد رسید ۔ میان محمد صالح سه روپیه
بدست محمد مراد جیو بخانهٔ خود فرستاده بودند۔ رسید خانه اوشان نیامد۔
اگر بغلط بخانهٔ بنده رسیده باشد، سه روپیه ازین مبلغ بخانهٔ مشارالیه
وسه روپیه بخانهٔ غلام عنایت خواهد شد۔ احوال حکیم قطب الدین صاحب هیچ
معلوم نیست ۔ و رسید رضائی نه نوشته اند۔ زیاده امیدوار عفو آنصاحب
است ۔ والده و همشیره و اطفال مع مادر آداب کورنش می رساند ۔

۱۱۴

بعرض عالی متعالی بعد اداے آداب بندگی و مراسم پرستندگی می رساند
بفضل الهی در این جا بجمیع وجوه خیریت است و عافیت عالی خواهان است
نوازش نامهٔ مرقوم هفتم این ماه مشعر خیریت ذات والا صفات مع صحت کرامت
سمات و رسیدن قاصد اجیر با عرایض اینجا ے مصحوب پیو آدم بکار سرکار
نواب صاحب شرف ارزانی فرموده مفتخر ساخت ۔ در مقدمه روانه نمودن قاصد
اجیر از آن جا ۔ بنا بر اضطرارے که خدا داند کسے از اینجا رسد مرقوم بود
حقیقت اینست که وقت عزیمت ارشاد شده بود که آخر ماه قریب سلخ آدم خبر
خیریت خواهند فرستاد ۔ چون قبل از ارشاد مذکور آدم از اینجا رسیده ۔ اکتفا
اکتفاے حالاتے مصحوب او نموده، پس درین صورت لاچار است والآنه بسلخ
هر ماه آدمی از اینجا روانه می ساخت، چه معنی دارد که بخلاف ارشاد بعمل می آید ۔
و اهمال بفرستادن آدم می کرد و نیز ارقام بود که به بست و پنجم این ماه خبر خیریت
آنجا خواهند فرستاد ۔ و اگر همین پیو آدم مرسول زود روانه شود ما بدست همین

نویسند که غرهٔ رجب قصد آنطرف نموده آید - چنانچه امروز که هفدہم این ماه
همان بنو آدم آمده ظاهر نمود که فردا ے ہژدہم است - روانه آنطرف می شوم
بنا بر بموجب ارشاد عرائض اخبار عافیت ایجاے مصحوب او حواله ساختم
خواهد گذرانید و به همین آدم ملتفی گشته فرستادن دیگرے را موقوف نمود -
وچون مرقوم بود که از طرف مردم محل غیر از بندگی پیامے نمی باشد - بنا بر آن
اوشان عریضه ملفوف نیاز نامه ارسال داشته اند - بنظر اقدس خواهد
گذشت و از اظهار اوشان ظاهر شد که از ابتداے ..... حال بنوعے
از جانب آنحضرت خفگی گاہے بخاطر راه یافته است - و مرقوم بود که جواب
مطالب اکثر فوت می کنید - قبلهٔ من ! آنچه که ضرورت است بمقدور معروض می نماید
شاید چیزے گاہے به سهو بشریت در نوشتن فروماند یا شد معاف فرمایند
و یا بعضے مطالب که به سبب دریافت مرقوم می شود آنرا دریافت حاصل می نماید
چون جواب آن ظاهر و روشن تر می باشد، به تطویل اظهار آن متصدع
گشتن ترک ادب می بیند میگذارد و وجوه عدم ارقام عالی جانب میان
پیرعلی و نوازش ارقام دعا منضم خط اندرون و عدم ارسال عرض احوال
میان موصوف که مرقوم بود معلوم نمود - میان موصوف مکرر دوسه عرائض ارسال
داشتند - شاید بسبب قصور حامل آنها نرسیده باشند یا بر پس و پیش
بگذرند و به درماہه داران موافق قاعده بر حسب رسم مقرری به عمل خواهد آمد
مزاج و دل مردم محل از جانب آنحضرت بهمه وجوه به نیاز و صاف است -
و احوال قاسم علی خان به میر هادی و میان پیرعلی بر طبق رسانیده شد -
دا اندرون فرمائش دستار براے میان پیرعلی بتاکید و تکرار است -
وسواے آن هرچه بمزاج اقدس برسد که دی روز که شانزدہم بود میان
غلام مصطفیٰ جیو براے زیارت حضرت خواجه بزرگ همراه چهری بدرگاه
خواجه قطب الاقطاب مقام نمودند - بنده هم همراه بود ، چنانچه امروز

که بعد ہم است اوشان را پیشتر ازان جائے روانہ ساختم و بہ شہر رسیدم و عرض مرقومہ یازدہم مع محمد مراد کہ روانہ ساختہ بود درینجا ماندہ بود درین خط ملفوف است، خواہد رسید۔ دیگر ہمہ وجوہ خیریت است۔ زیادہ بندگی، بندگی، بندگی۔

بجمیع خورد و کلان آنجا از اینجا سے بندگی وسلام نیاز قبول باد۔ و جمیع خورد و کلان اینجا سے از ہنود و اہلِ اسلام آداب بندگی و رسوم سلام بیام بجا می آرند۔

۱۱۵

قبلۂ حاجات و کعبۂ مرادات سلمہم اللہ تعالیٰ

بعد عرض سلام مشہود رائے فیض رائے می گرداند۔ احوال ضعیف مقرون بحمد است و سلامتی ذات والا صفات از درگاہ سبحانہ ہمیشہ مستدعی، بحسب اتفاق نواب محمد قاسم خان بہادر از اثر صدی (اتر چھینیڈی) وارد لبولی شدہ، چون سبحان شاہ را سر راہ یافتہ عریضہ مرسل خدمت نمودہ، لیقین کہ از احوال عاجز ذات مبارک از لوتجہات ظاہری و باطنی غافل نخواہد بود۔ چنانچہ از تشریف فرمودن حضرت در شہر تسلی کلی گردیدہ۔ ہنوز استحکام ماندن خود در اینجا چندان بنظر نیامدہ کہ احوال خود را مفصل می نوشت لیکن نواب مذکور را شایق و ثنا خوان جناب مبارک یافتہ۔ چنانچہ می گفتند کہ اگر او سبحانہ جمعیت خاطر بدہد، دل بے اختیاری خواہد کہ ہر روز مستفید خدمت گردد، و این را میرزا اسمٰعیل زبانی نواب نقل می کردند۔ ضعف دران روز حاضر نبود۔ بہر صورت در کمال اشتیاق ہستند۔

• اکثر مولوی کلیم اللہ صاحب را دیدہ و ارادت ایشان را در جناب عالی

یافتہ اکثر مستفیض خدمت می شود۔ امید کہ این مہجور از سرفراز نامہ و
دعائے خیر فراموش نہ فرمایند۔ عذر کاغذ و انشا معاف۔

۱۱۶

نحمدہ و نصلی و نسلم۔

مخدومنا و شفیقنا و عطوفنا و ملاذنا و معاذنا اعاذک من کل
ما یکرہ و صانک عما سائک و یحفظ سامک الفوت بالموت و الطلع المفقود
الموعود انکان ممکنا فارسلوا الینا باستعہم الوجود بلطفکم المحمود والسلام
علیکم و علی کل من عبد المعبود والصلوۃ علی من اسمہ فی الارض محمد وفی السماء
محمود وعلی آلہ و اصحابہ ذوی العز الممدود والشرف المحسود و
علی اتباعہ الذین فی جباہہم اثر السجود۔ یا مخدومنا بحسب الاتفاق وظہور
التمنا و الاستدعا و الاشتیاق من قاسم علی خان ذو الاخلاق
ان یقع الملاقات قولوا لہ احوالنا ما ہو المعلوم فی خدمتکم وقولوا کما
ارسل الی لبعض الاشخاص یرسل الینا مبلغا معتدا حتی اجمع لہ الجنود
من الرکبان و الفوارس و الرجالہ فاما موجود و صلح بینہ و بین المرہتہ
(مرہٹہ) فیحصل لہ باصلاحہم کل موقصود و یرجع الیہ المقصود والربط
التی بیننا و بین المرہتہ معلوم فی خدمتکم الشریف تم الکلام ثم السلام
علی سید الانام۔

١١٧

حضرت صاحبی مشفق کرم فرمای نیاز مند سلامت

بعد عرض نیاز مکشوف ضمیر منیر می گرداند احوال نیاز مند را بچشم خود در سنبهل معاینه فرموده بودند بهمان نهج است. خواسته بود که به شهر رسیده سعادت خدمت حاصل نماید لیکن بسبب بعض موانع رسیدن شاهجهان آباد در توقف است. توقع که تا رسیدن نیاز مند بخدمت شریف از دعای خیر عاصی را یاد فرموده باشند که تا از یمن برکت ادعیهٔ آن صاحب شافی مطلق شفاء کامل عطا فرماید. و هر مکان آن ضلع که پسند خاطر عاطر گردد ایمای رود تا بترمیم و تعمیر آن پرداخته شود. زیاده هرچه نویسد و اشتیاق خدمت شریف است و بس.

١١٨

مرزا صاحب مشفق قدردان فیض رسان سلامت

بعد سلام و نیاز. و آرزوی حصول مواصلت که اهم مطالب و اقصی مقاصد است مشهود بضمیر هدایت پذیری گرداند که از استماع تشریف فرمودن سامی بسیار خوشی خاطر حاصل شده و دل مشتاق حصول ملاقات که فوائد عقبی است زیاده از حد گردیده، او سبحانه تعالی جل شانه سببی سازد که مستفیض خدمت گردیده و فائده دینی حاصل سازد. توقع تا حصول خدمت فیض درجت بعنایت نامجات مشعر بخیریت حال فیض مآل یاد و شاد می فرموده باشند که باعث سعادت و اطمینان خاطر تواند شد و سابق عریضه نیاز

مع آدم نواب صاحب ارشاد خان جیو ارسال نموده از نظر اشرف گذشته باشد۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۱۹

مرزا صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے محبان سلامت
بعد اشتیاق ملاقات مسرت آیات واضح ضمیر منیر باد۔ قبل ازین احوال طبیعت مفصل مرقوم نموده بود۔ الحمدللہ کہ نسبت سابق فی الجملہ رو بافاقہ آورده، امید از شافی حقیقی آن دارد کہ امراض بالکلیہ رفع گردد۔ توقع از آنصاحب آن دارم کہ در دعاء خیر یاد آمده باشم کہ دعاء بزرگان باعث سود و بہبود ہر دو جہان است و موجب رفع امراض ظاہر و نہان۔ زیادہ چہ مصدع گردد، والسلام۔

۱۲۰

فیاض زمان حضرت میان صاحب پیر و مرشد مدظلہ العالی
بعد ادائے آداب تسلیمات بجا آورده معروض می دارد کہ بتاریخ ہفتم شہر رجب المرجب بخیریت بہ پیلی بھیت مع خورد و کلان خیریت است۔ کلیہ سلامتی آن ذات والا صفات شب و روز از درگاه کریم و کارساز مدام مطلوب دارد، امید کہ بہ دعاء ظاہر و باطن یاد می فرموده باشند۔ زیادہ چہ عرض نماید و بندگی غلام ابراہیم بعد عجز و نیاز قدمبوس برسد۔ و خواجہ احمد و رحیم الدین و فیض اللہ قدمبوس برسد۔

۱۲۱

حضرت صاحبی قبلۂ دوجہان سلمہٗ اللہ تعالیٰ

پس از آرزوے ملازمت سراپا افادیت معروض می رساند۔ اینجا بفضل الٰہی خیریت است۔ صحت ذات میمنت آیات ہمیشہ از درگاہ اللہ مسئلت نمودہ می آید۔ حق تعالیٰ بخیریت طرفین عن قریب حصول ملازمت سامی میسر گرداند بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔ امیدوار است کہ از...... یادآوری این عاصی فراموش نشود۔ بیاد عالی ہمہ مخلصان است۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ غلام زادہ فتح علی، فتح اللہ، ابوالفتح وغیرہ اور تسلیمات بجامی آرند اکرام الدین، کریم الدین، حسام الدین بندگی می رسانند۔ غلام محمد مع مادر خود وغیرہ ہا تسلیمات معروض می دارند۔ صاحبی میاں پیر علی سلمہ اللہ تعالیٰ اسلام خوانند۔ میاں معصوم، میاں عبدالحی سلام می رسانند۔

۱۲۲

حضرت مرزا صاحب وقبلہ فیض رسان...... سلمہ الرحمان بسلامت

بعد سلام نیاز وآرزوے حصول مواصلت کہ نہایتے ندارد، مشہود ضمیر منیر می گرداند کہ نظر یک جہتی ویک دلی حضرت کہ با قبلہ گاہی بندہ بود کردہ، اظہار می نماید کہ احوال شاہجہان آباد بمرزاے عالی روشن است کہ اوقات اوراد واشغال نہایت بہ تنگی رسیدہ، مولوی صاحب نظر محمد جیو توجہ فرمودہ، یک خط بہ حافظ صاحب بہادر در باب اینکس نوشتہ، بندہ را رخصت کردہ اند۔ نوشتہ اند کہ چیزے بطریق یومیہ مقرر کردہ، مکان

جایداد معین سازند کہ بخاطر جمعی در یادِ الٰہی مشغول باشند۔ امید از ذاتِ عالی نیز آن است ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ ہمیں خط خود بہ حافظ صاحب بنویسند و یکے از مریدان و آشنایانِ راسخ را بر نگارند کہ مدعاے بندہ براعزاز کنانند۔ و تمامی رویدادِ بندہ میاں سید رحیم الدین کہ مشرفِ خدمت می شوند گذارش خواہند کرد۔ امید کہ بر طبقِ آن توجہ خواہند فرمود۔ زیادہ نگارش ترکِ ادب است، والسلام۔

۱۲۳

قبلۂ گیہان، کعبۂ دو جہان سلمہ الرحمان

از کمترین عبودیت التیام صدرام (کذا)[1] بعد اداے آرزوے ملازمت اکسیر خاصیت و تمناے استحصال فوائد حضور کرم ظہور کہ تا مرتبۂ نیست کہ در تحریر و تقریر آید۔ معروض راے ملک آراے گردانیدہ می آید۔ دو دفعہ کرامت نامہ فیض نشانہ متضمن ۔ ۔ ۔ ۔ از تقریر مقصود حاضر بودن نیازمند درود فرمودہ معزز و ممتاز نمود۔ ان شاء اللہ تعالیٰ عن قریب از فضل وکرم مجیب الدعوات و آنحضرت ابان راہ بود، رسیدہ مستحصل خدمت فیض درجت می گردد۔ لیکن امیدوار است کہ از سرفراز نامۂ قوت بخش شائے سرفراز و ممتاز می فرمودہ باشند کہ درین فکر موجب زندگانی شود۔ و آنکہ در باب حقیقۃ مرقوم قلم جوہر رقم بود احوال آن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بالمشافہہ عرض خواہد شد۔ دیگر التماس وارد۔ اگر اشعار آنعالی قدرے مرحمت شود، عین نوازش بود، زیادہ بجز بندگی ۔ بیت ؎ یاد آمدن

یار در دل بادہ برکف جان بلب بیش ازیں یاراں چہ سازم حرز جاں

---

[1] یہ "چیتو رام" ہو سکتا ہے۔

١٢٤

قبلۂ قدردان صاحب کعبۂ دوجہان فیض رسان بندگان سلامت

آداب بندگی بجا آوردہ معروض می دارد۔ دو دفعہ عنایت عالی را..... می رساند معزز و سربلند گردانید۔ از فحوائے مضمون فرض مشحون نش آتش بے قراری بلندی گرفت حق تعالے آرزوے دلہا زود برین جلوہ ظہور نماید لیکن از ورود وثیقہ..... سربلندی قدرے تسلی مضطر می شود۔ گاہ گاہ سرفراز و سربلند می فرمودہ باشند۔ و دران کارکہ لالہ صاحب لالہ نصراللہ جیو آزردہ دل ہستند۔ انشاءاللہ تعالی امیدواثق است کہ در عرصۂ چند روز..... می رساند۔ تسلی والدِ خانہ زاد ضرورت است۔ بندہ اگر زندگی است مارا ازین قسم..... وصول خواہد شد۔ زیادہ بجز بندگی چہ جرأت نماید۔ مکرر آنکہ..... بخدمت فیض درجت والدہ صاحبہ کہ یاد می فرمایند بندگی و کورنش بصد نیاز قبول باد۔......

١٢٥

قبلۂ من سلامت بعد ہزاران نیاز عرض بموقف باریافتگان حضور پرنور می رساند۔ شاہ سالم برائے ملاقات بندہ درامروہہ آمد۔ چند روز توقف نمودہ، روزے بر باطن الیشان حق تعالی مرا آگاہ گردانید۔ حلقہ ہائے مقامات الیشان بے نور محض بہ نظر درآمدند۔ دو بار مکرر اتفاق افتاد۔ من حیران ماندم از الیشان تفتیش احوال نمودم۔ شاہ جیو ظاہر ساختند کہ مرزا صاحب قبلہ بہ نواب ارشد خان می فرمودکہ الیشان کسب از مرتو بکنند۔ من برائے مصلحت پیش شما آمدہ ام کہ می خواہم بجناب عالی در شاہجہان آباد بروم لیکن

می ترسم که بے امر عالی روم دربار ...... امید که بر الطاف و نوازش قدیمانِ خود نظر نموده که از جوانی تا پیری بخدمت عالی صرف نموده و بجز جناب عالی کسے منظور نظر او نیست و محبت بندگان عالی تمام دارد تقصیرات او عفو شود و ارشاد گردد که در انجا قدوم را از سر ساخته بجناب عالی مشرف گردد۔
در چند روز همه مقامات ایشان به نظر کرم بتوجه نموده با جازت نامه بهرجا که ارشاد شود در انجا بنشیند که از توجهات عالی بقیه عمر او صرف بیاد الٰہی نماید۔ و دیگران روبرو... آگاه سازد و فرصت...... که روبرو التماس نماید...... (نماز) پنجگانه که از عالم امر است و اصول اینها فوق العرش که بلا مکانیت موصوف است...... پیوستن با عتبار استعداد معرفت که درین دل لطف او سبحانه تعالیٰ نهاده است آن استعداد صعود نموده باصل خود پیوندد و لطائف به سینه می مانند و آنچه به نظر عالی می درآید ارشاد فرمایند۔ و در حق همسایه فقیر که ارادت بجناب عالی (دارد) توجه مبذول شود که نصیب او تقوی گردد۔ مجبوری که هست هست، زیاده چه عرض نماید۔

۱۲۶

بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبله و کعبهٔ نیاز مندان دام ... فضالهم
معروض می دارد از خدمت فیض درجت مرخص گردیده به بدرقهٔ فضل الٰہی و توجه حضرات عالیات بعافیت تمام به فرخ نگر رسید۔ مراجعهٔ که موجب این حرکت بود، علاج کرد۔ به توجه خاص حضرت که در همه حال شامل حال این غلام است، شفائے که باید رو نمود۔ هر چند درین ظلمت کدهٔ کون اوقات گذاری می نماید لیکن شب و روز از جناب مفضل حقیقی مسئلت

دارد کہ وجہ معاشے در شہر دست دہد کہ بخاطر جمع تحت اقدام حضرت بودہ کہ این چند انفاس ما بقیہ را بہ اتمام رساند و تحصیل مآرب ہائے اُخروی نماید۔ ان شاء اللہ بعد چندے بہ قدمبوس مستفید گردد۔ واجب بود بعرض رسانید۔

میاں پیر علی صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ بجمیع مسترشدان مجلس منیف سلام و نیاز می رساند۔

بجناب عالیہ حضرت والدہ صاحبہ بندگی بصد نیاز۔

۱۲۷

حضرت و قبلہ خداوندخدا اُگان فیض رسان عالم دعا لمیان سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد ابراز مراسم نیاز و آرزوے قدمبوس شریف کہ زیادہ از حد است بتقدیم رسانیدہ معروض رائے فیض پیرائے می گرداند۔ نوازش نامۂ عطامی کہ از روی غلام پروری بہ تفضلات بے غایات بنام خلیفہ فیض اللہ جیو و این غلام در مقدمہ تعہد یومیہ مولوی صاحب ثناء اللہ جیو از روشن خان عنایت شدہ بود، عز ورود نمود، معزز و ممتاز گردانید۔ چنانچہ مرقومہ مفصل معلوم شد۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ ذات مبارک را با این ہمہ کرم و فضل دیرگاہ سلامت باکرامت داراد۔ خلیفہ موصوف پیش از ورود عنایت نامہ بہ ارادۂ قدمبوس والا روانہ ستہیل شدہ، رجا کہ بفضل خدا بخیر و خوبی رسیدہ قدمبوس شریف نمودہ باشد۔ فدوی حسب الارقام عالی بنا بر مہربانی یومیۂ مولوی معز اللہ بروشن خان بحضور خان صاحب بہادر بسیار از بسیار تعہد نمودہ خان مذکور ظاہر ساخت کہ تمام اہلکاران را بنا بر فہمانیدن کاغذ سرکار در لسولی طلب داشتہ ام، درینجا کارندہ نیست کہ خط نوشتہ بفہیم

کہ یومیہ مولوی موصوف رسانیدہ و بندہ بعد از فراغت کاغذ بہ عرصہ برخہ سنبھل رسیدہ۔ یومیہ مولوی صاحب دام دام بے باق کردہ خواہم حال و آئندہ ماہ بماہ رسانیدہ خواہد شد۔ خداوندمن! خان مذکور نیز زود از حضور مرخص سنبھل می شود، در اینجا رسیدہ یومیہ مذکور ادا خواہد نمود۔ امیدوار فضل و کرم آنست کہ فدوی در ہر حال غلام و خادم جناب عالی تصور شدہ، ہموارہ تا حصول قدمبوس عالی بصدور نوازش نامجات عظامی مشعر بر کار خدمات معزز و ممتاز می شدہ باشند کہ باعث سعادت غلام ازاں متصور است۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

بعالی خدمت نواب صاحب قدر دان فیض رسان نواب ارشاد خان بہادر آداب نیاز قبول باد۔ خان صاحب محمد جیو و خلیفہ فیض اللہ جیو سلام بندگی مطالعہ نمایند۔

۱۲۸

ہوالعزیز

بموقف عرض خدام ملائک احترام حضرت صاحب و قبلہ مدظلہ العالی می رساند۔ آداب تسلیمات و آداب کورنشات زیادہ یارائے ادائے دارد کہ ہموارہ بندگان آستان عرش اقران را سر نیاز بعتبۂ عقیدت و ارادت افتادہ و غاشیہ بدوش در بندگی ایستادہ، لب اظہار سوء ادب است۔ پس عرضہ احوال مناسب است کہ از روز عزیمت کریستگان بارگاہ کہ باکی جائیگاہ رونق افزائے شدہ، کلبۂ احزان مہجوران تیرہ و آہ یا نالہ ہم صغیر۔ او سبحانہ زود ترین بہ شرف قدمبوس فائز فرماید۔ بارے بہ نوید عافیت مزاج اقدس کہ از خطوط اندرون و بیرون جان ناتوان بہ تابوت قالب افتادہ می ماند۔ اما رقم عاطفت چون باسم این کم سعادت سواد بخش صفحۂ کاغذ

نمی گردد موجب شقاوت اعمال و افعال خود دانسته دست انفعال ہم بدامن انفعال دراز می کند۔ ع ہم در تو گریزم ار گریزم
کہ واقعی این ہمہ چشم نمائی نا شائستگی ہاے من است، سزاے بد کاریہاست لیکن از ابر فیوضات عالیہ مترجی شست وشوہاے آنہاست۔
چراکہ غائبانہ از تفقدات و کرم کریم ما دریغ نمی فرمایند۔ یکے از انہا این است کہ بعنایت یک روپیہ معرفت شیخ سرمبابات بلند ساختہ بہ تسلی پرداختہ و مزاج اندرون محل بہ سبب استعمال ما، الجبن باصلاح تمام آمدہ۔ دو سہ مسہل خوردہ شدہ، اما اخلاطے کہ باید برآمد نشدہ معالج در تدبیر جلاب دیگر است، اما آثار صلاحیتے آنست کہ اکثر اوراد ذکر عالی از سر نیاز ادا می فرمایند۔ باقی کیفیت زبانی محمد مراد بسماع عالی خواہد آمد و درین سال شدت سودا و خفقان در غلام بیشتر است۔
ظاہرا این ہمہ از بعد خدمت است و یا خود آن صدمات دوران واحتیاجات این واکی دامن گیر حال است۔ چون تصور دست خود بہ دامن توسل عالی متصور می کند، صورت جمعیت ہم می رسد۔ اللّٰہم زدنا یقینا۔ زیادہ خدا دب۔

بخدمت نواب صاحب مدظلہ العالی عرض کورنش قبول باد۔
و بخدمت ارشد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلام نیاز قبول باد و میان ظفر علی و محمد علی سلام اشتیاق مطالعہ نمایند۔ دیگر بہ ہمہ صاحبان سلام شوق قبول باد۔ دوہرہ حسب حال معروض جناب عالی ؎

بیل چنبیلی کیورا سیے سجی سکہہ باس
اس ڈوبری ڈوب کو میگہہ تہا دی آس

اے گنہگارم و امید مرحمت دارم مرا بہ سادہ دلی ہاے من توان بخشید

و مردان خانۂ غلام عرض بندگی بہ نیاز تمام معروض می دارند۔

۱۲۹

حامداً و مصلیاً

حضرت صاحب و قبلہ قدردان دام افاضتکم بعد اظہار مراتب
آرزومندی معروض می دارد۔ احوال بندہ درخور شکر است ۔ و اوقات بہ عزت
می گذرد ۔ درین ولا بہ استماع قدرشناسی و طلب بجاے ہندوستان
و صیت ہمت نواب قاسم علی خان و دریافت عقیدت نواب صاحب
موصوف بجناب سامی، خیال روزگار در سر این بے سر و پا پیچید۔
ہرچند تحریر فقیر درین باب بہ والا خدمت تحصیل حاصل است کہ خود
رفاہ و صلاح نیازمند منظور دارند ، لیکن احتیاطاً یاد دہ شد۔
اگر خواہش نواب مذکور درست است و بخاطر مبارک مناسب بود
و مساعدہ معقول با رغبت تمام خودش ممکن بود با ہر قدر مردم نجیب ماہور
خواہند کرد ، از اطراف و شہر کہ با حضرت والا شہید و رفیق بودند و اخلاص
داشتند ، ہزار دو ہزار با اسپ و بے اسپ و پیادہ و سوار سواے
نیز ممکن است ۔ لیکن بدون مساعدہ برخاستن و کوشش بے دست
و پایان متعذر است و چندکس چینی اعزہ سردار نشستہ اند کہ براے
آنہا پروانہ علیحدہ و مساعدہ باید۔ این ہمہ بنا بر اطلاع معروض داشتہ
ام ۔ معہذا در آنچہ سود و بہبود نیازمند بود و بناے تراضی افتادہ بوجہ
احسن صورت کردہ باید بہ عمل آید ۔ دیگر مراتب بجناب عالی چہ طرازد ۔
تا حصول سعادت ملازمت بہ عنایت نامہ معزز می شدہ باشند ۔ زیادہ
نوشتن از مراتب نیاز کم است ۔ قبلۂ من ! مرزا کاتب علی جیو....
.. معتقد اند ۔ بنا بر نوکری آن طرفہا می رسند ۔ سفارش ، ایشان بہ

ارشاد خان صاحب یا ہرکہ مناسب بود باید فرمود، تا ...... منسلک شود[1]

۱۳۰

قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

بعد از عرض آداب تسلیمات بعرض می رساند۔ ازان روز یکہ از خدمت عالی رخصت شدہ، روانہ شاہ آباد شدم۔ در لبولی رسیدہ در انتظار آدم یک مقام کردم۔ سوائے یک لوئی سیاہ نزد وے چیزے دیگر نبود۔ درین اثناء نوازش نامہ بنام محمد خان صاحب پرتو نزول بخشیدہ مرصوف آدم مشخص کردہ بودند۔ حسب ...... سید نور اللہ الحسینی جانصاحب بعزم لشکر بندگان عالی در لبولی وارد شدند برفاقت ایشان بآرام تمام سواری ہم میسر شد۔ احقر مع الخیر رسید۔ محض بہ فضل آنجناب بدرقہ حسب دلخواہ ہم رسید۔ تا تحریر بست و سوم شہر حال ہمہ وابستہ بخیر و عافیت اند۔ درین ایام میاں غلام امام عازم شہر شدہ اند۔ از مدتے ارادہ داشتند حالا رخصت غائبانہ درخواستہ بخدمت حضرت مولوی صاحب می رسید۔ مرکوز خاطر ایشان مشروحاً زبانی واضح رائے شریف خواہد شد و خبر داخل شدن آنحضرت بہ شاہجہان آباد زبانی میر نور اللہ معلوم شد۔ نہایت اطمینان و سرور حاصل گشت و خبر کوچ بندگان عالی اشتہار تمام دارد۔ چنانچہ جھنڈہ برآمدہ خود تا ہنوز تاریخ کوچ مشخص نکردہ، شاید دیر نگردد عن قریب شود۔ چون غلام بحضور اندک سعادت اندوز گشتہ نہایت از قلب بودن خویش متاسف برگشتہ، او سبحانہ، سببے سازد تا زود سعادت قدبوسی

---

[1] مجموعہ ہذا کا مکتوب ۹ و حضرت مظہر" کی طرف سے میر عبد الباقی کے نام ہے اسی سلسلے کا معلوم ہوتا ہے۔

حسب دل خواہ مستعد گردد۔ دیگر جمیع وابستہ ہاے ما بنده قدمبوس و کورنش معروض می دارند قبول باد، زیادہ۔

۱۳۱

حضرت صاحب قبلہ فیض رسان صوری و معنوی سلامت

بعد اداے آداب تسلیمات بعرض می رساند کہ نوازش نامۂ عالی مصحوب میر اسمٰعیل ورود فرمودہ جمعیت ہاے ظاہر و باطن بخشید۔ بدریافت مزاج مبارک شکر و سپاس الٰہی بہ تقدیم رسانید۔ الحمد للّٰہ ذی الفضل والکرم نوید تشریف فرمودن بہ سیر سنبھل بعد خشکی راہ ہا کہ ارشاد شدہ بود بہ امید خبر یافتن زود۔۔۔۔۔۔۔ مسرتہا و توقعتہا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔ روزی شود آمین آمین آمین۔۔۔۔۔۔۔۔ لاحق شدہ است۔ خصیہ جانب چپ آماسیدہ و بالیدہ گشتہ و بعض وقت درد شدید می کند کہ از شام تا پگاہ مقدار چشم زدن قرارے نمودہ است۔ و وجع مذکور منتقل ہم می شود۔ گاہے در عانہ تا قریب ناف و گاہے در ران چپ تا زانو، و گاہے بسوے گردہ انتقال می کند و رنگ بول گاہے بہ صفرۃ گاہ بہ بے رنگی می شود و قبض طبیعت نیست، بہ تجویز بعضے فصد باسلیق نمودہ و اطلیہ و اضمدہ مثل پپیہ یطا و اکلیل الملک و کمون سیاہ و بنفشہ و بابونہ وغیرہ و بخور مانند ورق بیخ و سپند بہ عمل آمدہ روزے چند درد مطلق زائل گشتہ مگر ورم ہنوز باقی بود، و ورم قدرے بلغ نیز باقی بود۔ اکنون باز عود کردہ است۔ او کریم تعالیٰ بہ برکات انفاس شریف فضل خود فرماید۔

خط حضرت ابوالفتح صاحب و میاں مرید حسین صاحب سلمہما اللّٰہ تعالیٰ

ملفوف عرضی بہ نظر انور خواہد گذشت۔ جواب ملفوف سرفراز نامہ رحمت گردد۔ امروز کہ سوم جمادی الاول است، احقر بہ درد دم گرفتار است، امیدوار است ....
آرزوی قدمبوس جناب عالی کہ اہم ترین مقاصد است ۱

۱۳۲

حضرت صاحب قبلہ فیض رسان صوری و معنوی سلامت

نوازش نامۂ عالی مصحوب زیرک ورود تفاخر فرمودہ، جمعیت بخش ظاہر و باطن گردید۔ بہ دریافت عافیت مزاج مبارک شکر و سپاس الٰہی بہ تقدیم رسانیدہ۔ الحمد للہ حمداً کثیراً۔ از ابتدا دریافتہ بود کہ عنایت نامہ متضمن ورود ذات بابرکات درین نواحی بدست میر ولی اللہ بنام نیازمند ابلاغ فرمودہ شدہ قبلۂ دین و دنیاے من ہنوز میر ولی اللہ نرسانیدہ اند۔ و نیازمند ارادہ می داشت کہ اگر آن قبلہ این بار تشریف تا الور ہم بہ تقریبے خواہند فرمود احقر قدم از سر ساختہ سعادت پابوس حاصل خواہد ساخت لیکن از باعث عارضہ قدرت بر آن نیافت اگر مقدر است آیندہ را حق تعالیٰ نصیب خواہد کرد نوشتجات عالیہ کہ بنام حضرت ابوالفتح صاحب و میاں مرید حسین صاحب بودند رسانیدہ شدند۔ میاں مرید حسین صاحب در استرضاے والدہ ماجدہ خود یک گونہ تقصیر می فرمایند و کار آسان را دشوار گرفتہ اند۔ و مادۂ اہلیہ ایشان نسبت و والدۂ ایشان از سبب فرط محبت، دیگر فرزندان را از گوشۂ خاطر محو ساختہ با ایشان اقامت گزیدہ اند۔ سود را یعنی یا حبیب

---

۱ یہ، اور دیگر چند مکتوبات جا بجا سوختہ ہیں۔ اس لیے ان کی عبارت ناقص و نا تمام ہے۔

اگر صلاح بوده باشد بہ ہیچ ارشاد باید کہ عماری احقر بطور نیاید[1]
نسخۂ عالیہ کہ از راہ کمال کرم و احسان عنایت شدہ بود البتہ استعمال
کردہ خواہد شد۔ حق تعالیٰ موافق سازاد۔ شکر این ماہر دو بجا می آرم۔
جاے نماز منگل کوٹی درین وقت سوداگران بیا وردہ اند۔ یکے از خدمت
نواب صاحب قبلہ گاہے و دیگرے از دیگرے بدست آوردہ ارسال نمودہ
است۔ ویک ہنکے پینسکر سیاہ وسفید، و دو چکیے پیر ساختۂ اجمیری
ابلاغ داشتہ است۔ خدا برساند، امیدوار پذیرائیست۔ نواب صاحب
قبلہ گاہی چیزے بجناب آن قبلہ نوشتن فرمودہ اند، بحسب آن برپرچۂ
علیحدہ تحریر یافتہ، امید کہ جواب آن برپرچۂ علیحدہ ارشاد شود۔
زیادہ جز آرزوے قدمبوسی چہ بعرض رساند۔ خداے کریم میسر
فرمایدش بمنہ وکرمہ۔

۱۳۳

حضرت صاحب مشفق قدردان دستگیر دوجہان سلامت

بعد از لوازم عبودیت وبندگی بجا آوردہ، معروض بعالی خدمت می دارد۔
قبلۂ من! نیازمند درین ولا چند روز بیماری کشیدہ ازین باعث از حصول
قدمبوسی محروم ماندہ الحال از فضل او سبحانہٗ وتعالیٰ وتوجہ آن خدایگان
مزاج بندہ تندرست است۔ می خواستم کہ بخدمت عالی رسیدہ مشرف
ملازمت باشم۔ لاکن زبانی میاں غلام رسول معلوم شد کہ خود بدولت بروز
یک شنبہ مراجعت بہ دہلی می فرمایند۔ ازین وجہ معلوم می شود کہ نیازمند
سخت بے نصیب است کہ بارہا ارادۂ قدمبوس نمودہ واز بدنصیبی خود
اتفاق نبود، زیادہ امید از توجہ آنحضرت چنان است کہ در حق این عاصی

---

[1] کلمات طیبات کے مکتوب ۳۸ میں جو صاحبزادہ میر حسین ؒ نام ہے، نہ [illegible]

پر توصیر توجہ باطنی می فرمودہ باشند۔ ؎

اک لہر لطف کی ہمیں بس ہے
غم کے دریا میں پار کرنے کو

زیادہ چہ التماس نماید۔

قبلہ سلامت! چادر مرسلہ و دو خط مع میاں غلام رسول نزد نیاز مند رسید ند۔ بخدمت شریف ارسال داشتہ است و قدرے سبز می آرد، بجناب عالی ارسال داشتہ، امید از توجہ آنحضرت چنان است کہ قبول شوند۔

۱۳۴

حضرت صاحب و قبلۂ من سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد از سلام سنت الاسلام مکشوف ضمیر منیر باد کہ این فقیر بعد از چہار ماہ لاچار شدہ در سنبھل آمدم۔ از سبب مناقشۂ برادران تا حال کاروبار در ماہہ در سرکار حافظ رحمت خان نہ شدہ بود۔ الحال رو بکار شدہ است۔ وقت رخصت در خدمت شریف اظہار کردہ بودم کہ یک رقعہ برائے محب اللہ خان[1] بدین مضمون کہ دوندے خان براین فقیر وعدہ کردہ بود کہ مرا نزد خان بردہ ملاقات کنانیدہ اظہار بکنید و از نزد خود چیزے خدمت بکنند۔ و خبر خیریت والدہ برعنایت نامہ بنویسند و نیز بنایند کہ برخوردار بخیریت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ خبر برگرفتہ می آید خاطر جمع دارند۔ از طرف فقیر اندرون خود سلام رسانند و بو بو حسنا را دعاء رسانند۔ و خبر خیریت والدہ و برخوردار بنویسند۔ حضرت سلامت رقعہ برائے محب اللہ خان زود عنایت فرمایند۔

---

[1] پسر دوندے خان

۱۳۵

حضرت صاحب و قبلهٔ دارین من سلامت -

بعد از تقدیم مراسم نیاز مندی بعرض می رساند - اینجا خیریت است - صحت ذات سامی از درگاه الٰہ مستدعی است قبل ازین نیاز نامه ارسال داشته به نظر عالی گذشته باشد - ہمیشه سائر دوستان بیاد عالی تر زبان اند - حق تعالیٰ بخیریت طریق حصول ملاقات راحت آیات محصل گرداناد بحرمة النبی و آله الامجاد - غلام زاده فتح اللہ، فتح علی وغیره بندگی بجا می آرند - غلام محمد مع حمزه و عبداللہ وغیره بندگی بجا می آرند - اکرام الدین ہمعین خان حسام الدین، کریم الدین تسلیمات بجا می آرند - سعادت قدبوس معروض می دارند - حاجی میان محمد معصوم جیو و میان عبدالقیوم بخیریت اند - سلام شوق می رسانند - غلام جان بندگی بجا می آرد -

۱۳۶

حضرت صاحب و قبلهٔ نیاز مندان مدظلهم العالی

بعد عرض سلام و نیاز لا کلام مکشوف خدام ذوی الاحترام می گرداند که عنایت نامهٔ گرامی که مشتمل بر انواع تفضلات بود از ورود آن گویا جانے تازه در قالب آمده، مژده قدوم مبارک که دران مرقوم بود - اللہ تعالیٰ عن قریب باحسن وجوه به ظهور آرد که دولت ملازمت سراسر سعادت میسر گردد - قاضی القضاة بموجب طلب امیر الامراء عازم آن صحبت شده بودند - از خط ایشان معلوم شد که بعافیت خدمت رسیده اند -

197

زیادہ چہ مصدع نمی شود۔ والسلام۔

۱۳۷

بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبلۂ کونین و کعبۂ دارین کامل ہادی آگاہ دل می رساند۔ چون این کمترین ازان روزیکہ از خدمت سراسر سعادت رخص شدہ آمدہ قالب ...... وجان ...... تعالیٰ شاہد حال است۔ از تحریر و تقریر بیرون است و ہمیشہ دل متعلق بجناب عالی می باشد۔ لیکن بسبب امورات دنیوی کہ ناگزیر بودہ مقصر است۔ دعاء فرمایند کہ خلاصی یابد، مدام بخدمت سراسر سعادت فیض مآب باشد و باقی عمر گذارد۔

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم
توتیائے چشم سازم دم بدم

اے آنکہ توئی کعبۂ ارباب ارادت
گردی سوئے تو می آرم بکہ آرم

باندرون تسلیمات می رسد۔ از کمترین ملا نہا سلام و تسلیمات می رسد۔

۱۳۸

زبدۃ الاصفیاء خلاصۃ الاتقیاء حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ سلامت۔

بعد ابراز شوق کہ ما فوق آن متصور نیست، مکشوف رائے نکو دُد پیرائے میگرداند کہ فقیر نہایت تحریر مستوجب حمد و صحت ذات

محبت صفات مطلوب ۔ ثانیاً این کہ مدت المدت گذشت کہ از احوال مسرت مآل آگاہی نیست و دل نگران ہمان جانب است ۔ بنابران باشتیاق تمام متصدع میشود کہ آئندہ برخلاف ماضی بدست ہرکس خطوط کیفیت خود می نویساں باشند کہ تسکین دلی می تواند شد۔ و درباب محبت اساس میاں محب اللہ پسر میاں محمد طاہر رسوخ تمام از قدیم الایام کہ بخدمت دارند۔ نوشتن سفارش اینہا منظور است ۔ یقین کہ بموجب فیض عام آنچہ متعصد داشتہ باشند۔ توجہ خواہند فرمود ۔ زیادہ ایام حلاوت مدام باد۔

اسیاق بحدیست کہ پایان نیست، خواہش باطنی باشد، ملاقات ممکن است ۔

۱۳۹

حضرت مشفق سلامت

از عزیزے کہ بحضور فقیر بخدمت شریف ظاہر نمودہ بود کہ شیخ قاسم جیو در باب ممانعت و غلام آن باشخاصے کہ ارادۂ برآمدن ازین بلدہ دارند، بخدمت نواب امیرالامراء عرض نمودہ است ۔ استفسار فرمایند کہ درین باب چہ حکم رسید از دیروز ممانعت می شود ۔ شاید ہمین حکم رسیدہ باشد۔ عرض ہرچہ آن عزیز اظہار نماید بہ مخلص اطلاع فرمایند۔ و درین دو سہ روز آنچہ بسمع شریف رسیدہ باشد، بہ مخلص آن نیز مطلع فرمایند ۔ جواب نوشتجات میر محمد مبین تا فردا نوشتہ بخدمت ارسال می نماید، انشاء اللہ تعالٰی سلمکم اللہ تعالٰی وابقاکم ۔

199

۱۴۰

بجناب فیض مآب ...... مدظلہ العالی

گزارش مراتب عبودیت .... بسمت دارالخلافہ

مرۃً بعد اُخریٰ زبانی غلامان کہ باین طرف آمدہ بودند دریافتہ بود ازاں باز خطے کہ مشعر بر نوید بعافیت رسیدن بندگان عالی بہ منزلِ مقصود رسیدہ بودند بالیقین کہ وابستہ در سایۂ آفتاب پایہ بہ امن و امان واصلِ منزلِ مقصود شدہ باشند۔ و در امرے کہ مستمد شدہ بود بہ یمن توجہ عالیہ امیداست کہ گرہ از کار بسہولت واشود وہم چنیں امیدوار است کہ شرفِ حصولِ دولتِ طریقہ نیز میسر آید کہ آں مقصد اقصیٰ و مطلب اعلیٰ است۔

صاحبان حلقہ سلام قبول فرمایند۔ زیادہ بجز تمنائے قدمبوس چہ عرض آید۔

بجناب حضرت والدہ مرشدہ دامت ظلہا عرض عبودیت می رساند۔ میاں پیر علی سلام قبول فرمایند۔ مبارک النساء حبیبۂ غلام مع والدۂ خود عرضِ قدمبوس معروض می دارد۔ اگرچہ لائق آں نیست کہ نامش علیحدہ بہ تحریر آید لیکن والدہ اش بسماجت درخواست کہ نام او را اساً بعرض رساند کہ ایں امر سبب سعادت و اعتبار او شود۔

۱۴۱

مظہرِ فضل و کرم، مصدرِ عطوفت و رحم، حضرت مرزا صاحب جیو مدظلہ العالی

باستماع نوید بہجت جاوید رونق بخشیدن ساحت بلدہ سنبھل که درعین انتظار خبر فرحت اثر درگوش ہوش این حلقہ بگوش رسیده، حقا که بمجرد رسیدن این مژدۂ راحت افزاے سویداے دل که مثل آئینہ از آتش مہاجرت مکدر بود، به اصغاے این صیت روح بخش زنگ را حک ساخته، حق تعالیٰ سببے سازد که عن قریب دیدار مظہر انوار میسر آید۔

ترددے که آنست که گاہے این زمین بسولی را که بے قدوم بزرگان مثل کاہ رو بخشکی دارد، به یمن قدوم میمنت لزوم سرسبز و شاداب گردد۔ فدوی را یکے از غلامان صمیم تصور فرموده از گوشۂ خاطر گرامی محو و منسی نخواہد فرمود که حق تعالیٰ از دعاے سامی از ہر الم مبدل به راحت گرداند۔ زیادہ چه عرض نماید۔

۱۴۲

آداب کورنشات بصد عجز و نیاز بجا آورده بعرض اقدس اعلیٰ می رساند۔ غلام به فضل او سبحانه و به یمن توجہ آنحضرت قبلہ دین و دنیا بہمه وجوه مع وابستہ بعافیت است۔ بورود نوازش نامه کرامت آمود مفتخر و مباہات اندوز گشت آنچه عزم مبارک به سمت پانی پت تحریر کلک دُرر سلک گردیده بود خیلے توحش غلام شد۔ آرزوے و تمنا آن بود که شاید بطرف سنبھل عزم فرمایند۔ چون ازین حدود بر متصل واقع است، بمجرد استماع آن به سعادت ملازمت مشرف خواہم شد۔ حالا ہم انشاء اللہ تعالیٰ بعد انقضاے موسم برسات ارادۂ احقر مصمم است۔ ہر جا که نزول برکت شمول خواہد بود، به

حصول شرف قدمبوسی مستسعد خواہد شد۔ و چون غلام را بہ لقب مجددی سرفراز فرمودند، بشکر این تفضل عظمی بکدام زبان بعرض رسانم و اداے کورنشات این تفضلات بجا می آرم۔ اگر ارشاد شود بمہر کندہ نمایم۔ و آنچہ فیصلہ یا اندرون محل تحریر شدہ بود کمال سرور و اطمینان بہ پسر غلام حاصل شد۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ و بخدمت جمیع یاران طریقت عرض سلام و بندگی و نیاز قبول باد۔

از نور الابصار محمد حکمت اللہ و والدہ اش آداب کورنشات بجا می آرند و حضرت والدہ صاحبہ و آپا صاحبہ کورنشات بعرض می رسانند۔ و مردم خانۂ احوط کورنشات بہ عجز و نیاز بعرض می رسانند۔

۱۴۳

بسم اللہ حامداً و مصلیاً

قبلۂ حقیقی برحق و کعبۂ تحقیقی مطلق، حضرت صاحب مدظلہ،

از کمترین مسترشدان بعد از اداے آداب بندگی کہ شیوۂ عبودیت کیشان است و پیشۂ عقیدت اندیشان معروض راے عالی می گرداند فدوی را آرزوے قدمبوسی بہ مرتبۂ بود کہ بیان آن بہ بیان نمی آید و لغیر آن معتبر ~

اگر از خدمتت دورم بسے ترسندگی دارم
ولے قمری صفت ہستم کہ طوق بندگی دارم

لیکن بہ سبب عذر حلاب متعذر و مہجور الخدمت ماندم انشاء اللہ تعالےٰ از عقب بخدمت فیض درجت سراپا حصول سعادت جاودانی

شرف اندوز خواہم گردید۔ حق تعالےٰ آن سایہ را بر سر خادمان و فدویان سلامت داراد۔ زیادہ بندگی و قدمبوسی۔

۱۴۴

بجناب مستطاب مستغنی الالقاب اسوہ برگزیدگان زمان سلمہ اللہ المنان۔

بعد عرض نیاز مصدع می شود کہ نا مساعدیٔ ایام بمثل ما مردم از مدت است و بے جوہری این عاجز علاوہ مانع خریداری صاحبان ذی الاقتدار است مسموع شدہ کہ بندگان عالی نواب عالی جاہ او صلہ اللہ الے مایتمناہ بجناب ارشاد مآب عرض نیاز و اخلاص می فرمایند۔ خوشا حال سعادت منزی کہ بہ ذیل مکرمت پناہ آرد و چارہ کار بستہ خود را ازاں عقدہ کشاے دنیا و آخرۃ خواہد۔ الحاصل کہ نواب موصوف ہر چند آنچہ ارادہ داشتہ بالفعل موقوف معلوم می شود لیکن ظاہرا تلاش آنم کہ فی الجملہ سلیقۂ کاروبار دنیا داشتہ باشد، وازین امر کہ سواے نیاز مندی آنجناب لیاقتے ندارد، اگر مناسب باشد در تدبیر رفاقت عقیدت مندی عالی جناب شان توجہ مبذول فرمایند۔ شاید ارادۂ مرا بہ مراد رسد۔ در صورت منظوریٔ این عرض و اجابتِ این حرف کہ بوساطت مکاتیب صورت تواں گرفت۔ بے استطاعتی نیاز مند کہ بسبب ہرج مرج چندین سالہ سیما از ہنگام غارت عام وارد است یقین کہ ملحوظ خاطر عاطر خواہد بود کہ درین حالت ہا و بے اسبابی ہا بے مصارف برخواستن معلوم۔

زیادہ نیاز مندی است والسلام والاکرام۔

٢٠٣

۱۲۵

حضرت پیر و مرشد برحق مدظلہ العالی

بعد اداے مراتب کورنش و تسلیم و تقدیم لوازم مدحت و تعظیم بعزعرض جناب فیض انتساب می رساند کہ بہ فضل الٰہی ہم قرین خیریت بودہ خمس الاوقات با ستدعای سلامت و بقای ذات فائض البرکات می گذراند۔ و حصول سعادت قدمبوس و دریافت شرف حضور کرامت معمور را از خداے عز و جل می خواہد۔ بتاریخ نوزدہم روز پنج شنبہ حضرت قبلہ گاہی[1] بہ بدرقۂ فضل الٰہی براے زیارت حضرت خواجہ بزرگ[2] قدس اللہ تعالےٰ سرہ العزیز روانہ شدہ، امروز منزل سویم است، امید کہ بعرصۂ دو ماہ مراجعت مع الخیر شود۔ قبل ازیں صحیفہ العنایت و الطاف نواب صاحب و قبلہ شرف صدور یافتہ بود، بنا بر ترددات سفر کہ از چند روز حیص و بیص تمام لاحق بود، فرصت تحریر جواب نیافتہ، دریں صورت امیدوار است کہ عذرے بوجہ وجیہ دریں باب گذارش باید و ارشاد شود کہ جاے شکایت نیست زیادہ حد ادب ندید۔ الٰہی ظل رافت عالی بر مفارق ادانی و اعالی مستدام الیٰ یوم القیام باد۔

مردم محل و لحقہ باداے کورنش سعادت اندوز اند۔ روح الامین عرض تسلیمات دارد۔

---

[1] "میاں صاحب" (دیکھیے مکتوب ۱۱۲ مجموعہ ہٰذا) [2] خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۶

قبلۂ من! عریضۂ نیاز مطوی قاصد نواب صاحب قبلہ شاہجہان آباد
ارسال یافته بود، از انجا باز پس آمد. الحال مع آدم خود با ہفتاد عدد
پیره (پیڑا) ابلاغ نموده است. از مبارک نظر خواہد گذشت. بسته
اندرین ایام درینجا ہم می رسد که داخل ذخیره کرده می شد.
نوشته میر سلیمان صاحب از دکن رسیده بود. ملفوف عرضی
از نظر مبارک گذشت. زیاده جز بندگی چه بعرض رساند.

۱۴۷

قبله و کعبۂ راستان سلامت
روئداد اینجا برین نمط است. سابق سه چهار روز بموجب جے ﷲ
ساسوان (کذا) بنوعے اشتهار شده بود که شاہنشاه در پشاور داخل
شده، بعد ازان از زبانی دیگرے مردمان شنیده می شود که تا حال از
افواج چیزے انفصال نیافته که عبور دریاے اتک نماید. و درین ولا خبر است
که رگهنا تهه راؤ مرہته از گوند معاملت نموده، در انتظار نبیره راؤ
مذکور بهانجا نزول دارد. بعد آمدن نبیره راؤ مذکور از انجا کوچ کرده و از
گہات (گهاٹ) کالپی عبور دریا جمن ساخته درمیان دو آب فساد نماید. ازین
سبب مردمان چیزے ہراس و خوف می کنند. زیاده چه عرض نماید.

۱۴۸

هوالغنی

قبلہ وکعبۂ دین وایمان سلامت

احوال فدوی تا تحریر عریضۂ نیاز کہ چہارم جمادی الثانی است، مع تبع و لواحق بخیریت است و خیریت آن قبلہ لیل ونہار مطلوب۔ سبب معقصر ماندن از خدمت گرامی ہنگامۂ شادی است۔ چنانچہ بر ضمیر منیر ہویدا است انشاءاللہ العزیز بعد فراغت شادی بخدمت فیض درجت رسیدہ، قصور معاف فرماید و آنچہ احوال روزگار فدوی با صاحب زادہ می گردد، اظہار احتیاج ندارد۔ بر آن قبلہ توجہ احسن مبرہن است۔ در ایام شادی حافظ رحمت خان بہادر بہ آنولہ تشریف خواہند فرمود۔ طبیعت چنان می خواہد کہ اگر صورت روزگار با حافظ صاحب رو بدہد اولی است وموقوف بر مشورت آن قبلہ داشتہ، آدم را بخدمت گرامی رخصت نمودہ، ہرچہ درین باب درحق فدوی اصلح باشد ایما فرمایند کہ بران عمل نماید۔ زیادہ بجز بندگی چہ نگارد۔ بخدمت نواب صاحب بندگی۔ ومیاں ظفر علی صاحب واخون عبدالرزاق وملا نسیم وملا خاذی محمد وسبحان شاہ وجمیع حاضران مجلس سلام خوانند۔ از والدہ صاحبہ بندگی مطالعہ فرمایند۔ از عاصی دارین غلام حضرت بندگی مطالعہ فرمایند۔ ملا بہار بندگی می رساند۔

۱۴۹

حقیقت این است کہ بعد افراط و تفریط مردمان فریدآباد و غارت افواج شاہ درانی محمد عظیم در سنبھل رسیدند و بعد چند ماہ دعوی حویلی محمود یا دلی حد خود نمودند۔ چون روسای سنبھل از نسب مشارالیہ اطلاع نداشتند۔ بر محضر مہرہا نمودند۔ بعد چند روز میاں غلام فرید طبیب سرہ را بملاقات ماسبق کہ در شاہجہان آباد اتفاق افتادہ بود و شیخ محمد اکرم و شیخ نصرت یار امام مسجد جامع را بیقین پیوست۔ مہر بر محضر نامبردہ نمودند و معہذا نسب نامہ و مہر قاضی ملول گرد دیندار مؤتمن بود در دست دارند با وصف این اسناد و استشہاد ارباب شرع باحتمال طعن مہرہا نمی نمودند۔ بعد ہشت سال بگواہی جنگی خان چودہری و سید حمزہ ساکن سرائے چودہری و اکثر شرفائے دہلی و سنبھل نسب ایشان معزز گشت و باقرار حویلی بودن اقاضی و ادانی شہر از خان صاحب امام الدین احمد خان تا چودہریاں ہمہ بالاتفاق معترف اند۔ ارباب شرع نیز مہرہا بر محضر نمودند و روبروے خان صاحب بہادر اقرار کردند۔ چنانچہ خان صاحب بہ روشن خان برائے اخراج غاصبان و قابض نمودن محمد عظیم پروانگی دادند۔ اکنون روشن خان بسفارش کسے اغماض می نماید، و می گوید کہ از غاصبان محلکا پانزدہ روز گرفتہ اند کہ یا پروانہ خان صاحب بیارند تا خالی شدہ بدہند۔ در صورت صداقت مدعی و کذب مدعا علیہ و ثبوت حق محلکا وغیرہ خلاف از دین داری است۔

۱۵۰

خداوند نعمت!

بعد اداے لوازم بندگی معروض می دارد ـ تا تحریر پنجم شهر جمادی الثانی
احوال ما جمیع غلامان بعافیت است ـ ازان روز یکه درین جا آمده
است موافق معمول یک بار با نواب ملاقات میسر آمد ـ چنانچه
آن وقت از وکلاے مرہتہ مشورت بود ـ حرف و حکایت بمیان
نیامده است ـ و تنخواه غلام کہ من جمله تنخواه محل بود ـ ازان جا
موقوف نموده، همراه سایر کرده اند ـ در صورت سابق هفت، هشت
ماهه وصول می شد ـ در سایر چهار پنج ماهه سال تمام به وصول می آید ـ
به سبب دوستی میان مسرور یک چند توقف نموده ام ـ و اگر
نه صورت گذران درانجا قلیل مواجب و عدم وصول معلوم
باری خدا رازق است ـ و از دو سه روز در حال
غلام عسکری خان از مهر و توجه نواب صاحب معلوم
میشود ـ چنانچه دلشب که گذشت پیش احمد خان
فرستاده بودند ـ پنجاه روپیه بدست آمد ـ و گرنه مطلق
التفات نبود ـ و نه برائے مجرا می رفت ـ مگر در سواری و
غلام امام بدستور سابق در سایر انچه اخرجات کنانه مطلق ذکر
در مجلس کسے نمی کنند ـ امروز فردا اراده آنحضرت پیش
مولوی فخر الدین است ـ شاید قریب روانه میشود ـ حضرت
سلامت از تشریف آوردن نواب صاحب ارشاد
خان بهادر و عدم حصول سعادت ملازمت غلام

عجب انفعال گشتہ، واللہ باللہ ہرگاہ کہ درایںجا تشریف فرمودہ یعنی پیش تجاور خان مطلق بغلام اطلاع نہ شد والحال کہ میر مکھو صاحب تشریف آوردند، غلام مستمند بہ سبب ناچاری ازیں سعادت ہم مقصر ماندہ است۔ بجناب نواب صاحب عذرہا فرمایند، تقصیر ما معاف شود۔ تاحال فوج مرہتہ از کوہ فراغت حاصل نہ کردہ است۔ و تا کہ از انجا مرہتہ کامیاب شدہ برنمی گردد۔ نواب ازینجا کوچ نمی کند۔ و دستار و جواہر کہ براے احمد خان[1] آوردہ بودند، دو سہ روز است بہ مشورت حافظ الملک[2] پوشیدند و عبداللہ خان[3] فردا رخصت خواہد شد۔ احمد خان و حافظ و نواب و راگھو (راگھوبا[4]) متفق علیہ اند۔ حافظ محمد سرور آداب کورنشات بجا میآرد۔

---

[1] نواب احمد خان بنگش والی فرخ آباد [2] حافظ رحمت خان [3] نواب عبداللہ خان پسر نواب علی محمد خان [4] مرہٹہ سردار

مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ

(فیما بینہم)

سلسلۂ مکتوباتیکہ سالکان واحباب حضرت مظہرؒ فیما بینہم نوشتہ اند

[ذیل کے مکتوبات (مکتوب ۱۵۱ تا ۱۷۲ جو حضرت مظہر کے متوسلین نے ایک دوسرے کو لکھے ہیں) میں پہلے دو یعنی ۱۵۱ اور ۱۵۲ کسی "میر صاحب جیو" کے نام ہیں مکتوب ۱۵۷ بھی انہی کے نام ہے اور خیال ہوتا ہے کہ مکتوب ۱۹۶ کے "میر صاحب" بھی وہی "میر صاحب جیو" ہوں گے۔

"میر صاحب جیو" کے نام مکتوب ۱۵۱ جن "شاہ محمد" کی طرف سے لکھا گیا ہے ان کا ذکر کلمات طیبات کے مکتوب ۶۶ بنام غلام عسکری خان میں ملتا ہے غلام عسکری خان نواب عماد الملک کی سرکار سے وابستہ تھے اور شاہ محمد بھی۔ حضرت مظہر غلام عسکری خاں کو لکھتے ہیں: "مسموع شد کہ نواب وظائف قلیلہ رفیقان خود را کہ وجود ہر یکے از اینہا فائدہ دیگر دارد، بنابر غرض جاری موقوف می نمایند، چنانچہ وظیفۂ شاہ محمد کہ از یاران طریقہ است داخل ذیل موقوفان شدہ، اگر نواب را بگویند کہ بنابر دولت خواہی این قاعدہ را موقوف نمایند کہ ضرور دارد" (مکتوب ۶۶)۔ شاہ محمد کے مکتوب میں "حضرت میر صاحب جیو" کو اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی سفارش پر دو شخصوں، حافظ محمد یوسف اور حافظ فتح اللہ کو گھر دلوا دی گئی ہے اسی مکتوب میں مجتبیٰ کی طرف سے بطور صفائی کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ مجتبیٰ

نواب عماد الملک ہی کی سرکار سے متعلق ہوں گے۔
مکتوب ۱۵۲ میں "صاحبزادہ مولانا نور محمد ذاکر جیو" کا ذکر ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی نسل سے ہوں گے مکتوب ۱۵۳ کے مکتوب الیہ نعمت اللہ، ممکن ہے کہ وہی صاحب ہوں جنکے نام حضرت مظہر کا ایک مکتوب محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں ہے اس میں حضرت مظہر نے مولوی نعمت لکھا ہے۔
غلام حسن کے دو مکتوبات مولوی عبدالرزاق کے نام ہیں۔ یہ غلام حسن امروہہ کے رہنے والے تھے۔ اور میاں غلام قادر شاہ سے بیعت تھے جیسا کہ مکتوب ۱۵۶ سے ظاہر ہے مگر حضرت مظہر سے بھی تعلق رکھتے تھے جیسا کہ آخوند محمد نسیم کے نام ان کے مکتوب (مکتوب ۱۹۱ مجموعۂ ہذا) سے بخوبی واضح ہے مقامات مظہری میں حضرت مظہر کے خلفاء کے ذیل میں غلام حسن نام کے جن بزرگ کا ذکر ہے وہ شیخ غلام حسن برادر شیخ محمد احسان احمدی ہیں جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اولاد میں سے ہیں اور مکتوب ۱۵۵، مکتوب ۱۵۶ کے غلام حسن سے جدا ایک اور شخصیت ہیں۔
مکتوب ۱۷۲ کے مکتوب الیہ ملا محمد فاروق ہیں اس نام کے ایک صاحب کے نام کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا مکتوب ۸۶ ہے اس میں معمولات مظہریہ میں حکیم محمد فاروق لکھا گیا ہے۔ اور مکتوب ۱۹۳ کے مکتوب الیہ ملا تیمور حضرت مظہر کے خلفاء میں سے ہیں۔ اسی طرح مکتوبات ۱۵۵، ۱۵۶ کے مکتوب الیہ مولوی عبدالرزاق (یا ملا عبدالرزاق) بھی حضرت مظہر کے خلفاء میں ہیں اور مقامات مظہری

[میں خلفاء کے ذیل میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔]

۱۵۱

سیادت مآب طریقت ایاب، مورد اسرار الٰہی، مظہر تجلیات حضرت نامتناہی کاشف دقائق معرفت ہادی راہ ہدایت، برگزیدۂ اولاد حضرت زبدۂ ارباب طریقت، گل گلزار قدرت بے صنعت حضرت میر صاحب جیو!

از کمترین نیازمندان راسخ الاعتقاد واحقر ترین لستمندان واثق الانقیاد حافظ شاہ محمد بعد از عرض نیاز معروض خدمت فیض درجت باد که برطبق ارشاد گرامی و سفارش سامی حافظ محمد یوسف را و حافظ فتح اللہ را جاگیر کنانیدم و ہمیشہ امیدوار الطاف سامی ہستم. وآنکہ بخدمت شریف کدام شخصے اظہار کردہ است کہ بخشی از حضرت خفگی دارد و می گوید کہ حضرت ہر کس سفارش نوشتہ می دہند ہمہ غلط است۔ من ہر چند از بخشی تکرار کردم و پرسیدم بخشی در جواب گفت کہ مرا چہ قدرت است کہ من این قسم عرض بجناب فیض مآب بزبان فیان بیان بیارم۔ حضرت سلامت! ہر کسے کہ ضروری باشد حضرت برائے عبداللہ نوشتہ می دادہ باشند، بیشتر نصیب او است۔ مایان موافق مقدور در سعی کار سفارشی حضرت دریغ نخواہیم کرد۔ زیادہ ابرام نمودن موجب گستاخی و ترک ادب است۔

از راقم این عریضہ کہ حافظ ما مدار نام دارد بعد از عجز بسیار معروض باد کہ بندہ را از زبان مبارک ارشاد شدہ بود کہ غائبانہ در حق این غلام سفارش بجانب حافظ شاہ محمد خواہند نوشت۔ حضرت من چہار ماہ شدہ است کہ از خدمت حضرت رخصت شدہ ام۔ و تا حال حضرت نوشتہ نہ فرستادند۔ امیدوار است کہ حضرت نوشتہ بنویسند کہ حافظ

توجہ در حق این بندہ می کردہ باشد۔

۱۵۲

حقائق و معارف آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ، سیادت و نجابت پناہ، سالک سلک شریعت، واقف اسرار طریقت میر صاحب جیو سلمہ ربہ، از مسکین .... بعد عرض تسلیمات معروض آنکہ اینصوب خیریت است و خیریت و سلامتی آن ذات با برکات شب و روز مطلوب۔ فقیر بحضور بیت اللہ شریف ہمیشہ مستدعی است کہ اللہ سبحانہ آن ذات با برکات را از آفات دینی و دنیوی نگاہ دارد و ترقیات دارین نصیب گرداناد۔ آمین یا رب العالمین۔

دیگر آنکہ چند مدت است کہ گاہے یاد نفرمودند۔ باعث آن زیادہ عمر است، و ازاں ذات شریف بعید است کہ فرض خدا جل شانہ، ادا نمی سازند و بہ مستحبات عمل می نمایند۔ واللہ باللہ فقیر بسیار محتاج است، اگر حق فقیر عنایت فرمایند گویا ادائے فرض و مستحب خواہد شد۔ والا عاقبت کار باخداوند است۔ آن وقت را یاد نمی آرند کہ وقت ضرورت حاضر کردہ بودم۔ امید کہ آنچہ حق فقیر مبلغ سہ صد روپیہ اگر زیادہ نباشد آنرا ارسال فرمایند۔ والا بدست خدیجہ حوالہ نمایند۔ زیادہ والسلام۔ لہٰذا بدست صاحبزادہ، والا قدر محمد ذاکر جیو عریضہ فرستادہ شدہ کہ وقت احتیاج است۔ و موکد شدہ کہ حق فقیر را دادہ ارسال فرمایند زیادہ چہ نگارش رود۔

۱۵۳

مخدومی مکرمی صاحبی مشفقی حضرت فقر و عجز پناہی جیو
ہمواره از آفات و بلیات دوران مامون بوده، خوش وقت
وسلامت بر یادگاری کردگار خود باشند۔ از جانب کمترین خاکپائے اصحاب
فقیر نعمت الله تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافگندگی بجائے خدمت
آورده عرض می نماید که بیست سال شده که به سبب آشنائی اخوند زاده
ترکویه امید که خداوند برو رحم کرده باشد، باآن صاحبی غایة آشنائیم
و چندین کرت مانند حضرت خواجه ور(؟) قدس سره بارادهٔ ملاقات شریف
روانه می شوم۔ و باشتیاق تمام شوق مند رویت آن صاحبی ام۔
اما به سبب موانعات لایعنی منع می شوم۔ الحال از روے مہربانی اگر
توجه باین فقیر بکنند که از موانعات بملاقات مشرف می شوم۔ و از دعاے
خمس الاوقات یاد فرمایند که به برکت دعاے ایشان بقرب خدا و رسول
برسم۔ چنانچه حضرت مرزا صاحبی قدس سره فرموده اند ؎
محمدؐ از تو می خواہم خدارا + خدایا از تو حب مصطفےٰ را
نیز بیت حضرت ایشان است ؎
خدا مدح آفرین مصطفےٰ بس
محمدؐ حامد حمد خدا بس
و فقیر را از خادمان دانند۔ والحال بغرض (بسفر) کابل، میخرم۔ دعاے
خیر فرمایند اگر بخیریت رسیدیم .... خواہیم آمد۔

۱۵۴

بجناب نواب صاحب وقبلہ نواب ارشاد خان صاحب عرض بندگی قبول باد ۔ وجناب عالی بعد رفتن نواب محب اللہ خان بغلام گفتہ فرستادہ بودند کہ ایشان صبح بے ملاقات من نہ روند۔ بندہ خود از دو گھڑی شب باقی ماندہ آدم فرستادہ بود۔ ہرگاہ آدم آن جا رسید۔ معلوم شد کہ ایشان یک پاس شب باقی ماندہ، کوچ فرمودند۔ ناچار عرض نمودم بنابر اطلاع معروض داشت ۔

غلام حسن در خدمت ایشان عرض بندگی معروض می دارند۔ در خدمت نواب صاحب حافظ بختاور خان صاحب بسیار سلام گفتہ اند۔

۱۵۵

مولوی عبدالرزاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

مولوی صاحب مہربان مجموعۂ الطاف واحسان کرم فرمائے

از جانب غلام حسن بعد دعوات و تحیات مشہود ضمیر منیر باد ۔ سہ چہار صحیفۂ شریفہ کہ از روے الطاف مرسول داشتہ بودند۔ بفقیر رسید۔ خیلے فرحت وسرور حاصل گردید۔ او سبحانہ، آن مہربان را باین یاد آوریہا سلامت باکرامت داراد ۔ ومضمون مندرجہ

معلوم شد۔ مبلغ ہفدہ روپیہ کہ محمد شاہ پیشوری دادہ اند، ازان صاحب
سہو شدہ، آن مبلغان بنام محمد شاہ ولد غلام غوث بن غلام قادر شاہ
ساکن قصبہ بٹالہ متصل کلانور بود و مبلغ پنج روپیہ بنام عبدالرسول
ولد محمد شفیع کہ نوشتہ ام، اوشان نیز ساکن بٹالہ مزبور اند۔ این
مبلغان ہفدہ روپیہ و پنج روپیہ معرفت گل محمد بہ میان عبدالنبی
مرید حضرت غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ مذکور بدہند۔ میان عبدالنبی
این مبلغان بہ بٹالہ خواہد رسانید۔ و مبلغ سہ روپیہ بنام غلام رسول
پدر عمر و مبلغ دو روپیہ بنام محمد نور بہ گل محمد بدہند۔ او این مبلغ
سہ روپیہ را بہ غلام رسول کہ اورا صریحاً دادہ ام، و در خانۂ گل محمد
می ماند، خواہد رسانید۔ و مبلغ دو روپیہ بہ محمد نور امام مسجد خود
را خواہد داد۔ و در حق عبداللہ و دینار نجار کہ ارقام فرمودہ بودند
این ہر دو را بہ صاحبزادہ فتح علی خان ملاقات کنانیدہ، خاطر جمع
نمودہ شد۔ و آنکہ مرقوم فرمودہ اند کہ مردمانِ بیرونجات ہرگاہ خطوط
خواہند فرستاد۔ مبلغان بہ اوشان رسانیدہ، رسید گرفتہ، خواہم
فرستاد۔ لہذا بہ موجب نوشتۂ آن صاحب، بہ ہر یکے خط مرقوم شدہ
ہرگاہ آن خطوط بہ آن صاحب برسند، اوشان را مبلغان دادہ، رسید
نویسانیدہ، بفرستند۔

تفصیلِ مبلغان یک صد و شش روپیہ این است۔ محمد شاہ
ولد غلام غوث بن غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ ہفدہ روپیہ۔ میان
غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بٹالہ مزبور پنج روپیہ۔ مولوی عبدالرزاق
ساکن پیشور ہشت و نیم روپیہ۔ گل محمد ساکن پیشور در کوٹلہ رشید خان
پنج روپیہ۔ غلام رسول پدر عمر در خانۂ گل محمد مزبور سہ روپیہ کہ از
راہِ فراموشی محمد شفیع پدر عمر مرقوم فرمودہ اند۔ امام مسجد گل محمد مسطور

٢١٧

دو روپیہ۔ برادرِ عبداللہ مرحوم ساکن ترتوپہ متصل حضرو ن قاضی والہ ہشت و نیم روپیہ۔ محمد عارف برادر کلان محمد کاشف ساکن ہشت نگر در محلہ پڑانگ ہشت و نیم روپیہ۔ میاں مسعود پیرزادہ ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی ہشت و نیم روپیہ۔ ملا خواجہ محمد ساکن موضع ہنڈ بر کنارۂ اباسند ہشت و نیم روپیہ۔ محمد اکبر خان ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ دو روپیہ۔ امام مسجد محلہ بابڑہ فضل محمد دو روپیہ۔ ملا ولی محمد محلہ بابڑہ سید قاسم دو روپیہ۔ اللہ یار ساکن محلہ بابڑہ دو روپیہ۔ ملا نسیم خلیفۂ مرزا صاحب ساکن سوات ہشت و نیم روپیہ۔ ملا سیف الدین ساکن سوات خادم مرزا صاحب پنج روپیہ۔ ملا تیمور باجوری خلیفۂ مرزا صاحب ہشت و نیم روپیہ۔ استاد ملا رحمت کہ در موضع الہ ڈنڈ می باشد دو روپیہ۔

۱۵۶

شرافت و کمالات دستگاہ حضرت میاں جیو میاں عبدالرزاق صاحب سلمہٗ
از طرف مہجور الخدمت غلام حسن بعد از سلام سنت الاسلام آنکہ نوازش نامۂ عالی بنام محمد شاہ ولد فلان کہ اینجانب واقف نیست کہ کہ کدام است و محض ہم پیری است۔ لہذا معروض خدمت گرامی میشود کہ مبلغ بیست و دو روپیہ کہ نصف منہ یازدہ روپیہ می شود منجملہ آنہا مبلغ ہفدہ روپیہ بنام محمد شاہ ولد غلام غوث بن حضرت میاں غلام قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ کہ متصل ہفت کروہ قصبۂ کلانور در پنجاب واقع است و باقی پنج روپیہ منجملہ روپیہ بالا بنام عبدالرسول ولد میاں محمد شفیع کہ در قصبہ بٹالہ مسطور بخدمت حضرت میاں محمد شاہ صاحب معزالیہ مشرف اند برسد۔ لکن

معرفت میاں عبدالغنی صاحب کہ در مسجد محبت خاں مدرس اند۔ چنانچہ میاں گل محمد نور باف جیو کہ در کوٹلہ رشید خاں متصل مولوی محمد سلیم صاحب جیو می باشند خوب وجہ واقف اند۔ و این جانب را میاں گل محمد مسطور از عبدالغنی مسطور ملاقات ہمہ کنانیدہ بود' یاوشان مبلغ مزبور بدہد۔ چنانچہ میاں عبدالغنی جیو بخدمت صاحبزادہ جیو در قصبہ بٹالہ مذکور خواہد رسانید۔ چرا کہ میاں عبدالغنی و ولایت شاہ و این جانب دست بیعت بخدمت فیض درجت حضرت پیر دستگیر میاں غلام قادر شاہ مرحوم و مغفور ہستیم۔ لہذا بخدمت سامی تصدیعہ دادہ می شود کہ تحقیق ثابت فرمودہ مبلغ بایشان بدہند۔ و رسید از ایشان بگیرند۔ و دیگر آنکہ مبلغ مذکور از محمد شاہ ولد مدرس صاحب کہ من ازو واقف نیستم کہ کدام کس است۔ ازو گرفتہ حوالہ میاں عبدالغنی و ولایت شاہ کہ ہم پیر این جانب اند نمایند کہ حق بحقدار رسد۔ و میاں زمیندار بخار بسیار تعقید نمودہ است کہ مبلغ مذکور از محمد حسین پراچہ نوشہرہ والہ گرفتہ بمشار الیہما برسانند۔ درین باب تاکید تمام نمایند۔ و این قبض از مہر شیخ الاسلام مرقوم شدہ است' محض غلط است و نامنظور است مبلغ واپس نمایند۔

۱۵۷

میر صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ

میاں صاحب مشفق فدویاں کرم فرمائے من سلامت

فدوی لعا سحان (؟) آداب کورنشات بتقدیم رسانیدہ معروض رای انور عالم می گرداند۔ فدوی را ہر وجہ غلام دانستہ شب و روز دعائے در حق فدوی می نمودہ باشند و از دست بندہ خدمتگاری خیرات ہیچ نمی شود چرا کہ

219

پرگنۂ بیگانہ و نوکری است۔ بنا بران بجناب فیض مآب معروض می دارد کہ یک ہفتہ وظیفہ برہان مبارک خوانند کہ ترقی و جمعیت فدوی گردد۔ ازان بندہ ہم خدمتگاری و غلامی حضرتان بجا آرد۔ امید کہ لطف فرمودہ یک ہفتہ وظیفہ در جمعیت فدوی برہان مبارک بخوانند کہ جمعیت فدوی گردد و ہمیشہ فدوی را غلام دانستہ از والانامہا ممتاز می فرمودہ باشند۔

۱۵۸

(کنرخان (۱))

برادران عزیز القدران امین و راز محمد و شاہسار و فتح خان و جمیع الدمنہ ساکن (کذا) از این طرف عبداللہ جان و علی محمد و سرفراز خان و دیندار و سجاد و امیر و حیدر خان و جمیع جرگہ علی خیل بعد از دعای سلام آنکہ قبل ازین خبر یافتہ بودیم کہ بعضے از کسان ایشان مردم بانڑی کشتہ آمد۔ درین جانب آنچہ فہمیدہ بود بطرف بانڑی جواب فرستادہ بہک مرم (کذا) از خود بود و بشمایان نیز گفتہ فرستادہ بودیم کہ با صلاح و مصلحت اینجانب دست درازی نکنند۔ و این عجب کار است کہ بدون فرد صلاح مایان خونریزی کردند خوب نکردند، حق بطرف خود داشتند، اکنون از جانب خصم دعوی برخود روا نمودند و گلہ مندی مایان نیز بذمہ خود لازم داشتند۔ خیر آیندہ نگاہبانی خود نمایند و آنچہ شدہ شد۔ باز خود را ملامت کنند۔ خدا خواست صلاح کردہ خواہد شد۔

مہر



۱۵۹

شاه صاحب مشفق مهربان از کمترین شاه علی بعد از سلام سنت

واضح رای عالی باد که بنده تا یوم تحریر مع حضرت وقبله و والده صاحبه متعلقان خود بخیریت است۔ و خیریت ذات با برکات از درگاه ایزد متعال مدام مطلوب است۔ باقی احوال متعلقان آن خداوند اینست۔ احوال افلاس 'بے سامانی' فقر و فاقه چه بیان نمایم که در تحریر قلم نمی گنجد۔ و دیگر دختران محمدی بیگم و امامی بیگم فوت گردیدند۔ و درین عرصه پنج سال که صاحب از اینجا تشریف برده اند 'میان عزت الله صاحب از بریلی یکبار مقدار پانزده روپیه خرچ فرستاده بودند و یکبار متعلقان خود طلب ایشان کرده بودند لیکن بنده ایشان را نگذاشت۔ بنابرین مقدمه که شاید مرضی آن صاحب نباشد تا حال آنجا هستند۔ و درین بے سامانی در گوشهٔ عافیت نشسته بحرمت آنخداوند و عصمت خدا عزوجل گذارنی بسری برند۔ و خانمان صاحب را دعای کنند آنچه صاحب کردند کسی ظالم به مظلوم نمی کند و ما که این کتخدائی بصاحب تجویز کرده بودیم دانسته بودیم نام حضرات درمیان بود بعزیب صاحبزادگی آن فریب خورده بودیم که شاید وفا خواهند کرد لیکن آنچه شرط بیوفائی را بود بظهور آمد۔ خوب حیا بر خلق اگر رفت ترس خدا هم رفت۔ خدا از حق ایشان بخواهد پرسید و حق تربی ایشان است حق تربی را هم ترس خدا را فراموش کردند۔ از شان پیرزادگی بعید بود۔ هزار حیف۔

ع چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی

حال هرچه شد، شد۔ برای خدا و مرارواح طیبات حضرات خود را تا اینجا باید رسانید وگرنه کار از دست میرود تا حال هرچه که گذشت گذشت و حالا از ما هیچ نمی شود۔ کار از دست میرود و حرمت و آبرو در تغافل ماند۔ خرج شرط است آبروی شما است۔ پیشتر مختار اند هرچه بخاطر بیاید بکنند۔ ما بری الذمه شدیم و از جانب سعیدن بیگم که خوشدامن شما است بعد از سلام مطالعه نمایند که سبحان الله ما باعتبار پیرزادگی

شما نظر بناموس کریم و صاحب بناموس ما نظر نکردید - حیف به برزادگی و نجابت که در عالم جوانی و بے سامانی گذاشته چنان رفتید که از پرچه کاغذ هم یاد نکردید - چه جاے آنکه خرچ فرستادن و صاحب مختار اند - خبر شما است تا حال آبرو شما را از ما ماند و حالا می ماند - عوضیم روز مردار هم حلال است - برائے خدا خود را در اینجا باید رسانید - و از خلوص بندگی بعد نیاز قبول باد و از متعلقان بندگی دعا تو فرمایند و از مردمان بنده بندگی قبول باد - و از قاضی بیگم حویلی والی سلام قبول باد - و ہیچ معلوم نیست که صاحب خود را کجا گم کردند - ہیچ خبر زیستن و مردن آنخداوند اینجا نمی رسد - خوب بهر نہجے که باشد خود را زود باید رسانید تا تسلی ایشان شود و گرنه ایشان هر دو مادر و دختر ازین جهان انتقال می کنند - و ملا نسیم این خط را بخدمت عالی خواهد رسانید - جواب این زود عنایت خواهد فرمود - زیاده حد ادب - و بخط بنده نظر نخواهند کرد نظر بمطلب خواهند فرمود -

۱۶۰

بگرامی خدمت میاں صاحب میاں ابوالحوالی سلمہ اللہ تعالیٰ

الداعی بالخیر ابوسعید بعد سلام و سلامتی اینجا آنکه فقیر در الحال قرضدار بقال و گاؤ شده چنانچه بقال تقاضا میکند - گاؤ در بارچه نیو شیدلی نمی دهد - لهذا مرقوم در خدمت می گردد که از میر صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ دو روپیه قرض برای اینجانب گرفته بفرستند - ان شاء اللہ تعالیٰ بعد ادا کرده زانجا خواهد رفت - والسلام مع الاکرام -

۱۶۱

شاه نورخان جیو برخوردار سعادت مند سلامت

از طرف قاسم بیگ بعد دعای معلوم باد که احوال اینجاے بخیر است
و خیریت ایشان مطلوب شمارا بیست و دو روز شده که دختر را برده
رفته اید و آن درمیان چنین تحفه (؟) ما هرار خط نوشتاده، همه های پرسند۔
باید که به دیدن خط خیریت نوشته در حسینی قائم مرده هم
جدا می خواهد پدر و برادر و همشیرها همه براے خیر و یاد می کند و والده را خون در غم
شده از خوردن و نوشیدن بند محتاج هم و برای خیر متفکر هم۔ بنابران به زودی
خبر دختر باید فرستاد، والآنه درعا قبت دامن گیر خواهد شد۔ به حسینی دعا
برسد۔ شب و روز سرگردان می مانم۔ تصدق رسول خدا، دیر نکنید که
صورت تو به بینیم۔

۱۶۲

فضیلت پناه کمالات دستگاه اخوند صاحب مهربان سلامت

احقر اراده موافق وعده می داشت لیکن اراده الله سبحانهٗ چنین
بود که امروز و فردا یک کارے بظهور آمده انشاء الله تعالیٰ بروز جمعه دران
کار یکه مابین مقرر است خواهیم کوشید۔ والسلام۔
پیر صاحب تسلیمات معروض باد۔

برادر عزیز گرامی قدر ملان تیمر و لعل خان بعافیت باشند۔

از جانب عبدالعزیز خان بعد از سلام واضح باد، الحمد لله والمنة که
احوال اینجا بفضل الهی مستوجب شکر۔ وخیریت آن برادران شب و روز
قرین حال خط در جواب فرستاده بود رسید و کیفیت مندرجه معلوم گردید و بعد
ازین نامه دردی رمس لعالش (کذا) ارقام یافته معلوم شد۔ یقین که مدرس سراغ
دارید هرگاه سراغ بدست آید۔ همان وقت بما اطلاع دهید که از گرفته آید۔
و همواره برالودی (کذا) اینجانب لعل خان رای فرستاده باشد از خبرگیری غافل
نه شوید و اگر فتح خان آمده باشد، زود نویسد که موجودات مایان بران موقوف
است۔ هرگاه می آید۔ موجودات ساله (کذا) می شود واحد موجودات از سرکار
رسید۔ یقین که بمشار الیه بگویند در ملک عالی سرکار که از اینجا در آمده شد
از روپیه ادام برد (کذا) اینجانب قرآن شریف آن برادر و سراسر
درجان یکجا بود الا هردو مانده و کافی اسباب از نمک حرامی نوکران دلکد دلی
ماند (کذا) و یقین که صراسان اینجانب از ساهوکار وغیره تحقیق کرده
مفصل بنویسند که خاطر جمع و اینجانب از سعی قسمت خود بعمل آید۔ حالا
تلاش مبلغ ها دلدمه (کذا) هرگاه چیزی مبلغ که بدست آید رخصت گرفته،
برای بیماری و سرانجام درهیر (کذا) فراهم رسانید و حالا از پی اسباب مسطور
معران (کذا) اگر چیزی سس ---- اسباب ---- معلومه ---- و این تنکر
کومه سعکبار مه دیده کوشش برده بشب آشکار کرد۔ باعث بدجاری شد (کذا)

۱۶۴

حاجی محمد رسول ترا معلوم باشد که غلاف حضرت بدیه که نزد محمود است
اگر چهار پنج روپیه می دہد البتہ خرید کردہ بیارند۔ توقف نکنند و برائے میر ابوالحوالی
یک عدد عینک و یک عدد مخمشوزہ و کتاب جوشی نامہ و سفینۃ الاولیاء
خریدہ بیارند۔ مبلغ خواہم داد۔ و برائے میر احمد ولد نظر احمد و سید احمد سرلونگی
ضرور خریدہ بیارند تاکید اکید دانید۔
اگر ملا خشحال (خوش حال) می آید ہمراہ آرند و اجناس کہ نزد شما
است فروختہ مبلغ آرند و بوریا کہ در خانہ اند و یک دیگر خریدہ ضرور آرند
و آنچہ اجناس فروختنی باشد کہ آوردہ می توانید۔ چنانچہ پالنگ وغیرہ و صندوق
نیز ہمراہ آرند۔
بخدمت میر صاحب جیو قبلۂ دو جہان از جانب حاجی بی بی و والدہ میر محمد علی
و میر احمد بندگی رسانند۔ از جانب حاجیانی عابدہ خانم تحرب خانم،
اللہ یار خان، محمد عظیم و مادر محمد عظیم زبیدہ۔ و قبیلۂ محمد طاہر جیانی خانم،
جمال بیگ خان صاحب مرزا خان جیو را سلام رسانند۔ نور النساء خانم بندگی
رسانند۔
قصص الانبیاء کہ نزد آن برادر است، ضرور ہمراہ خود آرند۔

۱۶۵

اخوند صاحب مہربان فیض بخش فیض رسان میر مناقب صاحب

وا خوند محمد سلیم صاحب از ین جانب ہمت تسلیمات و تعظیمات بدرجه
دست قبول باد با لنون والصاد۔ بعدہٗ آنکه بندہ محتاج دعاے آنصاحبان
است۔ بدعا یاد آورید۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر خواست خدا نجیب خان
ہم بدہلی زود می آید۔ بدیدن صاحبان میرسم۔ از طرف مایان بملا ظفر سید
بندگی ما رسانید۔
زیادہ والسلام۔

۱۹۶

میر صاحب مشفق مہربان سلامت
از جانب حاجی امان (امان) بعد سلام وا ضح باد چون یک تہان
قیمت سوا دو روپیہ مصحوب شاہ محمد خان فرستادہ بود صاحب نوشته بود
که انشاء اللہ تعالیٰ بعد آمدن ملا امان خان نوکری برخوردار حافظ عبدالرحیم
کردہ (کذا)۔ چون رفتن بندہ بیکایک جلدی بطرف آنوله شدہ است
فردا دوپہر..... انشاء اللہ تعالیٰ روانہ خواہم شد۔ دیگر.... صاحب را
نوکری اخوند جاجمار (کذا) خیلے ..... برای برخوردار..... بہر که خواہد
فرمود دو روپیہ خواهد رسانید۔
البتہ دو روپیہ را روغن بیارند۔ از حافظ عبدالرحیم و حافظ یار محمد
سلام بندگی برسد۔ برای ساکو (کذا) فرمایش نمودہ اند۔ اگر اتفاق شود البتہ
یک روپیہ را براے اینجانب بیارند۔ زیادہ چہ۔
از قاضی محمد اشرف سلام برسد۔ اگر دو روپیہ را روغن آرد خریدہ خواہد
فرستاد۔

۱۶۷

دادا جی صاحب مشفق مہربان امیدگاہ قدردان سلمہ ربہٗ

از بندہ محمد عجیب بعد عرض عبودیت و بندگی معروض رای خورشید انجلای

می دارد - دریںجا خیریت است و خیریت آں مشفق مہربان قدردان لیل و نہار از

درگاہ رب المعبود خواہان و مستدعی است - بندہ بے رخصت آنصاحب

درین طرف آمدہ بزبان مبارک فرمودند کہ از شما رجیبا (کذا) جاگرمہا

می دہانند - چون چہار رسیدم از رام خان زر وصول نیافتم - بر خذر خان

(خضر خان) تنخواہ دادیند - چنانچہ نزد خذر خان رسیدم جواب دادند

کہ بہ بنارس بیائید ازانجا زر شمارا می دہام - اگرچہ بہ بنارس ہم رفتم

لیکن ازانجا ہم زر خود وصول نیافتم مبلغ یک صد و چہار روپیہ بر خذر خان

طلب این کس می برآمد - بنابران سجدہ (؟) شد - مبلغ مذکور از خذر خان

الله برار الیہ (؟) بگیرند - بالفعل در بندر صورت رسیدہ ام

برای ہمین کار کہ در پیش است درین تردد ام - اکرام خان در صورت

شنیدہ کہ در ارکات ہستند - ہمان جا رفتہ بخدمت آں مربی جاودان

خواہند رسید - با ملا میان اخوند میان سلیم جیو کہ مدارات و توجہ خواہند

فرمود، گویا براین بندہ عنایت فرمودند - ہیچ چیز از طعام یا پوشیدن پارچہ

سوای اگر زمین خواہد امید رعایت مراعات خواہند فرمود - اگر خواہد شنید

کہ برخوردار محمد سلیم مدارات و رعایت ازان مربی نہ شد این نیاز مند

آزردہ خاطر خواہم شد - وازملاقات ہم محروم - برخوردار درگاہی خان

و رسلت خان (؟) و رحیم داد خان و نظام خان (؟) و عظیم خان دعا برسد -

خویداد خان و رسول خان و رضا خان و جمیع حافظان خورد و کلان سلام برسد - بخدمت خذر خان (خضر خان) و جمال خان و انور خان و جمیع یاران سلام برسد - ازین ملک رخصت شده از بنارس در بندر سورت رسیده ام - در دلداری اینجا رسیده بمراد .... خواهم کرد -

۱۶۸

حقائق و معارف آگاه شاه نور الله درویش از قدیم الایام به
این مخلص را لطفِ خاص مستحکم بدرجه کمال دارند - چنانچه کارے ضروری درپیش است که تفصیل آن روبرو آن مهربان بشاه موصوف اظهار خواهند نمود - امید که توجه بلیغ نموده بموجب اظهار خطے بنجیب الدوله بهادر نوشته عنایت سازند - و درین مقدمه هر چند که سعی موفوره خواهند فرمود، کار متوقع خواهد گردید و نیز رضامندی کمال این دوستدار است که عند الله اجر عظیم و عند الرسول صورت جمیل خواهد شد -

۱۶۹

اخوان صاحب جناب بهائی حافظ نور جیو سلمه الله تعالیٰ
بنده رکن الدین بعد ابراز لوازم نیاز سلامت منزی بتقدیم رسانده معهود رای گردانیده می آید - محبت خان میرسد - باید که از حضرت صاحبه قدمبوس کنانیده دهند و همیشه از مهربانی نامه سرفراز می فرموده باشند - زیاده چه -

۱۷۰

عبداللہ خان جیو سلمہ اللہ تعالیٰ
صاحب و قبلہ مہربان مشفق قدردان کرم فرماے نیازمندان
از صوب کمال خان بعد از بندگی و سرافگندگی واضح راے شریف باد از طرف ملا داکور و اخون ایمن بندگی برسد۔
آدم را بخدمت شما فرستادہ بودم۔ تا ہنوز نہ مبلغ رسید و نہ آدم آمدہ۔
بندہ در این جا در آزار گرفتار بودم و زخم دارم و چیزے براے خوردن و پوشیدن ندارم و قرض دار شدہ ام۔ مشفق خود دانستہ، طلبیدہ بودم و در مرادنگر[1] سکونت دارم۔ و قرض شما نہ خواہد ماند۔
بسبب قرض در بند افتادہ ام۔ عبداللہ و عبدالرسول آدم معتبر شیخ اللہ یار را مکرر بخدمت روانہ نمودہ تر صد کہ مبلغ چہار روپیہ قرض بدست مشار الیہ مرسول دارند کہ بندہ خلاص شود۔
پس و پیش زود ادا خواہم کرد۔
ضرور ضرور آدم را چیزے دادہ زود رخصت فرمایند۔ سواے یک روز معطل ندارند کہ رہائی شود۔
و مدام ممنون احسان خواہم ماند و قرض شتاب ادا خواہد

---

[1] مرادنگر (ضلع میرٹھ)

شد۔

اگر آدم سابق را چیزے دادہ باشند اطلاع بخشند کہ درین جا گرفتہ شود۔

وجواب این خط نوشتہ خیر اندیش را سربلند دارند۔ زیادہ ازین چہ تاکید رود۔

ایام مخلص نوازی مدام باد۔

درین وقت نیکی باید کرد کہ تمام عمر احسان مند خواہم شد۔ و قرض واجبی ادا خواہد شد۔

والسلام۔

۱۷۱

حضرت صاحب قطب الدین جیو مدالله اجلالهم، مرشدِ حقیقی

مربیٔ تحقیق سلامت۔

کمترین نصرالدین تعظیم و بندگی و قدمبوسی معروض بجناب ملازمان آن فیض مآب می گرداند ازان روزے که از خدمت فیض موهبت آن قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات این غلام با اعتقاد تمام مهجور و دور گردید شب و روز دلِ نیاز منزل بگرامی خدمتِ آن قدوة الکاملین در حضوری ماند۔ امّا لاچار۔

باقی شب و روز امید از آنجناب این است که هرگز هرگز از نوازش و یاد دلی و دعا تغافلی نخواهد فرمود۔

این کمترین حلقهٔ بندگی در گوش دارد۔

و اگر در باب طلب این غلام ایمائے گردد تا قدم از سر ساخته بگرامی خدمت مشرف شود۔ تا این چنین کرم نه فرمایند دل از طرف بر خاسته شود۔

زیاده بجز بندگی۔

و از احمد خان سلام نیاز انجام و بندگی با تمام نیازمندگی مقبول فرمایند۔

۱۷۲

مشفق مہربان عواطف والطاف نشان ملّا محمد فاروق سلمہ الرحمان۔

از خیراندیش حاجی عبدالخالق بعد تسلیمات شوق آیات و آرزوے ملاقات بہجت سمات مشہود ضمیر منیر فیض تخمیر می گرداند درین جا بسبب قحط غلہ و انسداد وجوہ روزگار بر مردم قیامت و واویلا می گذرد۔ چنانچہ اسباب گذران بندہ نیز علیٰ ہذا القیاس بنابران صاحب را مشفق و مربی خود دانستہ متصدع می گردد۔ پروانہ ہشت آنہ یومیہ این جانب بر مال نگینہ کہ از مدت مدید بسبب ضعف پیری و نا سازی نزد فقیر است، آن را درین رقیمہ ملفوف ساختہ در خدمت آن شفقت و رحمت دستگاہ ارسال داشتہ، امید از کمال خوبی ہا و آشنا پرستی ہاے آن صاحب این است کہ بفقیر زادہ بسیار توجہات و سعی کامل مبذول داشتہ یومیۂ بندہ جاری فرمایند کہ موجب غایت احسانہا و باعث دعا ہاے بہبودی ہاے ظاہری و باطنی خواہد بود و دیگر ہر چہ مرضی باشد، ازان ہم عدول نخواہد شد۔

والسلام۔



اوتج (دیر) میں مُلا محمد نسیم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس۔



مزار حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان مرحوم، جو ملا نسیمؒ کے
مزار کے مشرق میں دو فٹ کے فاصلے پر ہے۔ مغربی
جانب ملا محمد نسیمؒ کے مزار کا ایک حصہ بھی نظر آ رہا ہے

(۲)

بابِ نسیمؒ

مشتمل بر بست و ہشت (۲۸) مکتوبات بنام اخوند

محمد نسیمؒ

مکتوباتِ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

بنام اخوند ملا محمد نسیمؒ

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۲۵ھ)
کے چار غیر مطبوعہ مکتوبات یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔ پہلے مکتوب
میں ملا محمد نسیمؒ کے "عنایت نامے" کے پہنچنے کا ذکر ہے کہ اس کے
ساتھ ایک تسبیح اور نافۂ مشک بھی موصول ہوا۔ دوسرے
مکتوب میں ہے کہ ملا سردار کے ساتھ ملا محمد حنیف اور ملا
زبردست بھی آئے تھے لیکن موخر الذکر دو حضرات
(جن میں سے ایک ملا محمد نسیمؒ کے خسر تھے) پانی پت سے
رام پور چلے گئے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ حضرت مظہر
جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ صاحبہ کئی سال تک
پانی پت میں قیام پذیر رہیں اور اب چھ ماہ سے دہلی میں
ہیں۔ یہ بھی ہے کہ مرزا شاہ علی (۱) (حضرت مظہر کے متبنیٰ)
عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں اور ان کے بڑے صاحبزادے
میاں مداری میرے پاس ہیں اور چھوٹے صاحبزادے
میاں نظامی اپنی والدہ کے ساتھ عظیم آباد (پٹنہ) میں اپنے
ماموں کے یہاں ہیں۔ صاحبزادی امینہ کا عرصہ ہوا نکاح
کر دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ شاہ علی کی دوسری بیوی سے جو بچہ تھا

۱- اردو مکتوبات کے صفحہ ۲۰۲ میں ہے کہ "شاہ علی ان کا (اہلیہ کا)
ایک حصّہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے"

وہ اور اس کی ماں بھی فوت ہو چکی ہے۔ اسی مکتوب میں حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م سنہ ۱۲۴۰ھ) کے متعلق ہے کہ وہ مسند ارشاد پر متمکن ہیں اور ایک عالم ان سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے بڑے صاحبزادے احمد اللہ (المتوفی سنہ ۱۱۹۸ھ) اور دوسرے صاحبزادے صبغۃ اللہ بھی عرصہ ہوا کہ فوت ہو چکے ہیں

تیسرے مکتوب کے آخر میں حضرت قاضی صاحبؒ کی مہر سنہ ۱۲۱۶ھ کی لگی ہوئی ہے (۱) اور ملا سردار کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دو سال سے یہاں ہیں اور ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مکتوب نمبر ۲ جس میں ملا سردار کی آمد کا ذکر ہے سنہ ۱۲۱۴ھ کا ہوگا۔ اسی مکتوب میں ہے کہ احمد شاہ دردرانی (۲) کئی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا لیکن اس سے مسلمانوں کو زیادہ ضعف ہو گیا، کیونکہ مسلمانوں کے سردار منتشر ہو گئے اور سکھوں نے لاہور کے علاوہ سرہند پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں کے مزارات کو بھی توڑ دیا۔ اب سنا ہے کہ شاہ امان اس طرف جہاد کی غرض سے آنے والا ہے۔

اس کے بعد ہی چوتھا مکتوب لکھا گیا ہوگا جس میں ملا سردار کا ذکر ہے کہ وہ دو سال تک یہاں رہے اور صاحبزادہ دلیل اللہ سے کتابیں پڑھیں۔ یہ بھی ہے کہ اب ملا سردار وطن جا رہے ہیں

۱- فارسی مکتوبات کے صفحہ ۲۳۰ میں ہے کہ قاضی صاحب ہمیشہ مہر اپنے پاس رکھتے تھے

۲- درّانی کو دردرانی لکھا ہے۔

تاکہ شادی کریں، آپ انھیں "توجہ" دیں۔ وہ چار مکتوبات یہ ہیں:

۱۷۳

الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین
مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ
سلامت۔ فقیر حقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و نیاز مندیہا
و اشتیاق ملاقات بہجت آیات کثیر البرکات واضح رائے گرامی می گرداند۔
الحمدللہ کہ فقیر معہ متعلقان بخیر و عافیت ست، و بہ دعائے ترقیات درجات
وکثرت برکات صاحبان مشغول و از کثرت گناہان خایف و بآخر رسیدن
عمر و ضایع شدن آن در امور لاطائل نادم و پشیمان و بدستگیری کردن صاحبان
بہ دعائے حسن خاتمہ و مغفرت ذنوب ملتجی است اعینونی یا عباد اللہ
الصالحین بالدعاء لیغفر اللہ تعالیٰ لی ولکم و یرحمنا اللہ
تعالیٰ وایاکم۔ عنایت نامہ سامی معہ سبحہ دنا فرا شک رسیدہ بر سر و چشم
نہادم۔ حق تعالیٰ بہ ایں الطاف و مہربانی ہا سلامت دارد، و ملاقاتہائے
مستوفی باہم در فردوس اعلیٰ و دار الوصول المعلی میسر آرد۔ وما ذالک
علی اللہ بعزیز، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد البشیر
المنذیر وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین
وعلیٰ آل محمد واصحابہ اجمعین وعلیٰ جمیع عباد اللہ الصالحین
برخور داران گرامی قدر محمد جیو و غلام محمد وغیرہما و والدات شان و جمیع
یاران طریقت و محبت سلام مطالعہ نمایند و بر شریعت و طریقت و
محبت مشایخ مستقیم باشند۔

۱۷۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اخون صاحب مشفق مہربان اخون ملا محمد نسیم جیو سلمہ ربہ سلامت، بعد از سلام سنت الاسلام واشتیاق ملاقات بہجت آیات مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ فقیر بخیریت ست ومحمد دلیل اللہ ومحمد صفوۃ اللہ پسر مولوی احمد اللہ مرحوم بفضل الٰہی بخیریت اند ومولوی احمد اللہ مرحوم ومحمد صبغۃ اللہ مرحوم از مدتہا رحلت کردہ بودند شنیدہ باشند۔ بی بی صاحبہ والدہ مرشدہ اہلیہ حضرت ایشان شہید رض از چند سال در پانی پت تشریف می داشتند حالا از شش ماہ در شاہ جہان آباد تشریف می دارند۔ مرزا شاہ علی را مدت مدید شد کہ رحلت کردند۔ دو پسر گذاشتہ اند۔ یکے میاں مداری در پانی پت در فقیر خانہ تشریف دارند۔ ومیاں نظامی پسر خورد ایشان مع والدہ خود در عظیم آباد پٹنہ نزد خال خود ہستند وبی بی امینہ دختر مرزا شاہ علی از مدتے نکاح کردہ دادند۔ دو پسر خورد شاہ علی کہ اہلیہ دوم بود فوت شدہ ومادر او ہم نیست واز یاران حلقہ میاں محمد مراد صاحب ومولوی غلام علی صاحب ومیاں عبد الباقی صاحب ومیاں محمد احسان صاحب بخیریت اند۔ ومیاں محمد احسان در رام پور اند۔ ودیگر صاحبان در شاہ جہان آباد۔ مولوی غلام علی صاحب بر مسند ارشاد نشستہ اند۔ عالمے از ایشان مستفید می شوند۔ مولوی محمد صدیق صاحب از مدتے رحلت کردہ اند، ملا محمد حنیف وملا زبردست وملا سردار صوفیان آں مہربان بخیریت بے نہایت رسیدند وخط آں مہربان سانیدند از ادراک احوال شریف بسیار خوشنودی حاصل شد۔ الحمد للہ

که بر مسند ارشاد نشسته عالم را منور ساز ند فقیر را در وقت صافی به دعاے حسن خاتمه یاد می آورده باشند و بودن چهار پسر و سه صبیه و دو مستورات هم معلوم شد، و ملا محمد حنیف و ملا زبردست از پانی پت بطرف رام پور روانه می شود، راه شاه جهان آباد محظور است، اراده شاه جهان آباد نه کرده اند. اگر فرصت می یابند براے مزار حضرت ایشان از رام پور به شاه جهان آباد هند رفت و الا اراده وطن خواهند کرد. عرضی و بوریاے مصلی و سه مشک نافه و یک کاسه چوبی و سه تسبیح زیتون که براے والده مرشده تحفه فرستاده بودید ملا محمد حنیف نزد فقیر گذاشته روانه رام پور شدند. عرضی و اجناس تحفه مذکوره هرگاه کسے معتبر روانه دهلی خواهد شد، بدست او فرستاده خواهد شد. و دو تسبیح که به فقیر فرستاده بودند رسید. ملا سردار چند روز در پانی پت نزد فقیر اراده اقامت دارند. بعد ازین باید دید، از طرف محمد دلیل الله و محمد صفوة الله سلام و نیاز مطالعه فرمایند. محمد صفوة الله بفضل الٰہی کتابہاے صرف و نحو خوانده است. حالا کتاب ہاے منطق می خواند.

۱۷۵

الحمد لله رب العالمین وصلی الله تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین

اخوند صاحب مشفق مهربان اخوند ملا نسیم صاحب سلامت. از فقیر محمد ثناء الله پانی پتی بعد از سلام سنت و اشتیاق ملاقات بهت واضح راے گرامی باد، دو سال شده که خط آں مشفق مصحوب سه کس از طالب علم که یکے از آنها ملا سردار بود و یکے خسر شما و یکے مرد دیگر رسیده بود و از آں خط خبر صحت مزاج گرمی حلقه دریافت شده بود. شکر الٰہی بجا آورده بود.

حق تعالیٰ با صحت و تندرستی و جمعیت ظاہری و باطنی مشغولی بطاعات و ترویج طریقۂ علیہ احمدیہ مجددیہ حرسنا اللہ تعالیٰ بہ اسرار اہالی ہا دارا د، دوکس از اکہانیک دو روز ماندہ بہ طرف رام پور رفتند بارا احوال شان معلوم نیست وملا سردار از دو سال در این جا تشریف دارند، و بخیریت ہستند، در تحصیل نسبت علیہ و خواندن ہدایہ و مشکوٰۃ مشغول اند خبر خیریت ایشان بہ اقربائ ایشان باید رسانید۔ فقیر مع توابع بخیریت است لیکن از غلبہ کفر تنگ دل سابق از مدتہا در ہندوستان اسلام ضعیف بود و مدتے کالنت روافض و تشویش آسیب سکھان بود و از قریب دہ سال تسلط مرہٹہ است، ہر چند در وجوہ دنیا داری چنداں اذیت نیست، اما ظہور رسوم کفر و مغلوبی مسلماناں درویشاں را بسیار ناخوش می دارد۔ بادشاہ اسلام و لشکر مسلماناں توفیق جہاد و اعلاء کلمۃ اللہ ندارد، ظاہرا باہم در مسلماناں خرخاری رفت، سابق چند بار احمد شاہ درانی خدایش بیامرزاد در ہندوستان آمد، بہ مسلمانان ضعف تصدیع رسید و ہیچ بند مبست نہ شد سرداران مسلمان برہم شدند و ملک لاہور و سرہند در تسلط (۱) سکھان رفت۔ مزارات حضرات را شکستند و چپاچپا کردند ہیچ تدارک نشد، حالا مسموع می شود کہ شاہ امان بہ ارادۂ جہاد این طرف می آید۔ خدا کند کہ مسلماناں تصدیع نہ کشند و کفار مستاصل شوند و غلبۂ اسلام و عزت مسلماناں بہ ظہور آید۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

مہر: ثناء اللہ ۱۲۱۶ھ

۱- در ۱۱۷۷ھ مطابق ۱۷۶۳ء

۱۷۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ
تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

اخوند صاحب شفیق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب از فقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات بہجت مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ فقیر بخیریت است و خیریت سامی مدام مطلوب، حق تعالیٰ شمارا سلامت دارد، و بہ مسند ارشاد متمکن دارد و مسلمانان را از برکات شما بہرہ ور دارد، بہ سبب بعد مسافت و عدم سلوک نامہ بران از طرفین در ترقیم خطوط ہم قصور است، ناچار دو سال کامل شدہ کہ ملا سردار وغیرہ سہ کس از طرف .... آمدہ بودند و نامۂ گرامی رسانیدہ بودند۔ دو کس ازاں برام پور رفتند باز بخدمت رسیدہ باشند جواب نامۂ نامی بہ دست آنہا فرستادہ بودم و شاید کہ بعد ازاں ہم بہ دست کسے دیگر روندہ آں طرف خطے فرستادہ بودم شاید کہ رسیدہ باشد۔ ملا سردار دو سال دریں جا تشریف داشتند تحصیل نسبت باطنی ہم ہر چہ در ارادہ الٰہی بود کردند و از کتب شریعت نزد برخوردار دلیل اللہ شرح وقایہ و بعضے ہدایہ و بعضے مشکوٰۃ شریف خواند، مردے خوب است فقیر را از ایشاں راحتے ست و نسبت علمی دارد حق تعالیٰ او را از کشف و شہود نسبتے دادہ است، ایں ہم غنیمت ست، ایں قدر دریافت می کند کہ ایں قدر وقت کہ ایں جا صرف شدہ رائگاں نہ رفتہ۔ حالا شوق وطن او را غالب آمدہ بخدمت شریف می رسد، ان شاء اللہ تعالیٰ سنت نکاح ہم ادا خواہد کرد۔ برائے کسب طریقت بخدمت شریف حاضر خواہد شد، برادر ہم قوم و ہم وطن

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین

اخوی صاحب مشفق مهربان اخوند ملا نسیم صاحب

از فقیر ثناء الله پانی پتی [illegible] بعد از

سلام سنت الاسلام و اشتیاق

ملاقات بهجت مطالعه نمایند

الحمد لله که فقیر بخیریت است

و خیریت شما از خدا مطلوب

حق تعالی شما را بسلامت دارد

و مسند ارشاد تمکین دارد و مسلمانان

را از برکات شما بهره ور دارد

بسبب بعد مسافت و عدم سلوک

نامه بران از طرفین در این قسم خطوط

آنهم قصور است تا حال

کامل نشده که ...

عکس مکتوب ۱۸ از قاضی محمد ثناء الله پانی پتی ، صفحهٔ اول

[illegible]

عکس مکتوب ۔ از قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی، صفحہ ۲

(شما) است و با فقیر ربطے پیدا کردہ زیادہ از شفقت قدیم ہم قوی و ہم وطنی بپاس خاطر فقیر شفقت بحال او مبذول فرمایند، و توجہ در تکمیل مشار الیہ مصروف دارند۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بہ یمن توجہات سامی مشار الیہ را بجمیع کمالات مجددی بہرۂ تام نصیب کند اگر حیات من وادو وفا می کند و تقدیر مساعدت می نماید، شاید کہ مشار الیہ باز ہم برائے ملاقات ایں عاصی بیاید والسلام مشفق من در وقت خاص بعد تہجد در حق ایں عاصی دعا کند کہ اللہ تعالیٰ بقیہ عمر از معاصی و مظالم محفوظ دارد، و حسن خاتمہ نصیب گرداند کہ عمر با خیر رسید و مرگ بر سر آمد، و توشۂ آخرت بدست نیامد، مگر آنکہ اکرم الاکرمین دستگیری نماید۔

۱۷۷

مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ بنام حضرت نسیمؒ

(یہ مکتوب حضرت مظہرؒ کی شہادت (۱۱۹۵ھ) کے بعد لکھا گیا ہے اسی کے آخر میں حضرت مظہرؒ کی اہلیہ کے متبنیٰ صاحبزادے شاہ علی کا بھی ایک مختصر رقعہ ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد از اہلیہ حضرت شہید رضی اللہ عنہ اخوی اعزی محمد نسیم صاحب سلمہ ربہ۔ بعد از دعا و سلام مطالعہ نمایند کہ بتاریخ ششم جمادی الاول خط ایشاں رسید بمطالعہ آں موجب تسلی گردید، حق تعالیٰ آں برادر را راہ قوت ارشاد و علم ظاہری زیادہ تر عنایت فرماید۔ امداد و استعانت حضرات ہمراہ شما مردم است

زیراکہ شمایا دگار آں جناب قدسی مآب اند۔ وان شاء اللہ تعالیٰ از دعوات ترقی درجات غافل نیستم۔ وجمیع خورد وکلاں دعا وسلام مطالعہ نمایند۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ وملا عبداللہ نیز دعا وخیر مطالعہ نمایند۔

رقعہ شاہ علی بنام حضرت نسیمؒ

بعد حمد وصلوٰت از فقیر شاہ علی بعد از سلام سنت اسلام مطالعہ نمایند کہ مضمون رقیمہ واحد است ودرماہ ربیع الاول ملا نور محمد جیو بمرض تپ دق از دار الفنا بدار البقاء رحلت نمودند۔ جز صبر چارہ نیست انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفقرا را بقدر اشتیاق خود مشتاق دانند۔ وملا عبداللہ صاحب بسیار بہ اشتیاق تمام سلام خوانند۔ ہرکہ باشد از خبر پرساں یک بیک را سلام برساں۔ والسلام والاکرام۔

۱۷۸

مکتوب والدۂ ماجدہ حضرت نسیمؒ بنام حضرت نسیمؒ

(یہ مکتوب ملا نسیم کی والدہ نے دہلی بھیجا ہوگا۔ حضرت مظہرؒ کے اپنے دو مکتوبات بنام ملا نسیم میں ان کی والدہ کے فوت ہونے پر تعزیت ہے۔ وہ ۱۱۹۰ھ سے کچھ پہلے فوت ہوئی ہوں گی۔)

فرزند دلبند نور چشم قرۃ العیون بجائے جان بلکہ از جان بہتر اعنی ملا محمد نسیم سلامت باشند۔ ازیں جانب مادر وخواہران سلام مطالعہ باد۔ بعدہٗ ازیں جانب تا تحریر عریضہ بحمد ایزدی بخیریت است وخیریت وسلامتی آں فرزند شب وروز بلکہ

آناً فاناً می خواہم کہ اللہ تعالیٰ در امانِ خود محفوظ بگرداناد۔ بالنون والصاد، بعدہٗ معروض آنکہ شمایان اگر نشستہ ہستی برخیزید و اگر استادہ روان شوید، ہیچ سستی و کاہلی درین کار نورزید۔ و اگر شمایان چیزے معذرت خواندگی می کنید و نمی آئید، حالا باید کہ خط بدست آدمِ اعتباری باید فرستاد کہ تسلی خاطر مایان شود۔ برائے ہمین کہ این جا خبر رحلتش رسیدہ بود و مایان بسیار گریہ و زحمت چشیدہ اند، حالا باز خبر سلامت بمدد ایزدی رسید، شکر ایزدی بجا آوردہم و ہمہ خبر سلامت شمایان چیزے مالش بفرستید، بسیار جمعیت خاطری شود بسبب درماندگی۔ و اگر حالا شمایان آئید باید کہ ملا خیر محمد را خواہ مخواہ بفرستید۔ اندک نوشتہ زیادہ دانند۔ و دعا و سلام از جانب مجیبی و صاحبزادہ محمد فیاض و صاحبزادہ میاں محمد عتیق و میاں محمد درجات و محمد توکل و علی شیر و جمیع صاحبزادگان اوچ مطالعہ باد۔

۱۷۹

فضائل و کمالات دستگاہ حقایق و معارف آگاہ زبدۃ السالکین قدوۃ العارفین گلدستۂ گلزار شریعت بلبل بوستان معرفت جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول اعنی صاحبی اخوندزادہ جیو دام برکاتہ۔ از جانب احقر العباد و عاصی روسیاہ سید غلام تعظیمات بلا غایات و تسلیمات بلا نہایات بلکہ ہر دو دست بسر نہادہ بران ذات سامی صفات بصد عجز و نیاز موصول و معروض باد۔

بعد از دعا و سلام خیریت انجام و شرح شوق لقاء و ملاقات کہ حد پایان و بیان ندارد۔ معروض آنکہ الحمد للہ این عاصی درگاہ بسلخ شہر صفر داخل خانۂ خود گردیدہ و بدیدن و زیارت حضرت جیو قدس سرہٗ روضۂ مبارکہ مشرف شدم۔ و چند تبرکات حضرت مکہ معظمہ و حضرت مدینہ منورہ زادہما اللہ تشریفاً و تکریماً بدست

دارندهٔ رقیمه فرستاده ام خواهدی دهند۔ تبرکات مذکوره برین موجب ست تبرک مکه معظمه سرمه هشت روز در آب زمزم نهاده شد۔ که آب خون جذب کند۔ نمک و شکر تری ایضاً به آب زمزم تر شده و هر سه چهار یا پنج مرتبه داخل حضرت بیت الله شده و به درو دیوار درون و بیرون حضرت بیت الله و حجر اسود و رکن یمانی و عراقی و تحت المیزاب و به مقام ابراهیم علیه السلام و در گنبد مولد رسول الله صلی الله علیه وسلم خصوصاً بر آن موضع شریف که تولد آن صاحبان بر آن مکان شریف شده داخل و مساس شده۔ و بزیارت حضرت بی بی خدیجه رضی الله عنها نیز مشرف شده۔ تبرکات حضرت مدینه منوره۔ زا ترکه رسول الله بهمراه نان خورده اند۔ نان، خاک شفاء، گرد فرش مواجهٔ رسول الله و روضهٔ مبارکه که در شان او حدیث وارد شده مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ و داخل پنجرهٔ مبارکه دو بار شوینده۔ به بست و هفتم رجب المرجب و به دوازدهم ربیع الاول که اهل مکه معظمه و جده و اهل بغداد و بصره و دیگر جوانب برای یافتن می آیند و بهتر از زلال رت، نزد دعا ستون و به آب دوازدهم ربیع الاول نیز خاک شفاء و گرد فرش مواجه و روضهٔ مبارکه مذکور شده اند تر کرده ایم عجوة النبی که اسم آن خرما ست که رسول الله صلی الله علیه وسلم در همه اجناس خرما همین اختیار کرده می خورد و همه تبرکات مذکوره داخل در پنجرهٔ مبارکهٔ رسول الله صلی الله علیه وسلم که غیر از چند خواجهٔ خاصه دیگر کس قدرت ندارند که بر آن جائے بروند۔ داخل شده اند و همه پنجرهٔ مبارکه و به محراب رسول الله صلی الله علیه وسلم و به منبر شریف و به آستانهٔ بی بی عائشه صدیقه و دیگر نحوه (دُنه) آستانه که جای اجابت ست مساس و مالیده شده که همه هشت تبرک شده سه تبرک حضرت مکه معظمه و پنج تبرک حضرت مدینه منوره شده بدست دارنده رقیمه فرستاده شده۔ به صاحب مهربان خواهدی رسند۔ و خاک شفاء و با گرد فرش رسول الله صلی الله علیه وسلم اگر بیمار و مریض باشد بقدر دانهٔ جوار در آب انداخته بدهید و اگر آن مهربان می تواند هم همین طور بکنید۔

دیگر عرض از ان مولانا آن ست که در حق بنده همیشه دعا کرده باشند

که الله تعالیٰ ایمانِ این فقیر سراپا تقصیر خطا نه کند۔ واز محبت دنیا دل بنده سرد کند ومحبت خود و رسول الله صلی الله علیه وسلم این فقیر چنان مشغول دارند که یکدم از ذکر و فکر خالی نباشم۔ وشب و روز به عبادت و ریاضت و کار آخرت مشغول باشم۔ و باز به همراه ایمان وخیریت آخرت بر آں مواضع شریف بنده مشرف شود و در جوار رسول الله صلی الله علیه وسلم در حضرت جنت البقیع مدفون شوم۔ وخبر خیریت وسلامتی خود بدست دارندۂ رقیمه ارسال نمایند۔ واین فقیر از غلامان خود بدعاء خیر که خاص انتفاع آخرت باشد در حق بنده همیشه کرده باشند۔ والسلام باقی ایام بکام خود باد۔

احقر العباد سید غلام

۱۸۰

ہو الغنی

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آله واصحابه اجمعین

عرض داشت بندۂ کمترین غلام وکہترین عتبه بوسان جناب فضیلت وشرافت پناه، حقایق ومعارف آگاه غواص بحر عرفان نائب حضرات خواجگان عمدة الاتقیاء وزبدة الاصفیاء مخدومی مشفقی اعنی حضرت اخوند زاده صاحب جیو صوّنه الله تعالیٰ مع مَن یُحبُّ عن الآفاتِ والبلیاتِ ومتع الله المستفیدین بطولِ بقائه ودوام الفیوضات همیشه بر جادۂ شریعت علیٰ مصدرها الصلوٰة والسلام وارشاد طریقۂ عالیه نقشبندیه علیٰ صاحبها الرضوان والاکرام متمکن بوده کامیاب دارین باشند۔ اینکه احوالِ فقیر ذرۂ نظیر مستوجب حمد ست وصحت وتندرستی آں ذات با برکات از درگاه مجیب الدعوات مسئول ومطلوب ست۔

ازین جانب بعد از تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافگندی معروض رائے عالی می گرداند که تبرکات مدینه منوره و کعبه شریفه نزد حقیر امانت آں (بزرگ) می بود بدست ملا عبدالقدیر و ملا ولی محمد فرستاده شد امید که رسیده خواهد شد مکرر آنکه قصد مصمم فقیر چنان است که بزیارت و درخدمت آں صاحب حاضر می شوم - اما به سبب خدمت خانه و آزار بدنی که ''ایک دست'' مانده شدیم - اگر مهربانی حق جل و علا می شود - پس از صحت بخدمت خواهم رسید - و بر جمیع یاراں آں جا سلام معروض باد - و در حق فقیر در اوقات مخصوصه دعا کرده خواهد شد زیاده والسلام - ـه

اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم

چوں قمری طوق برگردن نشان بندگی دارم

مشتاق آں قدر که ز تقریر عاجزم ⁂ چوں گنگ خواب دیده ز تعبیر عاجزم

ازین جانب فراموشی محال است ⁂ وزاں جانب نمی دانم چه حال است

هر شب دعا می کنم بر خاک می مالم جبیں

جمع کن با دوستاں یا جامع المتفرقین

مکرر آنکه هفت تای مسواکها و دو سه تای شانها و سه تای تسبیح بدست مشارٌ الیهاں فرستاده شد امید که رسیده خواهد شد - و از جانب برخوردار محمد پسرِ حقیر غلام آں (صاحب) تعظیم مع السلام قبول فرمایند - و از جانب محمد مشرف و عبدالقدوس جدید برادر محمد بصیر تعظیمات و تسلیمات به حضرت اخوند زاده صاحب جیو و جمیع مستفیداں معروض باد - ـه

برگ سبز است تحفۂ درویش ⁂ چه کند بے نوا همیں دارد

عبدالقدوس بندۂ درگاه

۱۸۱

ہوالغنی

ہر صبحدم کہ سجدہ بنام خدا کنم　　اول دعاے دولت جمع شما کنم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ

آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین

عرض داشت کمترین بندگان وکہترین خدمتگاران بجناب فضائل وفواضل پناہ حقائق ومعارف آگاہ عمدۃ السالکین قدوۃ العارفین اخوندزادہ صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات مع احبابہ ومتع اللہ المقتبسین بدوام بقائہ ہمیشہ بر مسند تدریس وارشاد متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔ آنکہ سرفراز نامۂ آں سامی دراسعد زمان واطیب اوان رسید، بسیار خرمی وخورسندی حاصل گردید۔ ازیں جانب بعد از تعظیمات بندگی وتسلیمات سرافگندگی معروض راے خورشید ضیاے می گرداند۔ احوال ایں حدود تاحالت تحریر بخیر است وصحت وتندرستی مزاج شریف عنصر لطیف مدام مطلوب مرغوب است۔ وآنچہ آں مہربان نوشتہ بودہ اند۔ کہ عدم اطلاع در مرض طویل شیوۂ برادری ومروت نبودہ راست است۔ اما بسبب گرمی رمضان ودوری منزل پریشانی وحرج آں سامی صلاح نبود۔ مخدوما! صاحبا! خط فرحت نمط کہ مصحوب فضیلت پناہ عبدالقدیر اخوند صاحب وملا ولی محمد اخوند صاحب در باب عذر ومعذرت فرستادہ بودند۔ در زمرۂ قبول بالرأس والعین افتاد۔ مسرت وفرحت حاصل آمد۔ کہ موجب سرفرازی دینی ودنیوی گردید۔ چراکہ ایں جانب را معلوم است کہ غم واندوہ شریک ست۔ وجدائی متصور نیست ونخواہد شد ودر اوقات مخصوصہ بدعاے سلامتی ایمان ایں فقیر را یاد آرند۔ امید کہ مقرون باجابت است۔ واز جانب جمیع یاران

و مستفیدان این جانب تعظیمات و تسلیمات بر حضرت اخوند زاده صاحب جیو و یاران و مستفیدان آن جا معروض باد۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ و التزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا و علیٰ آلہ اجمعین۔ زیادہ ایام بکام باد۔۔۔۔۔ سکوت ۔۔۔۔ صاحب دردہ دوا بست

محب اللہ
عبدہٗ

۱۸۲

(مکتوب محب اللہ و محمد قدوس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ الاکبر ہو اللہ الہادی والرشاد

حضرت مستعان قطب الاقطاب قافلۂ سالار شاہ راہ طریقت، والیٔ ممالک حقیقت، ہادی سرگشتگان بادیۂ ناسوت دریاے خون خوار قسیم جسیم وسیم نسیم شفیع مطاع نبی کریم۔

بلغ العلےٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ و آلہٖ

قبا بادشاہی راست بر بالا تو — تاج شاہی لولو لالاے تو

عرض این است کہ دریں جا خیر و خیریت ست۔ و خیر و خیریت آں جناب عالی متعالی از درگاہ رب العزت مدام مطلوب است۔ علی الخصوص فقیر محب اللہ و فقیر محمد قدوس بدعا منتظر است۔ اُمید است کہ از خاطر عاطر شرف فراموش نخواہد شد۔ زیادہ دعا و سلام بہ تبابات مرسل و مقبول باد۔ نخلہ کمیکی کہ بیر نہ یم رنوائے دانہ رسی ترتر نہ خو چہ دا دنیا دہ پرے رب دے ستا جمال لری۔ دیگر بندگی جناب بی بیان صاحبان و صاحبزادگان

ترجمہ شعر: کیا ہوا جو میں آپ سے دور ہوں۔ آپ کی روشنی مجھے پہنچتی ہے۔ جب تک یہ دنیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے جمال کو قایم رکھے۔ (آمین) (از ناقل)

اعنی ملا محی الدین معروض باد۔

سیداں ذات حضرت مستغان میاں محمد معتبر شاہ صاحب جیو سلمہ ربہ و میاں محمد نور و ملا محمد نعیم و ملا آخوند سیف الدین و ملا حاجی و میاں صاحب معلم کو دکان و میاں محمد کاظم و ملا رحمت و شاہ لطف اللہ خاں۔ و ملا جان محمد و ملا محمدی و ملا عبد القدیر و ملا ولی محمد و جمیع یاران صحبت و طریقت دعا و سلام بلا نہایات باد۔

۱۸۳

ہو الکریم

حضرت اخونزادہ جیو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم محمد و الہ اجمعین الطیبین الطاہرین

عرض داشت بندہ کمترین بجناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین سعادت و شرافت پناہ، حقایق و معارف آگاہ، مجمع الحسنات و منبع الفیوضات محمدۃ صفات قدسی آیات سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الامراض الظاہری والباطنی بکمال شغانہ و متع اللہ المستفیدین بطول بقائہ و صونہ اللہ تعالیٰ عما لایلیق بحرمۃ انبیائہ و رزقہ اللہ تعالیٰ الدرجۃ العالیہ۔ ببرکۃ اصفیائہ ہمیشہ بر مسند تدریس و ارشاد متمکن بودہ سلامت باشند۔ از جانب دعاگوی خمس الاوقات خدمت گار آں ستودہ صفات بعد از تحیات وافرہ و تعظیمات متکاثرہ معروض رائے مہر الجلاے می گرداند احوال فقیر ذرہ نظیر موجب حمد است صحت و سلامتی آں ذات شریف عنصر لطیف مدام مطلوب و مرغوب است

؎ اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم ✤ ولے قمری صفت ہستم کہ طوق بندگی دارم
گاہے گاہے بہ بوسہ ام بنواز ✤ تاکہ گردم زعمر برخوردار

بیت افغانی

لالی خما ذره بادشاه دے ۔ زه بادشاه لتخته ولے کوزه اومه

پیارا میرے دل کا بادشاہ ہے ۔ میں بادشاہ کو تخت سے کیوں اتارونگا

مخمس افغانی

هغه یار چه خیسته دے تر آفتاب ۔ مخ به کله راسره کنده کمه له نقاب

وہ یار جو آفتاب سے زیادہ حسین ہے ۔ چہرہ نقاب سے کب کھولے گا

بیتانه په ذره زهیر کړم بے حساب ۔ یو سبب اوکړے مسبب الاسباب

جدائی نے دل سے بے اندازہ مغموم کیا ۔ ایک سبب اے مسبب الاسباب بنادے

چه خما ملاقات وو شی له احباب

کہ میری ملاقات دوستوں سے ہوجائے

دریغه مه وے په دنیا کین پیدا شوے ۔ او که وے په هسے شان مه خو وے شوے

افسوس میں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتا ۔ اگر .. ہوتا تو ایسا نہ ہوتا

لکه څه یم وه هجران په لمبو سوے ۔ څو به ګرځم پیدا هسے اور اولوے

جیسا میں ہوں جدائی کے شعلوں سے جلا ہوا ۔ کب تک میں جلا ہوا پھروں گا

چه سینه م درست عمر شو کباب

جو میرا سینہ تمام عمر کباب ہوا

مکرر در خدمت صاحبزادہا و در خدمت والدہ ہا حقیقی و معنوی تعظیمات و بندگی قبول باد ۔ ثانیاً در خدمت صوفیان خانقاہ و طالب علمان درس السلام و علی من لدیکم قبول باد ۔

فقیر محب اللہ

بندۂ درگاہ
عبدالقدوس

۱۸۴

مَنْ لَہُ المَوْلیٰ فَلَہُ الکُلُّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الذی زین النبیین بحبیبہ المصطفیٰ ومن علی المومنین
بنبیہ المجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ وعلیٰ آلہ البررۃ التقیٰ والنقیٰ

عرض داشت کمترین غلامان وکہترین عتبہ بوسان محب السد وعبدالقدوس
بجناب زبدۃ الفضلا وعمدۃ الاتقیا مظہر اسرار ربانی محبوب سبحانی حضرت
اخوندزادہ صاحب جیو ہمیشہ بر مسند ارشاد وتدریس متمکن بودہ کامیاب دارین
باشند۔

بعد از تعظیمات بندگی وتسلیمات سرافگندگی معروض رائے مہرانجلاے می گرداند
احوالات فقیر ذرہ نظیر تا حالت تحریر مستوجب حمد است۔ وصحت وسلامتی آن
ذات شریف عنصر لطیف مدام مطلوب ومرغوب ست۔ ثانیاً این کہ سرفراز نامہ
آں منبع الفیوضات کہ نامزد این مسکین بے تمکین نمودہ بودند۔ بورود آں
مبتہج ومسرور گردید۔ چوں درین وقت مسموع گردیدہ کہ طائر روح صاحبزادہ
فضل احمد[1] پنجرۂ حواس را درہم شکستہ وبجناب قدس پرواز کردہ از اصغار این
معنی این جانب را حزن بسیار واندوہ بے شمار روے داد۔ لاکن بحکم کریمہ انا للہ
وانا الیہ راجعون۔ سوائے از صبر ورضا چارہ وگذر نیست۔ حق جل وعلا در حق آں
صاحبان وبابان مقبول الشفاعت سازد۔ ثالثاً آنکہ یک ہفتہ شدہ کہ خادمہ
آں صاحب تسلیم بحق جل وعلا کردہ خلق گرداگرد براے تعزیت می آیند وباوجود
روضۂ منورہ ومرقد مطہرہ را خلل ظاہر شدہ بکار چونہ براے ساختن روضہ شریف

[1] صاحبزادہ فضل احمد معصومی المعروف "حضرت جیو صاحب" کی وفات
۱۲۳۱ھ میں ہوئی تھی۔ اس لئے یہ مکتوب ۱۲۳۱ھ کا قرار پاتا ہے۔

این جانب مشغول است۔ بنا برآں درآمدن فقیر نزد آں صاحب توقف افتادہ۔ زیادہ والسلام والاکرام۔ وازجانب خاکسار غلام آں گلعذار عبدالقدوس جدید بہ زبدۃ العارفین واسوۃ السالکین جیو دبر مخدومی استادی صاحب جیو ومحمد نسیم وملا شاہدت وسید غلام وحافظ کرم ومحمد کاشف وملا نصرت وجمیع آشنایان وطالب العلمان تعظیمات وتسلیمات قبول باد۔ ودرحق فقیر دعاء سلامتی ایمان کنند کہ فقیر ہم می کند۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

۱۸۵

ہوالقادر

قبلۂ برحق وکعبۂ مطلق دام اقبالہٗ

ازکمترین عاجزان میر محمدی بعد از عرض بندگی آنکہ در مدت ہفت و ہشت ماہ کہ از نزد مرزا قادر بخش کہ در شہر آمدہ ام اگرچہ میر صاحب میر فتح علی خان نیم نان ہم میسر آمدہ یک پارچہ بمن ہم می دادند وسوائے (او) دریں شہر با ہیچ کس تعلقہ ندارم، وشعار بندہ سوال کردن نیست۔ وچونکہ آں قبلہ را بجائے حضرت خواجہ بہار الدین صاحب می دانم عرض می نمایم کہ ارادہ بندہ در اجمیر شریف ہست، ودرین جا مریدان وآشنا ہائے (بے) حد بزرگ من ہستند۔ چنانچہ پیشتر من دریں جا بودم، خبرگیری می کردند۔ الحال از فاقہ میرم پس باز قصد کردہ ام کہ بردم وزاد خرچ ندارم امید کہ اگر دہت رس باشد۔ چیزے راہ خرچ ہرچہ توفیق باشد بدہند کہ جان بخشی خواہند نمود۔ واگر نزد آں قبلہ نباشد، پس از برائے من این قدر مریدان ومعتقدان آں قبلہ ہستند اگر ہمہ ہا یک یک تنکہ بدہند خرچ راہ اجمیر خواہد شد۔ وسوائے ایں دو صورت اگر در بھرت پور کسے از خواجہ سرایان نواب وزیر آشنائے یا خادم آں قبلہ باشد یک خط سفارشی نوشتہ بدہند کہ ایشان را تا اجمیر رسانند ازین سبب عزم کردہ ام کہ اکثر آدمان خواجہ سرا نزد شاہ قطب الدین

به ناگور می روند۔ درین خط هم باید نوشت که ایشان را تا اجمیر رساند۔ بنده بهر صورت پنج چهار تنکه از کسے گرفته تا بهرت پور برسم۔ هرچه بخاطر شریف دستگیری باید نمود که اگر شما نخواهند کرد به که گویم۔ دعا نه دارم که به مرزا قادر بخش باز نویسم[1]

۱۸۶

.... که بردن از حوصلۂ تحریر و تقریر است معروض می دارد۔ سرفراز نامه که مشتمل بر ملاحظه فرمودن رسالۂ فصل ذکر خفی که مرقوم قلم فیض رقم گردیده بود، پرتو ورود فرمود۔ از مطالعه آن جبین افتخار بر فلک سود۔ الحمد لله علی ذالک حمداً کثیراً، که منظور نظر عالی گردید۔ این خادم دیرینه را از در تصنیف و تالیف کارے نیست، لیکن آن شخص رساله در فصل ذکر جهر ادعا نموده کنایةً طعن بجناب عالی حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه و به میاں محمد اعظم قدس سره نموده بود۔ لهذا نسبت غلامی که بجناب اقدس حضرت مجدد رح و اخلاصے که بروح پرفتوح میاں محمد اعظم قدس سره دارد تاب نیاورده بریں سعی اور التفاسیر پنج شش که در تحقیق معانی قرآن مجید بمطالعه دارد و کتب دیگر را که ملاحظه می نماید ازاں استنباط نموده در ردّ او نوشته۔

و این تغیر شب و روز منظر موت می باشد و هر سال در بدن خود تغیرے می یابد، دندان همه ریخت۔ چند که باقی ماند طاقت خوردن ندارد..........[2]

---

[1]، [2] یہ دونوں مکتوبات (مکتوب ۱۸۵، ۱۸۶) صاحبزادہ حکیم محمد میر آغا جان مرحوم و مغفور کی ہدایت کے مطابق حضرت نسیم رح کے نام تھے اور مجموعۂ ہذا میں بھی انہیں اسی ذیل میں رکھا گیا ہے۔ مگر یہ دونوں حضرت مظہر رح کے نام لکھے گئے ہوں گے۔ اس سلسلے میں مقدمے کے آخر میں کچھ معروضات پیش کر دی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۲ (استدراک)۔

۱۸۷

ذات والا صفات ابوالبرکات مجمع الکمالات منبع المروت معدن الجود و الاحسان، مظہر اسرار ارشادیات، موضح اسرار ربانی، مخزن انوار ربانی، مرشد حقانی مرفق صدقانی عمدة الفضلاء الکرام، زبدة العرفاء العظام اخوند زاده جیو محمد نسیم ادام اللہ برکاتہ، و فیوضاتہ۔

معروض بعد از ادائے تسلیمات سرافگندگی و تعظیم بندگی آنکہ حالات این جانب تا الحال موجب حمد است و مستوجب شکر است۔ خیر و خیریت است ولیکن از احوال شما اطلاع ندارم من شمایان را از درگاہ ذوالجلال جویانم کہ اللہ (تعالیٰ) آن ذات مشارٌ الیہ (را) در حفظ و امن خود نگاہ دارد۔ و بر شریعت محمدی مستقیم داراد۔ و بر طریقت حقیقت محکم دارد، از دعا فراموشی ندارم

شعر
فراموشی ازین جانب محال است ٭ ازان جانب نمی دانم چہ حال است

زیادہ از سلام ایام بکام باد۔ امید است کہ این کمینہ بے بضاعت و کم ہمت را بدعا یاد آرند۔ و دیگر معروض آنکہ مایان طریقہ شریفہ عالیہ شغل دارم۔ لیکن حضرت جیو محمد غلام حسن در طریقہ عالیہ قادریہ اجازت دادہ و ضرور گفتہ کہ در شب دوشنبہ و جمعہ جہر کنید بنا بر امتثال امر بعضے اوقات شغل این طریقہ کردم دیدہ ایم کہ نفع بسیار دارد مر طالبان را۔

۱۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت شریف صاحب کمالات عالیہ و مقامات سامیہ حضرت ملا محمد نسیم جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد از سلام نیاز گذارش می نماید، الحمد للہ ہذہ تا سیزدہم محرم بخیریت است۔ و سلامت و عافیت ذات سامی صفات با جمیع توابع

مستدعی است، بنده را ضعف مرض که در هر سال بواسیر دموی عود نموده ضعف مضاعف شد، نظر برایں ناتوانیها در عالم اسباب امید حیات نمانده الا أن یشاء الله سبحانه فانه یفعل بالضعیف ما یتحیر فیه القوی۔ امید که دعا کنند امّا اگر حیات باقی است صرف در یاد الٰہی گردد و حسن خاتمہ حاصل شود و اگر عمر به آخر رسید مرگ بر کلمهٔ توحید و عفو و عافیت شود آمین۔ به استماع افاده و استفاده که طالبان بسیار به توجهات شریف به نسبت و آگاهی رسیده ہدایت مستفیدان می نماید دل بسیار خوش است۔ اللّٰھم زد فزد۔ دریں جا به سبب اختلافات مجمع انعقاد نیافت۔ چند کس در حلقه می آیند و ہدایت متفرع بر استعداد است، دریں وقت ضعف و سستی و پیری مہتدی شدن سخت متعذر است، الکریم آنچه در وہمی نگنجد آں دہد۔ ملا محمد اعظم چند روز ابن جا تشریف داشته بخدمت شریف می رسند۔ بحال ایشاں توجه فرمایند، ایشاں از مخلصان آنحضرت اند۔ حاجت تحریر و تقریر نیست۔ عیان و آشکار است۔ اگر مناسب دانند، بلکه مستفیضه مستفیضه و ہدایت (ورا ق) نسبت باطنی ایشاں را افشا نیند۔ در خدمت شریف باز حاضر نخواهند شد۔ و اوقات به توجهات شریفه بدل جمعی بسر خواهند برد۔ بلکه توجه و ہمت بحال ایشاں مبذول دارند۔ که در خلوت در نسبت خود در اجتماع طالبان ترقیات پیدا نمایند۔ ایں سخن آنچه بخاطر فقیر آمده، امید است که ہمیں معروض پسند خاطر عاطر آید۔ والسلام بخدمت حضار مجلس شریف و صاحبزادہاے بزرگ منش سلّمھم الله تعالیٰ سلام والتماس دعا۔

مشک عنایتی رسید جزاکم الله تعالیٰ خیر الجزاء۔ کتاب تحفهٔ اثنا عشریه وجه تحریر آں بسیار گراں شده است۔ بدو چند رسید شش روپیه رسیده دو توله مشک براے اجرت تحریر کتاب که به شش روپیه فروخته می شود خریده بدہم یا آں که فروخته خواہیم خورد و دستیها بجز ایں چنیں کتاب در کرم مسلم و کسے که ایں ہا دارد سر ار دوی اصحاب (کذا)۔

۱۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد و آلہ الطیبین وصحابتہ الاکرمین ائمۃ الطاہرین الیٰ
یوم الدین

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ کہ سنت اہل اسلام است
وبعد از تعظیمات بلا غایات وتسلیمات بلا نہایات کہ شایانہ اغاکاران است
بموقف عرض رسانیدہ می آید منظر اخلاق کریمانہ آں ذات خجستہ صفات
اگرچہ از حد ادب بیرون است۔ حافظ شیرازی گفتہ است۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؛ آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند
وانانکہ چشم سرخ بصد حیلہ وا کنند۔ فاسق ولی کنند نکس را ہما کنند

رفتم بہ طبیب و گفتمش درد نہاں ؛ گفتا بغیر دوست بربند دہان
گفتم غذا گفت از خون جگر ؛ گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہاں

یَا مُتَخَلِّقاً بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالیٰ اَلعَفو العَفو العَفو۔ حاصل
الکلام آں کہ فرد

تو ابر رحمتے آں بہ کہ گاہے ؛ کنی برحال لب تشنہ نگاہے

زیادہ از حد ادب بیرون است۔

عریضۂ کمترین خادمان محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق حق حق نحمدہ ونصلی علی نبیہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

حقایق و معارف آگاہ سند ابن طریقہ عالیہ مولوی محمد نسیم جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر سفو(؟) سیف الدین احمدی النقشبندی السرہندی الفاروقی الحسنی الحسینی بعد از سلام علیک کہ سنت النبی صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام است۔ واضح باد کہ ہمہ برادران ملک رسیدند وایں جانب از حب وطن دریں ملک افتادہ است، و بہ سبب وابستگان آنچہ تکلیف می گذرد، بخدا روشن است، مرزا صاحب و دیگر خلفاء حضرات دریں ملک کہ بودند البتہ خدمت می فرمودند۔ الحال کسے نیست کہ یک دام بدہد۔ اگر نظر بحضرات عالی شان از مخلصان آں ملک چیزے جمع نمودہ جبر ایں جانب بگیرند، ثواب عظیم خواہد شد۔ ؎

دور دستاں را ز ہمت یاد کردن ہمت است
ورنہ ہر نخلے بہ پائے خود ثمر می افگند

زیادہ۔

۱۹۱

مکتوب غلام حسن

اللہ سبحانہ وتقدس شانہ

ہموارہ باوجود مسعود مسعود کمالات وعرفان آمود ومعارف آگاہ، تورع و اتقاء دستگاہ مجموعۂ خوبی ہا جامع کمالات، مصدر حسنات منبع الفیوض والبرکات مقبول جناب حضرات قدسی درجات اخوی مکانی ملا محمد نسیم زید برگاتہ، را دیدہ باطن فیض مواطن بکحل الجواہر معرفت تکحل نمودہ با شعاب جمالی لایزالی مبرا ز خیطۂ وہم وخیال است منور وقرین گرداناد بالنون والصاد ازیں درویش اشتیاق اندیش بعد از سلام مسنون ودعوات مشحونہ باجابت مقرون مشہود آنکہ للہ الحمد سبحانہ احوال واوضاع ایں درویش مستوجب حمد است۔ والمسئول عن اللہ تعالیٰ عافیتکم وصحتکم وسلامتکم وعلو درجاتکم دریں وقت دو آدم ایشاں دریں جا آمدہ خیر صحت مدار موصوف اخذ تمام است بہ استماع خبر خیریت ذات سامی ایں درویش کہ غلام حسن نام از حد بسیار خرسندی زدند ادا جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ ایں ثانی بجہت معرفت وشناسائی طرفین می نگارد۔ اول آنکہ یک دقتے من الاوقات از جناب مقدس الالقاب قطب الاقطاب محرم حظیرۂ قدس رب الارباب پیر و مرشد حضرت مرزا صاحب ام قدس اللہ تعالیٰ۔ وحرا الاقدس در ہنگام گذشتن ایام برسات بشما ارشدہ بود کہ مزار فائض الانوار سید نور محمد قدس سرہ کہ از سبب کثرت برسات تبدیل صورت مرقد ایشان شدہ بود بجہت تعمیر ومرمت آں بشما ارشدہ چنانچہ ایں درویش نیز بہ ہمراہ شما رفتہ وسنگ وکلوخ جمع نمودہ بہ اتفاق ہمدیگر مزار شریف مرتب نمودیم وبعد ازاں یک جا ازآں جا عود نمودہ بزیارت مرقد شریف حضرت نظام الدین قدس سرہ آمدہ در فاتحہ خوانی ماندیم خدمت

شریف شما بزودی فاتحه خوانده روان شدند و این درویش در عقب
شما فاتحه خوانده بجستجوی و زودی در راه آمده ملاقی شد۔ این نشانی ہم یاد آور
فرمائید۔ دوم این است که در ہنگام سکونت و حیات حضرت پیر و مرشد مرزا
صاحب جی ام قدس سرہٗ در روحهٔ مکان خلد بنیان ایشان بمقدارے یک صد
و چند عدد روپیه پیش ہندوان گروی بود، چون جناب حضرت ایشان ازین
دار الفنا رحلت فرمود بحسب تقاضا ربی بی صاحبه جناب حضرت ایشان
را دران جا دفن نمودند۔ بعد از ارتحال خادمان و مریدان را ہندوان
مذکوران بجہت طواف مرقد منور ایشان و بزیارت نمی گذاشتند و می گفتند
که این مقام گروی مایان است۔ تا حساب و معاملت گروی بمایان ندہند
بجہت زیارت نه خواہیم گذاشت، مخلصان و مریدان بسیار به تنگ آمدند۔
آخر الامر این ماجرا را مولوی محمد نعیم بہرایچی در پورب استماع نمود۔ مبلغ را بقدر
وسعت و امکان جمع نمود، روانه این طرف شد۔ این درویش دران ایام در
رام پور بود۔ ملاقات طرفین میسر آمده و واقعات را اظہار نموده قدرے
مبلغ که به نزد این درویش بود بتسلیم مولوی مذکور نمودم۔ مولوی در شاہ جہان آباد
آمده آن مکان سعادت انجام را از ہندوان خلاص نموده و قدرے ازان حجرہ ہا
چوبہا فروخت صورت مرقد منور حضرت ایشان قدس سرہ مرتب نمودند۔ الحمد لله
والشکر لله سبحانه۔ و بی بی و اطفال و ریانی بیت اقامت دارند۔ چنانچه مولوی ثناء الله
دو روپیه در ماہه می دہند و یک روپیه ملا مرادی می دہند و میر علی فوت شدہ اند
شنیده باشند۔ و دو پسر ایشان بودند۔ یکے بداری نام که او محض ناقابل و دیو
اطوار می باشد۔ و دوم پسر ایشان والدهٔ خود را ازین جا بجہته تفرقهٔ المعاش
برداشته بجہت پورب نزد تعلقات خود برده۔ و میان عبد الحفیظ و میان بہادر
فوت شده اند۔ در روضهٔ مقدس حضرت ایشان قدس روحه تدفین یافته اند۔ و محمد
احسان در نواح خورده لطرف رام پور آمده بودند۔ نواب فیض الله خان مبلغ

سه روبیه - او شان داده بود باز بطرف پورب رفته اند - و این درویش در قصبهٔ
امروهه سکونت می داشت - از سبب زد و تاخت مردم فرنگی و مرهٹه قصبهٔ
مذکور خراب شده بود - ازان این درویش ازانجا برخاسته آمده در رامپور
سکونت نمودم - دران جا به توجهات حضرات قدسی درجات درویش این درویش
بعضے مردم آن جاے داخل طریقت شدند و بسیار محظوظ و شاکر گشتند چنانچه
ازان جمله با پسران مولوی عبدالرزاق که مرد فاضل و متقی بوده بیعت نمودند
به ارادهٔ الله سبحانهٔ تعالیٰ - به موجب قسمت آب خورد - این درویش تا درین
ملک رسیده - درین جا بعضے مخلصان مستفید شده اند - چون خبر شما موضوح
شد بسیار خرسندی رو بداد - امید که جواب این مکتوب بزودی قلمی و
ارسال دارند که انتظارے بدرجهٔ اتم و اکمل است - چون آن درویش
بے سر و سامان درین ملک رسیده حسب وجوے حالات ایشان در دل بسیار
بود - در ربیع الاول وارد این ملک پشاور گردیده ام - از احوالات شما
متفحص می بودم - شخصے شاه نعمت الله نام به این درویش اظهار نموده
که میان محمد نسیم از راه بر توپه به طرف دهلی تشریف بردند - به سبب لاچاری
صبر نمودیم - درین وقت که آدم شما درین جا آمده و از احوالات ایشان بیان
نمود * به همین لب تشنگی گویا که شما آبحیات رسیدند - شکر خداوندی بجا آورده
شد - چون محض بے سر و سامان و بے خرچ بودیم طاقت رسیدن خود بخدمت
شما ملحوظ نه شد - هر چند که آدم شما باعث شد که شما را سوار نموده می بریم
لاکن درین وقت طاقت معلوم نه شد - به اشتیاق ما لا یطاق حالت گذشت
خداوند کریم ارحم الراحمین است به هر قسم که خواهند ملاقات دوستان مخلصان
ما میسر خواهند آورد -

* گرسنگی و [illegible]

بچه مشغول کنم دیده و دل را که مدام ؛ دل ترا می طلبد دیده ترا می جوید
هر چند که بے سر و سامان ازان طرف آمده ایم - فاما احوال و اوضاع این ملک

و بے سرو سامانی این دیار چون معلوم شد پشیمانی رو داد که چرا درین ملک آمده ام - باز خواطر به ہماں طرف ہندوستان مائل است - فاما اشتیاق ملاقات ایشاں از حد متجاوز است - این چند کلمات و نشانی ہا کہ نگارش آمده قطره است از بحر محیط ہر گاه آں جامع المتفرقین ہوا ملت فیما بین میسر آورد - راز ہا ئیکہ در دل ودلیعت نہاده اند به معرض اظہار خواہد آمد - زیاده چه قلمی گردد - والسلام

مکرر این که از احوال و اوضاع میاں غلام علی واقف اند که چه قدر مرد قابل و ہشیار اند - از شاه جہان آباد تباہی خورده در رامپور رسیده ند - یاران این درویش نوشته اند و خط او شان رسیده و قاصد اجور دار صاحبزاده فتح علی خاں خصوص به طرف این درویش فرستاده دراں نوشته اند که بجہتہ پاس خاطر شما مبلغ پانزده روپے نواب صاحب توجه درباره میاں غلام علی نموده اند - بسیار خرسندی حاصل گردید - این درویش در پٹنه در کوٹله رشید خاں که مشہور است سکونت دارد - اگر کرم بخشی فرمائید این نشانے معتبر است -

والسلام والسلام والسلام

۱۹۲

مکتوب غلام حسن

برادر عزیز القدر ملا نسیم بعافیت باشند

از غلام حسن بعد ادعیه وافیه مطالعه باد۔ مبلغ ہشت و نیم روپے بنام شما نزد اخون عبدالرزاق پیشوری فرستاده ام بگیرند و رسید مرقوم سازند۔ ملا سیف الدین بعد سلام مطالعه نمایند مبلغ پنج روپیه بنام شما نزد اخون عبدالرزاق فرستاده ام بگیرند و رسید بدہند۔ و مبلغ ہشت و نیم روپیه بنام ملا تیمور نزد اخون (عبدالرزاق) مسطور فرستاده ام خبر به اوشان برسانند۔ بجمیع یاران طریقت سلام رسانید۔ و آرزوست که حق تعالیٰ باز سببی سازد که ملاقات میسر آرد۔

مکرر آنکه ملا رحمت را که ہمراه ما کرده بودند چون در موضع اله ڈنڈ منزل کردیم به استاذ ظاہری ملا رحمت ملاقات کردیم۔ چنانچه مبلغ دو روپیه بنام استاد ملا رحمت فرستاده ایم از اخون عبدالرزاق گرفته به اوشان رسانند۔

رقیمه غلام حسن این خط از رام پور در سوات
به موضع اوچون متصل چکدره بملا نسیم برسد۔

۱۹۳

مکتوب اخوندزاده عبداللہ

عرض داشت کمترین فدویان قدم بوس درویشان فقیر حقیر اخوندزاده عبداللہ بجناب حضرت مشیخت پناہ حقایق آگاہ اخوندزادہ[1] جیو در آن وقت کہ از دہلی شریف روانہ شدہ بود۔ در راہ چنین التماس شد کہ اللہ تعالیٰ اگر موئے[2] مبارک بخیرو عافیت بہ وطن رساند، این حقیر را بعد از چند مدت بیک جزو از اشعار شریف بنوازند۔ حضرت ایشان درجواب فرمودند کہ اگر اللہ تعالیٰ مایان را مع اشعار شریف بوطن رساند، سوال شما را بجا خواہم آورد۔ فی الحال ہرگاہ کہ مرضی صاحب است اگر بدست عامل رقیمہ مہربانی فرمایند۔ فہو المقصود، و اگر فرمایند برادر را می فرسیم یا خود بخدمت حاضر خواہم شد۔

زیادہ بخیر باد

ع۱ مولانا محمد نسیم علیہ الرحمہ

ع۲ این موئے مبارک در خانقاہ اوچ (ریاست دیر) ہنوز محفوظ است

۱۹۴

مکتوب عبد اللہ

مربی کامل و مشفق مکمل محقق دقایق و محرم اسرار ربانی مظہر فیوضات و دردات سبحانی، زبدۃ السالکین عمدۃ المتورعین قدوۃ العارفین اعنی اخوند صاحب محمد نسیم جیو سلامت۔ از جانب کمترین قدمبوسان عبد اللہ بعد از تحفۂ سلام خیر الکلام و آرزوے ملازمت سراسر سعادت کہ شیوۂ نیازمندی است معروض آں کہ دریں وقت بخدمت سامی معروض داشتہ کہ بعضے سخنان از جناب حضرت قبلۂ دو جہانی حضرت صاحب حضرت جیو معلوم و مفہوم شدہ است بہ بعضے سخنان بہ فہم فقیر نمی آیند۔ پس ایشان مربی کامل اند۔ امید کہ آں سخنان نامعلومہ برائے طالبان فقیر ارسال فرمایند۔ کہ ایشان بجاے حضرت جیو اند کہ ایں کار فیض رسانی طالبان خواہد شد۔ و از توجہات بحق فقیر می فرمودہ باشند و فقیر نیز از دعاے صاحب فارغ نیست، خاطر شریف فرمودہ باشند۔ مکرر معروض می دارد کہ از کتاب خانہ یک جلد کتاب از کتابہاے حضرت شیخ جیو یعنی جلد اخیر از مکتوبات ضرور ضرور مہربانی فرمودہ عنایت سازند کہ جلد اول بدست آمدہ براے جلد اخیر بسیار درکار است مہربانی می فرمودہ حوالۂ آدم این جانب فرمایند۔ زیادہ چہ عرض نماید از جانب اخون نعمت خان و محب اللہ خاں و ملا قلندر و تمامی یاران حلقہ تعظیمات بصد اشتیاق قبول باد۔

زیادہ چہ عرض نماید۔

265

۱۹۵

مکتوب بشارت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی جناب معظم ومکرم مرکزِ دائرہ عرفان ومحیطِ کرۂ ایقان ادام اللہ فیضانہم۔ مفتقر الی اللہ شریر النفس کثیف الطبع منبع خواہش و ہوا واز خدمت گاری اقدس جدا وسرگشتہ بادیۂ رنج وعنا وتنہائی۔ وغریقِ لجہ جدائی امیدوار توجہ وعنایت وراجیِ شفقت وکرامت مدبر روسیاہ بشارت اللہ عفی عنہ وکان اللہ لہٗ اداب ولوازم عبودیت وانکسار ومراسم کورنش وتسلیمات غلامی واضطرار مودی ساختہ التماس می نماید از زبانی اخون سعد اللہ صاحب سلمہٗ وملا محمد اعظم صاحب سلمہٗ نظر عنایت سامی بحال حضرت مولوی نعیم اللہ صاحب مرحوم مصروف است۔ ازین جہت بندہ ہم عرض نمودہ کہ درحق این فدوی در اوقات مخصوص واوراتِ مرجو یاد داشتہ دعا فرمایند کہ اللہ تعالیٰ درغلامیِ حضرت صاحب سیدی ومرشدی ومولائی طبیب القلوب والارواح وسیلتی الی وصول اللہ حضرت شاہ شاہان غلام علی صاحب مدظلال کماہم راسخ داشتہ وترک ہمہ دادہ وتوفیقِ رفیق عنایت نمودہ برائے خود کنند، قولاً وعملاً وفعلاً دیگر بس تمنائے دگر نیست وہمیشہ یاد فرما باشند واز پارۂ کاغذ دریغ نہ فرمایند زیادہ حد ادب۔

وباقی احوال فدوی زبانی اخون محمد اعظم وملا سعد اللہ معلوم خواہد شد۔ وبہ صاحبزادہائے عالی مراتب وحضار مجلس شریف بعد اداب وسلام التماس دعا۔

۱۹۶

مکتوب حاتم

بعرض خادمان حضرت صاحبی خدایگانی قبلۂ دوجہانی معدن فضل و کرم منبع تفضل و شریعت صاحبی خدایگانی جیو مدظلہ العالی - از بندۂ کمترین حاتم بعد لوازم بندگی و کورنشات کہ ذریعۂ افتخار نیازمندان است بجا آوردہ می رساند - کمترین شب و روز انتظار دعاے خیر جناب سامی بودہ است - امیدوارم کہ مژدۂ خیریت مزاج شریف و از صاحبزادہ قلمی و مرحمت فرمایند - کہ باعث جمعیت و طمانیت خاطر ازیں خواہد شد بندہ از گوشۂ خاطر فراموش نہ فرمودہ ہموارہ دعا خیر در حق بندہ می فرمودہ باشند - ورنہ روز محشر دست بدامان فیض تو امان سامی خواہد داشت - امیدوارم کہ دعاے خیر ہموارہ در حق بندہ می فرمودہ باشند - کہ باعث جمعیت خاطر ازیں خواہد شد -

زیادہ حد ادب

۱۹۷

مکتوب محمد نصیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ سبحانہٗ والشکر علیٰ اعطاء فیضانہٗ

مکتوب بجناب ارشاد مآب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین یگانۂ حضرت صمدیت مقرب بساط احدیت مقبول بارگاہ بے چون زینت بخش تحریر یافت ؎

آرزو دارم کہ خاک آں قدم ✣ توتیائے چشم سازم دم بدم

کمترین عقیدت گزین خلفہ طالب علم اداب تعظیمات معتقدانہ و مراسم کورنشات نیازمندانہ بجا آوردہ بموقف عرض حاشیہ بوسان بساط فیض مناط انجمن ہدایت موطن آں قبلۂ ارباب تحقیق و توحید کعبۂ اصحاب تدقیق و تجرید مخزن لطایف انسیہ معدن معارف قدسیہ کریم الاخلاق عمیم الاشفاق حضرت پیر دستگیر مد اللہ ظلال اجلالہ و افضالہ می رساند کہ اگرچہ بحکم بیت مولوی ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ✣ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

ایں فدوی جاں نثار از مدت بسیار آرزوے پاے بوس ناصیہ سایان آستان فیض نشان کہ اکسیر مس وجود و فروغ بخش پیشانی سجود است فوق الحد دارد ؎

زبس بہ مکتب غم عشق لاغری کردم ✣ تنم بہ کاغذ مسطر کشیدہ می ماند

لیکن قطع مسافت بہ سبب کم ہمتی دشوار ساختہ از حصول ایں دولت محرومم دریں صورت بہ مقتضاے فیض آں قبلۂ انام امیدوارم کہ اگر آفتاب توجہ خاص دربارۂ ذرۂ بے مقدار تابد مرا آئینہ از گرداب اضطراب مناص خلاص یابد

مصرع یک نظر تو مالا مستغنی شوم ز ابنائے جنس

پیوستہ خورشید ہدایت بر اوج (سعادت) و دریائے عنایت موج در موج باد۔

؎ توئی مقصود گر مشغول جیرم ؎ توئی معبود گر نزدیک دیرم

؎ زہے صفائے عمارت کہ در تماشایش ؎ بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار

پشتو ؎ (سحر باد) معتبرہ دہ عاشق چیرای

اذا لقیت حبیبی فقل لہ خبری

فرھما نظر (لہ) شما شاد درست جہان کہ نہ دی

الیٰ جنابک قد مال دائما بصری

فقیر محمد نصیر

ترجمہ الشتو۔ اے باد سحری خوشبو عاشق کی طرف لا۔ جب تو میرے محبوب سے ملے تو اس کو میرا احوال پہنچا۔ آپ کی نظر عنایت کافی ہے اگرچہ سارا جہان نہ ہو۔ اس لیے کہ میری نظر صرف آپ کی طرف متوجہ ہے۔

۱۹۸

حشمت پناہ عطوفت دستگاہ اخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ ربہ

از این جانب خادم الفقراء محمد غلام سلام ملا کلام مقرون بہ محبت باشد

بعدہٗ عرض آنکہ عجب انصاف است کہ در غازی استقامت کردند و شب گذرانیدہ مایان و عیال مایان از خادمان آن صاحب باشند اگر تقصیر نمودم توبہ کردم۔ برائے عنداللہ از آں جانب استقامت در دیہہ کوہی اختیار کردہ کہ بخدمت آں صاحب مشرف شوم۔

زیادہ

۱۹۹

برادر عزیزا خوندزادہ جیو را السلام و خدائے تعالیٰ شمارا از آفات دارین محفوظ دارد۔ و درحق ما دعا خیریت خاتمہ و خیریت دارین عنایت نمائید۔ بعدہٗ معلوم آں کہ پیش شما جیب است و حال آں است کہ در این جا ضرور درکار است۔ پس باید کہ ہمراہ آدم بفرستید کہ ماجور دارین شوید۔ ایام بکام باد۔

۲۰۰

انوار اسرار فیض اقدس از باطن منور مقدس عالی جناب ارشاد مآب شیخ الانام مقتدائے طوائف اسلام منبع علوم روحانیہ مجمع فیوض سبحانی مرشد کامل اکرم قدوۂ مشایخ عرب و عجم اعنی اخوندزادہ کہ اسمہائے شما معلوم است جیو لعافیت سلامت باشید۔ ازین جانب بعد از تعظیمات دو دستہ و تسلیمات پیوستہ آں کہ ازیں جانب مقرون بخیریت و خیر خیریت صاحب جمع خورد و کلاں مدام از درگاہ رب المعبود مطلوب است۔ مرام آں کہ مایان خدمت گار شما هستیم و شما فراموشی دعا می فرمایند و اشتیاق ملاقات صاحب بسیاری داریم ولیکن راہ مایاں نیست و صاحب مرحمت رفتن ایں جانب نہ فرمایند لمی فرمایند و مایاں را پائے رفتن کوتاہ است۔ چرا متعدیان براہ نشستہ اند۔ امید کہ خدمت گار صاحب قدیم (را) از دعا و رحمت مهجور نفرمایند۔

مہر



تمت بالخیر

مکتوب حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب بنام مرتب

(حکیم صاحب مرحوم نے مندرجہ ذیل مکتوب اپنے دستِ مبارک سے نقل کیے ہوئے مکتوبات کے مجموعے کے آغاز میں لکھ کر شامل فرمایا تھا یہاں تبرکاً درج کیا جا رہا ہے)

جناب محترم مکرم مخدوم مشفقم مہربانم حاجی الحرمین الشریفین مجمع الفضائل ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب، صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد سندھ زید فضلہ' و عنایتہ'
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' خیریت جانبین نیک روزی باد۔

ورود گرامی نامہ کے وقت احقر بوجہ بیماری لاحقہ شرفِ جواب دہی سے محروم ہو کر جیل کو مامور کیا۔ سفرِ حج سے بخیریت واپسی مبارک ہو۔ سال بسال آپ کا حج و زیارت روضۂ اطہر سے مشرف ہونا نعمتِ الٰہی ہے۔ آپ کے طفیل سے خدای عالم احقر کو بھی نصیب فرمائے۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ و یا نصیب۔

حسبِ الارشاد مکتوباتِ موجودۂ نور محل مسجد صاحبزادگانِ اوچ، خود نقل کرکے حاضرِ خدمتِ گرامی کر رہا ہوں۔ اگرچہ پیرانہ سالی کی کمزوری سنگِ راہ تھی مگر نقل مطلوب کے لیے کوئی اور قابل اور لائق نہ پاکر باوجود کم فرصتی و کمزوری تعمیلِ ارشاد کی کوشش کی گئی، جو محض فضل و توفیقِ الٰہی تھی اور جناب کی نیک نیتی و اخلاص اور فیض رسانی کی برکت۔

اجرتِ تحریر کی ضرورت نہیں اور نہ بھیجنے کی تکلیف فرمائیں کہ یہ اپنا ہی کام ہے اور آپ ہی ہمیں امداد نشر و اشاعت کی دے کر، سرفراز و ممنون فرما رہے ہیں۔ جزاکم اللہ خیرا الجزا فی الدارین۔ امید ہے رسید سے ممتاز فرمائیں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

احقر محمد میر آغا جان عفی عنہ، اوچ ریاست ڈیرہ مغربی پاکستان ۹ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

اِشاریہ

فہرستِ اعلام

الف

آصف علی ۲۲

ابراہیم مُلّا ۱۵

ابوالبرکات سید حسن قادری
پشاوری ۱۴

ابوالحسن زید فاروقی ۱

ابوالعوالی ۱۲۵، ۲۲۱، ۲۲۴،

ابوالفتح ۷۵، ۱۶۶، ۱۶۷،
۱۷۰، ۱۸۳، ۱۹۲، ۱۹۳،

ابوالقاسم خان ۳۴، ۱۲۶، ۱۳۳،

ابوسعید ۲۴، ۲۲۱،

احسان حسین فاروقی ۲۲،

احمد اللہ ۱۹، ۱۰۴، ۱۰۷،

احمد حاجی ۱۱۳

احمد حسین ۲۴

احمد خان ۵۸، ۶۲، ۲۰۷،
۲۰۸، ۲۳۰،

احمد سعید ۲۲،

احمد شاہ ابدالی (دُرّانی) ۵، ۴۷،
۵۲، ۵۸، ۶۰، ۷۲، ۸۸، ۹۰،
۱۲۲، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۵۵، ۲۰۴،
۲۰۶، ۲۳۵، ۲۳۹، ۲۴۹،

احمد علی شاہ نقشبندی ۲۳،

احمد کبیر ۲۲

احمد، میر ۲۲۴،

احمد خواجہ ۱۸۲،

ارشاد حسین فاروقی ۲۲

ارشاد خاں، نواب ۴، ۶، ۸،
۹، ۲۳، ۳۱، ۳۳، ۳۶، ۴۳،
۵۸، ۵۹، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۷۵،
۸۲، ۸۵، ۸۸، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۴۷،
۱۶۵، ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۹۱، ۲۱۵،

ارشد خاں ۷، ۶۰، ۶۹، ۸۵، ۱۰۵،

۱۸۵، ۱۸۹

ارشد علی ۲۲، ۱۶۳

اسد اللہ ۸۶،

اسد اللہ بیگ ۱۶۴،

اسلم خاں ۱۴۱،

اسلم اخون، مُلّا ۲۰۲

اسمٰعیل، میر ۱۲۵، ۱۹۲،

اسمٰعیل، میرزا ۱۶۹

اصالت محمود خاں ۱۳۹

اعظم علی خاں ۵۳

افضل ۱۴۴،

افضل خاں (افضل الدولہ) ۲۶، ۲۹،

۳۱، ۳۸، ۴۸، ۴۹، ۵۲، ۵۳،

۵۳، ۵۴، ۱۱۵،

اکرام اللہ ۱۶۲، ۱۶۸،

اکرام الدین ۱۸۳، ۱۹۶

اکرام الدین احمد، حافظ ۲۲

اکرام خاں ۲۲۶

اکرم ۷۷

الہ یار ۲۱۷

اللہ یار خاں ۲۲۴

اللہ یار شیخ ۲۲۸

امام الدین احمد خاں ۶۶، ۶۷،

۶۹، ۷۲، ۸۵، ۱۶۵، ۲۰۶

امام الدین، اخوند مُلّا ۲۰۲

امامن ۶۶

امامی بیگم ۲۳۰

امان اللہ ۱۴۳

امان اللہ، اخون ۱۷، ۲۳، ۲۴، ۱۱۳

امان، حاجی ۲۲۵

امان خاں، مُلّا ۲۲۵

امان، شاہ ۲۳۵

امانی بیگم ۱۳۰

امداد حسین ۲۲

امرناتھ ۱۶۰

امیر ۲۱۹

امیر ناصر ۱۴۹

امین ۲۱۹

امین احمد اظہر، شاہ ۲۲
امین الدولہ (امین الدین خاں)
۶۴، ۷۵
امین محمد خاں ۷۲
امینہ ۱۹، ۸۱
آنا مل، لالہ ۶۷، ۶۸، ۷۲، ۷۳
انور خاں ۲۱۹، ۲۲۷
اولیا، مُلّا ۱۵
ایزد بخش ۱۱۲
ایمن، اخون ۲۲۸
ایمنہ ۲۲۴، ۲۳۷

ب

باز خاں ۲۲
باز خاں، میر ۱۰۱
بحر الدین ۱۳
بختاور خاں ۶۰، ۲۱۵
بخشی سردار خاں ۸۸
برکت اللہ ۱۴۴
بسا ون رائے بیدار ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۱

بشارت اللہ ۲۶۵
بندے علی خاں ۱۷۰
بہادر ۲۱، ۲۵۹
بہار، مُلّا ۱۷، ۲۰۵
بہاء الدین، خواجہ ۲۵۲
بہاء الدین، میر ۱۴۷
بہرام بخش ۵۰، ۵۳
بہرہ مند شاہ ۱۷۰
بیان ۲۵
بیتو ۶۲

پ

پتو ۱۰۸
پیر جان، سید ۱۲، ۱۳
پیر علی (شاہ علی) ۱۲، ۱۹، ۲۱، ۳۶،
۳۸، ۳۹، ۴۵، ۶۱، ۶۲، ۶۶
۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۲، ۷۴، ۷۷،
۸۱، ۸۵، ۸۶، ۹۹، ۱۳۲، ۱۳۴
۱۵۸، ۱۷۵، ۱۷۸، ۱۸۳، ۱۸۷
۲۳۰، ۲۴۴، ۲۳۷، ۲۴۱، ۲

۲۴۲ ، ۲۵۹
پیر محمد ۹۱

ت

تیمر خاں ۱۶۱
تیمور، مُلّا (مُلّا تیمر) ۱۴، ۱۵،
۱۸ ، ۲۱۱ ، ۲۱۷ ، ۲۲۳ ، ۲۶۲

ث

ثناء اللہ پانی پتی، قاضی (ثناء اللہ)
۱ ، ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۷ ، ۸ ، ۹ ، ۱۱ ،
۱۵ ، ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۸ ،
۲۹ ، ۳۱ ، ۴۴ ، ۴۶ ، ۴۷ ، ۴۹ ،
۵۱ ، ۵۲ ، ۵۳ ، ۵۴ ، ۵۵ ، ۵۸ ،
۶۴ ، ۸۷ ، ۱۰۳ ، ۱۰۴ ، ۱۰۶ ، ۱۰۷ ،
۱۱۱ ، ۱۱۳ ، ۱۱۴ ، ۱۱۵ ، ۱۱۶ ، ۱۲۲ ،
۱۲۳ ، ۱۲۶ ، ۱۲۷ ، ۱۳۲ ، ۱۴۰ ،
۱۴۵ ، ۱۵۳ ، ۲۳۴ ، ۲۳۵ ،
۲۳۶ ، ۲۳۸ ، ۲۴۰ ، ۲۵۹ ،
ثناء اللہ سنبھلی ۴ ، ۹ ، ۷۵ ،
۷۹ ، ۸۳ ، ۸۴ ، ۱۸۷

ج

جانجاناں (دیکھیے مظہر)
جان عالم خاں ۱۲۹ ، ۱۳۰
جان محمد، مُلّا ۱۶ ، ۲۴۹
جانی خانم ۲۲۴
جکھتو ۱۶۲
جلال الدین، حکیم ۱۶۲
جلیل، مُلّا ۱۴
جمال احمد مجددی ۲۲
جمال خاں ۲۲۷
جنگی خاں ۲۰۶
جہانگیر، مُلّا ۲۲
جیون، سیّد ۱۵۱
جیون مل ۱۴۸ ، ۱۵۰ ، ۱۵۱ ، ۱۵۲

چ ، چھ

چتُورام ۱۴۸ ، ۱۵۰ ، ۱۸۴
چھترمل ۹۹ ، ۱۴۸ ، ۱۵۱ ، ۱۵۲

ح

حاتم ۲۶۶

حاجی ۱۶۱
حاجی، مُلّا ۲۲، ۲۴۹
حاجی بیگم ۲۲۱
حافظ رحمت خاں (حافظ) ۵، ۵۸، ۶۲، ۷۶، ۸۸، ۹۱، ۹۶، ۹۷، ۱۳۲، ۱۷۰، ۱۸۳، ۱۸۴، ۲۰۵، ۲۰۸،
حافظ شاہ محمد ۲۱۲
حافظ شیرازی ۶۸، ۲۵۶
حبیب احمد ۲۲
حبیب اخوند، مُلّا ۲۲
حبیب الرحمٰن خاں ۲۲
حبیب اللہ، شیخ ۹۹
حُجت اللہ ۱۰۳
حجن ۸۱، ۱۰۳
حسام الدین ۱۸۳، ۱۹۶
حسن خاں، مُلّا ۱۲۳
حشمت خاں، سیّد ۸۶، ۸۹، ۱۳۶
حفیظ الدین ۱۰۵
حقیقت رائے ۱۵۹
حکمت اللہ ۸۱، ۲۰۱
حکومت رائے ۱۵۵
حمایت اللہ خاں ۱۲۷، ۱۲۸
حمزہ ۱۹۶
حمزہ، سیّد ۲۰۶
حمزہ، میر ۱۶۴
حمزہ خاں ۱۲۵
حنیف اللہ صدیقی ۱
حیدر خاں ۲۱۹

خ

خادم حسین ۱۶۷
خاذی محمد، مُلّا ۱۷، ۲۰۵
خدیجہ بنت بحرالدین ۱۳
خضر خاں ۲۲۶، ۲۲۷
خلیق انجم ۱، ۴، ۳۳، ۷۹، ۸۷، ۸۹، ۱۰۲، ۱۰۷، ۱۲۰
خلیل احمد سرہندی ۲۲
خلیل الرحمٰن سواتی ۲۲

خواجہ بادشاہ نقشبندی ۱۴۷
خواجہ محمد، مُلّا ۱۷، ۲۱۷
خواص، مُلّا ۲۲
خوشحال، مُلّا ۲۲۴
خیرالدین حسین، میر ۱۳۱
خیر علی، میر ۱۳۹
خیر محمد، مُلّا ۱۶، ۳، ۲۴۳

د

دائم علی سرہندی ۲۲
درّانی (دیکھیے احمد شاہ ابدالی)
درگاہی خاں ۲۲۶
دلیل اللہ ۱۲۶، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۰
دوندیا خاں ۲۷۰
دوندے خاں ۵۰، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۷۰، ۷۳، ۷۶، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۹۵
دیندار (میاں دیندار) ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۱۹
دین محمد ۲۷۰

ر

راز محمد ۲۱۹
راگھو (رگھناتھ راؤ مرہٹہ) ۱۴، ۲۰۴، ۲۸۰
رام پرشاد ۱۵۵
رائے بہادر سنگھ ۱۴۰
رحمت اللہ، شیخ ۶۶، ۶۸، ۷۱، ۷۴، ۸۳، ۹۹
رحمت اللہ کشمیری ۵۲، ۵۴
رحمت خاں (دیکھیے حافظ رحمت خاں)
رحمت، مُلّا ۱۶، ۱۸، ۲۱۷، ۲۴۹، ۲۶۲
رحم خاں ۱۰۰، ۱۲۵
رحم داد (رحیم داد) ۵، ۳۱، ۳۴، ۳۵، ۳۸، ۴۰، ۵۷، ۵۸، ۸۲، ۸۸، ۱۲۰، ۲۲۶
رحیم الدین ۱۸۲، ۱۸۴
رحیم خاں ۸۶
رحیم خاں خانزادہ ۶، ۴۸، ۵۵

۵۷، ۱۱۴
رحیم داد (دیکھئے رحم داد)
رسول خان ۲۲۶
رُشد علی خان ۲۲
رشید النبی مجددی ۲۲
رضا ۶۷، ۷۲
رضا خان ۲۲۶
رفیع، مُلّا ۲۲
روح الامین ۱۴۶، ۱۴۷، ۲۰۳
روشن خان ۱۶۳، ۱۸۷، ۲۰۶
رؤف احمد رافت ۲۲
ریحان حسین ۲۲

ز

زبردست، مُلّا ۱۶، ۲۳۴،
۲۳۷، ۲۳۸،
زبیدہ ۲۲۴

س

سیالم، شاہ ۱۸۵
سبحان شاہ ۱۲۹، ۲۰۵
سجاد ۲۱۹
سراج احمد مجددی ۲۲
سراج شاہ بونیری ۲۲
سراج، مُلّا ۲۲
سردار، مُلّا ۱۶، ۲۳۴، ۲۳۵،
۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰
سرفراز خان ۲۱۹
سعد اللہ، اخون ۱۷، ۲۶۵
سعد اللہ خان ۲۲، ۹۶
سکندر خان، خواجہ ۸۲
سلیم، اخوند میاں ۲۲۶
سنا، معصوم ۹۰
سید احمد ۶۶
سید احمد، اخوند ۲۲
سید جیون ۱۵۱
سید حمزہ ۲۰۶
سید غلام ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۲۴۵
سید قاسم خان (دیکھئے قاسم علی خان)
سیدن بیگم ۲۲۰

سیف الدین احمدیؒ سرہندی ۲۵۷

سیف الدین، اخوند ۲۴۹

سیف الدین، ملا ۱۵، ۱۷،

۲۱۷، ۲۶۲،

سیف اللہ ۵۶، ۵۷، ۱۱۴

ش

شادی رام ۹۹

شادی لعل ۱۵۸

شاہت، ملا ۱۷

شاہتار ۲۱۹

شاہ علی (دیکھئے پیر علی)

شاہ محمد ۶۷، ۷۲، ۲۱۰

شاہ محمد پیر مجذوب ۲۲

شاہ محمد خاں ۲۲۵

شاہ مدار ۳۴، ۵۹

شاہ نذر ۶۷، ۷۲

شاہ نور ۶۹

شاہ نور خاں ۲۲۲

شاہ ولی اللہ ۳۳، ۸۳، ۱۴۰

شجاعت علی ۱۰۵

شنبھورائے ٹھاکر ۵۹

شیخ محمد ۸، ۷۱

شیر محمد ۱۲۸

ص

صالح خاں ۱۰۵

صالح محمد ۹۳

صالح محمد، ملا ۱۷

صبغۃ اللہ ۵۲، ۲۲۵، ۲۳۷

صدر الدین، ملا ۲۲

صدر المشائخ (فضل عثمانی) ۱۳

صفوۃ اللہ ۱۹، ۲۳۷، ۲۳۸

صفی القدر ۲۲

صفی اللہ، خواجہ ۱۳

ض

ضابطہ خاں ۳۴

ضیاء الدین حسین ۱۳۵

ضیاء المشائخ (محمد ابراہیم) ۱۳

ضیاء النبی مجددی ۲۲

ظ

ظفر، مُلّا ۲۲۵
ظفر علی ۴، ۶، ۹، ۳۳، ۳۴، ۴۳، ۶۷،
۶۹، ۷۰، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۶،
۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۴، ۹۳، ۱۰۰،
۱۶۳، ۱۷۶، ۱۸۹، ۲۰۵۔
ظہور الحسن مجددی ۲۲

ع

عابد خانم ۲۲۴
عارف خان ۱۹۱
عاشوری، میر ۹۶
عالم خان، مُلّا ۹۰
عباس علی امروہوی، حافظ ۲۲
عبدالاحد (شاہ گلؒ) المتخلص وحدتؒ
عبدالباقی ۱۹، ۲۱، ۲۳۷
عبدالباقی، خواجہ ۱۳
عبدالجبار ۹۲
عبدالجلیل ۴۹، ۵۲، ۵۴، ۵۵، ۵۷
عبدالجلیل، مُلّا ۹۴

عبدالحفیظ ۲۱، ۹۳، ۲۵۹۔
عبدالحق، شیخ ۵۷، ۲۱۱
عبدالحی ۱۸۳
عبدالخالق، حاجی ۱۷، ۲۳۱
عبدالرحمٰن خان ۱۷۶
عبدالرحمٰن، خواجہ ۱۳، ۱۴
عبدالرحمٰن شیخ ۴۵، عبدالرحمٰن، مُلّا ۲۲
عبدالرحیم، حافظ ۲۲۵
عبدالرحیم، مُلّا ۱۷، ۹۰، ۱۲۴۔
عبدالرزاق ۹۲، ۹۳، ۱۷۰، ۲۰۵،
۲۱۵، ۲۱۷، ۲۶۰، ۲۶۲۔
عبدالرزاق، شاہ ۱۲۔
عبدالرزاق قریشی ۱، ۴، ۵، ۸، ۱۰
۱۱، ۳۳، ۴۶، ۵۸، ۶۴، ۶۶، ۷۶، ۷۷، ۹۸،
۹۹، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۵، ۱۱۶،
۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۲۔
عبدالرزاق، مُلّا ۱۴، ۱۷، ۲۲،
۲۳، ۲۴۔
عبدالرسول ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷۔

عبدالرشید مجددی ۲۲
عبدالستار جان ۱۴
عبدالعزیز خان ۱۷، ۱۱۸، ۲۲۳،
عبدالعلی، سید ۱۵۱
عبدالغفور پشاوری ۲۲
عبدالقدوس ۱۶، ۲۳، ۲۴۶،
۲۵۰، ۲۵۱۔
عبدالقدیر اخوند ۱۶
عبدالقدیر، ملا ۱۶، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۹
عبدالقیوم ۱۹۶
عبدالقیوم، شاہ ۱۳
عبداللہ ۱۹۶، ۲۱۶، ۲۱۷۔
عبداللہ انصاری ۷۶
عبداللہ جان ۱۴، ۲۱۹
عبداللہ جان فاروقی ۱۳
عبداللہ خان ۲۰۸، ۲۱۸
عبداللہ، ملا ۱۴، ۲۱۵، ۲۴۲،
۲۶۳، ۲۶۴
عبدالنبی ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۸

عبدالہادی، میر ۶، ۷، ۲۸، ۴۰،
۴۴، ۹۹، ۱۷۸، ۱۹۱۔
عبیداللہ اخون سواتی ۲۲
عبید خان، خواجہ ۶
عرفان، ملا ۲۲
عزت اللہ ۲۲۰
عزت اللہ ابن راسخ ۱۵۱
عزت اللہ شاہ ۱۳
عزیز اللہ خان ۱۱۵
عزیز خان روہیلہ ۱۱۷
عصمت اللہ شاہ ۵۶
عظیم خان ۲۲۶
علاؤالدین مجددی ۲۲
علی احسن، سید ۱۳۰
علی اصغر، میر (میر مکھو) ۴، ۱۰،
۹۲، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۲۰۸۔
علی خان ۱۲۵
علی رضا خان ۴۷، ۴۸، ۵۱
علی شاہ، سید ۱۵، ۳۷

علی شیر ۱۶، ۲۴۳
علی محسن، میرزا ۱۳۳
علی محمد ۲۱۹
علی محمد خاں ۱۲۴، ۲۰۸
علی نذر ۱۲۰
عمادالملک ۸۰، ۸۵، ۸۶، ۸۷
عمر خاں ۱۱۴
عمر، مُلّا ۹۲، ۹۳، ۱۱۸
عنایت اللہ ۲۳۰
عنایت خاں ۴۲، ۴۴، ۵۴
عنایت غوث ۱۰۵

غ

غالب علی خاں ۶۹
غلام امام ۶۰، ۶۱، ۸۱، ۸۲، ۱۹۱، ۲۰۷،
غلام حسن ۴، ۱۰، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۵۹، ۶۰، ۶۲، ۶۳، ۷۹، ۸۱، ۸۴، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۴۵، ۲۱۱، ۲۱۵، ۲۱۷، ۲۵۴، ۲۵۸، ۲۶۲
غلام حسن، شاہ ۱۲۳
غلام حسین ۱۰۵
غلام حسین، شیخ ۱۵
غلام حسین تھانیسری ۱۸
غلام حسین خاں ۹۷
غلام رسول ۱۸، ۱۰۵، ۱۴۵، ۱۹۴، ۱۹۵، ۲۱۶
غلام عسکری خاں ۴، ۶، ۲۳، ۵۹، ۶۲، ۷۹، ۸۰، ۸۲، ۹۵، ۹۷، ۱۰۱، ۱۰۴، ۲۰۷، ۲۱۰۔
غلام علی ۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۳۰، ۸۳، ۸۴، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۶۱/۲۶۵
غلام غوث ۱۸، ۲۱۷
غلام فرید ۲۰۶
غلام قادر شاہ ۱۸، ۲۱۱، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸۔
غلام محمد ۷، ۶، ۸، ۶۳، ۷۳، ۱۴۵، ۱۵۴، ۱۸۳، ۱۹۶، ۲۳۶۔

غلام محمد (حضرت جی) ۱۳
غلام محمد معصوم ثانی ۱۳
غلام محی الدین ۱۳، ۴۲
غلام مصطفیٰ ۴۴، ۹۹، ۱۴۶،
۱۴۷، ۱۷۸۔
غلام مصطفیٰ خاں ۶۹، ۷۱، ۷۴، ۹۱
غلام نبی ۴۳، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸
غلام نبی، شاہ ۱۳
فاروق، ملا ۱۷، ۲۱۱، ۲۳۱
فتح اللہ ۱۸۳، ۱۹۶
فتح اللہ حافظ ۲۱۰، ۲۱۲
فتح اللہ، خواجہ ۱۴۱
فتح اللہ، مرزا ۱۴۲
فتح خاں ۱۱۳، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳
۲۱۹، ۲۲۳۔
فتح علی ۱۸۳، ۱۹۶
فتح علی خاں ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۶، ۲۶۱
فتح علی خاں، میر ۲۵۲
فتح محمد ۱۴۳
فخر الدین ۲۰۷
فخر الدین ۲۵
فدا احمد مجددی ۴۲
فدائے محی الدین ۱۳
فرحت اللہ ۱۶۳
فصیح اللہ خاں ۴۲
فضل احمد معصومی ۱۲، ۱۶، ۲۳، ۲۵۱
فضل عثمان (دیکھئے صدر المشائخ)
فضل عمر (دیکھئے نور المشائخ)
فضل قیوم ۱۳
فضل محمد ۲۱۷
فقیر اللہ ۱۲۷
فیض اللہ خاں ۲۱، ۸۸، ۹۱، ۱۴۷،
۲۵۹
فیض اللہ، خلیفہ ۱۵۴، ۱۶۴،
۱۶۵، ۱۸۷، ۱۸۸
فیض اللہ، ملا ۱۷، ۹۲
...

ق

قادر باز خاں ۹۶

قادر بخش، مرزا ۲۵۲، ۲۵۳

قادر داد خاں ۱۳۴

قادر شاہ ۱۸

قاسم ۲، ۶۷

قاسم بیگ ۲۲۲

قاسم، شیخ ۱۱۴، ۱۹۸

قاسم علی خاں (محمد قاسم خاں، سید قاسم خاں) ۵، ۶، ۴۰، ۱۱۹، ۱۲۲، ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۹۰، ۲۵۲

قائم خاں ۱۰۱

قائم خاں، مُلّا ۱۰۰

قدرت اللہ ۵۶

قطب الدین ۱۷۷

قطب الدین، شاہ ۲۱، ۲۵۲

قطب الدین، شیخ ۱۵

قلندر بخش ۱۳۶، ۱۳۷

قلندر خاں، خواجہ ۸۲

قلندر، مُلّا ۱۷، ۲۶۴

قمر الدین، شیخ ۴۲

ک

کامو ۱۴۶

کامیاب، خواجہ ۴۴، ۴۵، ۱۴۳، ۱۷۵

کبیر، مُلّا ۲۲

کرم، حافظ ۱۷

کرم خاں ۸۵

کریم الدین ۱۸۳، ۱۹۶

کریم خاں ۸۶

کلو کوکہ ۹۷

کلو، میر ۶۸، ۷۲، ۱۴۵

کلیم اللہ ۱۲۰، ۱۷۹

کمال خاں ۲۲۸

کمال شاہ ۱۵۳

گ

گل محمد ۱۷، ۲۱۶، ۲۱۸

ل

لال محمد ۱۲۵

لچھمن سنگھ ۱۴۴
لعل خاں ....
لطف اللہ خاں، شاہ ۲۴۹
لطف اللہ، شاہ ۱۵، ۱۶

م

مبارک النساء ۱۹۹
مجدالدولہ ۵، ۸۸، ۱۲۶
مجدد الف ثانی ۱۲۳، ۲۱۱، ۲۵۳
مجیدن ۸۱
محب اللہ ۱۶، ۲۳، ۸۶، ۲۴۸،
۲۵۰، ۲۵۱
محب اللہ (پسر محمد طاہر) ۱۹۸
محب اللہ خاں ۵، ۴۳، ۶۸، ۷۰،
۱۴۵، ۱۷۵، ۱۹۵، ۲۱۵، ۲۶۴
محب اللہ، ملا ۱۳۸
محبت خاں ۲۴۷
محبو ۷۲
محبوب علی، حافظ ۱۱۷
محسن، ملا ۵۸، ۶۲
محمد ۶۷، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۸۸
محمد ابراہیم خان ۲۲
محمد احسان احمدی ۴، ۸، ۱۹، ۲۱،
۲۳، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱،
۶۲، ۷۹، ۸۰، ۸۲، ۹۵، ۹۷،
۱۰۱، ۱۰۲، ۱۱۷، ۲۱۱، ۲۳۷، ۲۵۹
محمد اسمٰعیل جان ۱۴
محمد اشرف ۲۲۵
محمد اعظم، اخون ۱۷۰
محمد اعظم (خلیفہ حاجی محمد افضل) ۱۶۲، ۲۵۳
محمد اعظم، ملا ۱۵۵، ۲۶۵
محمد افضل ۱۶۱
محمد افضل خان ۱۲۵
محمد اکبر ۱۷
محمد اکبر خاں ۲۱۷
محمد اکرم، شیخ ۲۰۶
محمد امیر شاہ قادری ۱۱
محمد امین پشاوری ۱۲
محمد امین شیخ ۴۵

محمد انور ۴۳، ۷۷، ۸۲، ۸۵،
۹۳، ۱۷۵۔
محمد بشیر خاں ۱۵، ۳۰، ۳۵
محمد بصر ۲۴۶
محمد بصیر ۱۶
محمد پارسا، خواجہ ۱۲
محمد (پسر عبدالقدوس) ۱۶، ۲۴۶ / ۲۵۶
محمد توکل ۱۶، ۲۴۳
محمد جیو ۲۳۶
محمد حسن جان ۱۴
محمد حسن خان خانزادہ ۶، ۸۴،
۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴۔
محمد حسین پراچہ ۱۸، ۲۱۸
محمد حسین جان ۱۴
محمد حنیف جان ۱۴
محمد حنیف، ملا ۱۶، ۲۳۴، ۲۳۷ / ۲۳۸
محمد خاں ۱۵، ۲۳، ۱۵۴، ۱۶۴،
۱۶۵، ۱۹۱،
محمد خاں آفریدی ۶

محمد خاں، میر ۱۲۵
محمد خاں (ہمشیرزادہ دوند خاں)
۵، ۴۸، ۹۰، ۱۰۰، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴
محمد دلیل اللہ....
محمد درجات ۱۶، ۲۴۳
محمد ذاکر ۲۱۱، ۲۱۳
محمد رسا، شاہ ۱۲
محمد رسول ۲۲۴
محمد رضا ۵۱، ۵۴
محمد رفیع ۹۹، ۱۷۵
محمد روشن ۱۵۴
محمد سرور، حافظ ۲۰۸
محمد سرور خاں ۶۱، ۶۲
محمد سلیم ۲۱۸، ۲۲۵، ۲۲۶۔
محمد شاکر ۴۷، ۷۷، ۱۵۴
محمد شاہ ۱۸، ۲۸
محمد شاہ پیشوری ۲۱۶
محمد شاہ خاں باجوڑی ۲۲
محمد شاہ ولد غلام غوث ۱۶۱، ۲۱۷

محمد اشرف ۱۶
محمد شریف ۱۳
محمد شعیب ۴۶، ۵۵، ۵۶
محمد شفیع ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷
محمد صادق، خواجہ ۱۳
محمد صالح ۱۷۷
محمد صبغۃ اللہ ۱۹
محمد صبغۃ اللہ، خواجہ ۱۳
محمد صدیق ۱۹، ۲۳۷
محمد صدیق خواجہ ۱۳
محمد طاہر ۱۹۸، ۲۲۴
محمد عارف ۱۷، ۲۱۷
محمد عبید اللہ، خواجہ ۱۲
محمد عتیق ۱۶، ۲۴۳
محمد عجب ۲۲۶
محمد عظیم ۸۶، ۲۰۶، ۲۲۴
محمد عظیم، حافظ ۱۲
محمد عظیم فریدآبادی، شیخ ۱۶۴
محمد عظیم ملّا ۱۲
محمد علی ۶۹، ۹۱، ۹۳، ۱۸۹
محمد علی بیگ ۶، ۱۰۱
محمد علی خاں ۱۶۶، ۱۷۲
محمد علی، میر ۲۴
محمد عمر، خواجہ ۱۵
محمد عمر مجددی ۲۲
محمد عنایت خاں بونیری ۲۲
محمد غلام ۲۶۹
محمد غوث، سید شاہ ۱۲، ۱۳
محمد فاروق ۷۰
محمد فضل اللہ، شاہ ۱۳
محمد فقیہ الدین خاں ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۷۲
محمد فیاض ۱۶، ۲۴۳
محمد قدوس ۲۴۸
محمد کاشف ۱۷، ۲۱۷
محمد کاظم ۱۶، ۲۴۹
محمد کلیم ۴، ۱۰، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱

محمد مبین، میر ۴، ۹، ۱۷، ۴۳، ۴۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۱، ۹۴، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۴۶، ۱۹۸۔

محمد مجیب ۵۷

محمد محسن، حافظ ۵۷

محمد مراد ۴، ۱۰، ۱۹، ۲۱، ۳۶، ۴۳، ۶۰، ۶۱، ۷۷، ۹۸، ۹۹، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۷۴، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۹، ۲۳۷

محمد مرتضیٰ خاں ۱۴۶، ۱۴۷

محمد مسرور ۶۳

محمد مشرف ۲۴۶

محمد مظہر ۲۲

محمد معصوم ۱۸۳، ۱۹۶

محمد معصوم، خواجہ ۱۲، ۱۳

محمد معتبر شاہ ۲۴۹

محمد مقیم ۱۰۵

محمد میر ۱۰۵

محمد میر آغا جان ۲۰۱، ۲۵۳

محمد نبی ۱۶، ۲۴۳

محمد نسیم، اخوند ملّا، ۱، ۲، ۳، ۴، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۶۶، ۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۲، ۷۴، ۷۶، ۷۷، ۱۰۰، ۱۱۳، ۱۲۳، ۱۳۴، ۱۷۵، ۲۰۵، ۲۱۱، ۲۱۷، ۲۲۱، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴۔

محمد نصیر ۲۶۷، ۲۶۸۔

محمد نعیم، مُلّا ۲۴۹

محمد نقشبند ثانی، خواجہ ۱۲

محمد نور ۲۱۶، ۲۴۹

محمد وجیہ الدین (شیخ مٹھا) ۱۳۶، ۱۴۰

محمد ہاشم جان ۱۴

محمدی ۶۲، ۸۱، ۸۵، ۱۰۱، ۱۰۲

محمد یار خاں ۱۲۵

محمدی بیگم ۲۲۰
محمدی، مُلّا ۱۶، ۲۴۹
محمدی، میر ۲۵، ۲۵۲
محمد یوسف، حافظ ۲۱۰، ۲۱۱
محمد یونس ۵۱
محمود خان، خواجہ ۸۲
محمود، خواجہ ۵۳، ۵۵
مدار، شاہ ۴۳، ۵۹
مداری ۱۹، ۲۱، ۷۷، ۲۲۴، ۲۳۷
مراد، غازی شاہ ۱۲
مرزا خان ۲۲۴
مرلی دھر ۵، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۵، ۱۵۶،
۱۵۷، ۱۵۸ -
مرید حسین ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴ -
مسرور ۲۰۷ -
مسعود پیرزادہ ۱۷، ۲۱۷
مشتاق رائے ۴۲، ۱۷۶
مظہر، میرزا جان جاناں ۱، ۲، ۴،
۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۸،
۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۸،
۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷،
۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۳، ۴۶، ۴۸، ۵۷،
۵۸، ۶۴، ۶۵، ۷۵، ۷۶، ۷۸، ۷۹،
۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۹۴،
۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲،
۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۱۰، ۱۱۲،
۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱،
۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶،
۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۲، ۳۳۱
۱۳۵، ۱۳۸، ۳۹، ۱۴۱، ۱۴۳،
۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸،
۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۵،
۱۵۹، ۱۶۱، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳،
۱۸۵، ۱۹۱، ۱۹۴، ۱۹۷، ۱۹۹،
۲۰۹، ۲۱۷، ۲۳۴، ۲۴۱، ۲۵۲،
۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹ -
معز الله ۱۸۷
معتبر شاہ جیو، سید ۱۶

معین الدین، خواجہ (خواجہ بزرگ)
۱۷۴، ۱۷۸، ۲۰۳، ۲۰۳ -
معین خاں ۱۹۶
مغلو ۱۴۱
مکھو ۱۶۳
منصب خاں ۱۳۸
منظور ۶۷، ۷۲، ۷۷
منور علی ۱۰۵
موسیٰ خاں، خواجہ ۸۲
موسیٰ خاں دھبیدی، سید ۸۰
موسوی خاں ۵۹، ۷۱، ۷۷
مولوی (جلال الدین رومی) ۶۲
مہربان، ملّا ۹۲، ۹۴ -
میرزا محمد ۶۷

ن

نادعلی ۱۴۵
نامدار، حافظ ۲۱۲
نامدار خاں ۱۰۰، ۱۰۱، ۲۰۳
نانک چند ۴۷، ۱۴۸، ۱۵۳، ۱۵۴

نتھن خاں ۴۸، ۵۳، ۱۶
نثار علی خاں ۱۲۵
نجابت روہیلہ ۱۵، ۳۸، ۳۹
نجابت علی ۱۰۵
نجف خاں ۷
نجیب الدولہ (نجیب خاں) ۵،
۳۱، ۳۴، ۳۸، ۵۲، ۵۸، ۶۵،
۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۲، ۷۳، ۷۷،
۸۸، ۹۱، ۹۲، ۹۶، ۹۷، ۱۱۱،
۱۸۱، ۲۰۰، ۲۰۵،
نذر، شاہ ۶۷، ۷۲ -
نشراللہ ۱۸۵
نصرالدین ۲۲۸
نصرت اللہ خاں ۹۶
نصرت، ملّا ۱۷
نصرت یار، شیخ ۲۰۶
نصری، ملّا ۱۷، ۹۰
نصیر احمد، سید ۱۴۹
نظام الدین ۵۷

نظام الدین اولیا ۲۵۸
نظامی ۱۹، ۲۲۴، ۲۲۷
نظر احمد (نذر احمد) ۲۲۴
نعمت اللہ ۲۱۱، ۲۱۴
نعمت اللہ، شاہ ۲۶۰
نعمت خاں ۱۳
نعمت خاں اخون ۱۷، ۲۶۴
نعمت، مولوی ۱۱۲، ۱۳۲، ۲۱۱
نعیم اللہ ۴، ۱۰۰، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۲۶۵
نعیم اللہ بہرائچی (محمد نعیم بہرائچی)
۸، ۲۰، ۲۱، ۱۰۴، ۲۵۹
نعیم اللہ، سید ۱۰۴
نورالدین حسین ۶۰
نورالعلی ۱۶۰
نور اللہ ۲۹، ۱۹۱
نور اللہ، شاہ ۲۲۷
نور اللہ میر ۱۹۱
نور المشائخ (فضل عمر، مُلا شور
بازار) ۱۳
نور المصطفیٰ ۱۶۰
نور النساء ۲۲۴
نور الہدیٰ ۱۶۰
نور خاں، شاہ ۲۲۱
نور محمد ۱۶
نور محمد بدایوانی، سید ۲۰، ۲۵۸
نور محمد قندھاری، اخون ۱۴
نور محمد مُلا ۱۵، ۱۶، ۲۴۲

و

وحید الدین خاں ۱۷۴
ولایت شاہ ۱۸، ۲۱۸
ولی اللہ، شاہ ۳۳، ۸۳، ۱۴۰
ولی اللہ میر ۱۹۳
ولی النبی ۲۲
ولی محمد، مُلا ۱۶، ۲۱۷، ۲۴۶،
۲۴۷، ۲۴۹ -
ولی نظر (ولی نذر) ۷، ۹۱، ۹۲، ۱۷۰

ی

یار علی خاں ۱۷، ۴۷ -

یار محمد، حافظ ۲۲۵
یحییٰ، شیخ (حضرت جی صاحب)[۲]
یوسف خاں، سید ۱۴۰
یونس، خواجہ ۱۵

اماکن

آنولہ ۷، ۳۷، ۷۰، ۹۰، ۹۲، ۹۵،
۹۶، ۱۴۰، ۲۲۵
اترچھینڈی ۲۴
اجمیر ۲۵۲، ۲۵۳
ارکاٹ ۲۲۶
اکبرآبادی ۲۵، ۶۹
الہ آباد ۹۲
الہ ڈنڈ ۱۸، ۲۱۷، ۲۶۲
امروہہ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۳۷، ۱۴۹،
۱۸۵، ۲۶۰۔
انوچہ ۱۵۷
اوجھیانی ۹۴
اوچ ۱، ۲، ۱۴، ۱۵، ۱۹۳، ۲۰۵،
۲۴۳، ۲۶۳
اوچوں ۲۶۲
بابڑہ ۲۱۷
باجوڑ ۲۱۷
بٹالہ ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸
بچھرایوں ۱۶۲
بدایوں ۱۳۳
بڈھانہ ۲۹، ۳۱
بریلی ۶، ۲۰، ۴۰، ۸۶، ۹۱، ۱۷۶، ۲۲۰
بسولی ۳۷، ۶۰، ۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۴،
۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۴۵، ۱۶۳،
۱۷۹، ۱۸۷، ۱۹۱، ۲۰۰
بصرہ ۲۴۴
بغداد ۲۲۴
بکسر ۶
بمبئی ۱
بنارس ۲۲۷
بندرابن ۱۵۶
بنگال ۱۱۹، ۱۷۱

بھرت پور ۲۵۲، ۲۵۳
بھکر ۱۵۱
پانی پت ۱، ۱۹، ۲۱، ۲۹، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۳، ۴۶، ۴۹، ۵۰، ۵۳، ۵۵، ۵۶، ۵۸، ۶۹، ۷۴، ۸۸، ۱۱۹، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۳۵، ۱۷۳، ۲۳۴، ۲۳۸
پٹنہ (دیکھیے عظیم آباد)
پڑانگ ۲۱۷
پشاور ۱۲، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۳، ۲۰۴
پنجاب ۲۱۷
پیپلی ۹۱
پیلی بھیت ۲۴، ۷۶، ۱۶۷، ۱۸۲
تنگی ۱۳
تھانہ ۱۳
تھانیسر ۱۳۶
جموں ۳۱
جدہ ۲۴۴
چاند پور ۱۱۴
چتلی قبر ۱
چکدرہ ۲۴۲
چوک ناصر خاں
حصار ۳۴
حضرون قاضی والا ۲۱۷
حیدر آباد سندھ ۱۳
خورجہ ۱۵۷
خیرپور ۱
درگاہ شاہ ابوالخیر ۱
دکن ۲۰۴
دوآبہ ۱۲۱
دہلی (شاہجہاں آباد) ۱، ۱۴، ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۹، ۳۵، ۳.۶، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۴۳، ۴۶، ۵۰، ۵۳، ۵۶، ۵۸، ۶۰، ۶۲، ۶۸، ۶۹، ۷۸، ۸۹، ۱۰۴، ۱۲۰، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۴۰، ۱۶۶، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۸۱، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۹۱، ۱۹۴، ۲۰۴، ۲۰۶، ۲۲۵، ۲۳۴، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۲، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱۔

ڈھولانہ ۹۹

دیر ۱۰، ۲۰، ۹، ۱۴۰، ۲۶۳

ڈاسنہ ۱۴۹، ۱۵۳

رام پور ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۳۴، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲۔

روہیل کھنڈ ۴

ریواڑی ۱۴۰

سرائے چودھری ۲۰۶

سرائے ہندوان ۱۵۵

سرحد ۲۱۱

سرولی ۹۰، ۹۲، ۱۰۱

سرہند (سہرند) ۱۲، ۱۴۹، ۱۵۲، ۲۳۵، ۲۳۹۔

۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۳، ۴۴، ۴۶، ۴۹، ۵۳، ۶۰، ۶۱، ۸۲، ۸۳، ۹۳، ۱۰۱، ۱۳۲، ۱۶۴، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۸۱، ۱۸۸، ۲۰۰، ۲۰۶

سندھ ۱، ۱۳

سوات ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۲۳، ۲۱۷، ۲۶۲

سورت ۲۲۶، ۲۲۷

سونی پت ۸۸

سہسپور ۱۴۵

سہسوان ۹۶

شاہ آباد ۱۹۱

عظیم آباد (پٹنہ) ۱۹، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۴۶، ۱۴۹، ۱۷۳، ۲۳۴

غازی آباد ۹۶

فرخ آباد ۵۹، ۸۰، ۸۷، ۹۵، ۹۷، ۹۹

فرخ نگر ۹۹

فرید آباد ۲۰۶

قندھار ۱۳

کابل ۱۳

کٹرہ محمد یار خاں ۶۰

کروَلی ۱۰۲، ۱۰۳

کلانور ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷

کنج پورہ ۴۷، ۵۲

کوٹلہ رشید خان ۲۲، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۶۱

کوٹہ بوندی ۱۱۷
کول ۸۷
گڑھی ۲۱۷
گڑھی حضرت خیل ۱۳
گلاوٹھی ۱۰۴
گمبٹ ۱
لاہور ۵۸، ۶۰، ۲۳۵، ۲۳۹
لکھنؤ ۱۳۰، ۱۷۱
مالاکنڈ ۱، ۱۳
محلہ فضل حق ۱۳
محلہ کاکاجعدار ۱۲
مدرسہ غازی الدین خاں ۱۰۴
مدینہ منورہ ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۶
مرادآباد ۴۵، ۱۳۹،
مرادنگر ۲۲۸
مسجد محبت خاں ۲۱۸
مرشدآباد ۹۵، ۱۱۹
مظفرنگر ۳۱
مکہ معظمہ ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۸
میرٹھ ۹۹، ۱۴۹، ۱۵۳، ۲۲۸
ناگور ۲۵۳
نجیب آباد ۹۷
نرتوپہ ۲۱۴، ۲۱۷، ۲۶۰
نورمحل، خانقاہ ۲۰۱، ۲۰۳، ۲۶۴
نوہٹہ ۵۴
ہانسی ۳۴
ہرتاری ۵۱، ۵۲، ۵۴
ہرداس پور ۱۰۱
ہشت نگر ۱۷، ۲۱۷
ہند ۱۷، ۲۱۷
ہوتی ۱۷، ۲۱۷

---*---

فہرستِ کتب و رسائل

احمد شاہ درانی (نصیر احمد جامی) ۴۹
اخبار الصنادید ۹۱
بحرِ مواج، تفسیر ۱۶۲
بیضاوی، تفسیر ۱۶۲، ۱۶۸
جلالین، تفسیر ۱۶۲، ۱۶۸
حُسینی، تفسیر ۱۶۲
حصن حصین ۱۶۸
حیات حافظ رحمت خاں ۱۳۲
رسالہ در فضل ذکر جہر ۱۶۲، ۲۵۳
رسالہ فضل ذکر خفی ۲۵۰
رسالہ اردو کراچی (بابت جولائی ۱۹۶۷ء، اکتوبر ۱۹۶۷ء)
رشحات ۱۶۲
رقعاتِ کرامت سُعات ۸۷
سفرنامہ پولیر ۱۱۶
سفینۃ الاولیا ۲۲۴
سفینۂ خوشگو ۹ ۱۴۹
شرح وقایہ ۲۴
شمائل ترمذی ۱۶۸
عمدہ، تفسیر ۱۶۲
عوارف ۱۶۸
غنیۃ الطالبین ۱۶۲
قرآن مجید ۱۶۶
قصص الانبیاء ۲۲۴
کاملان رام پور ۲۲
کلماتِ طیبات ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۴۶، ۷۵، ۷۶، ۷۸، ۸۰، ۸۲، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۹۵، ۹۹، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۴۶، ۱۵۱، ۱۹۴، ۲۱۱،
مآثر الامرا جلد اوّل ۶۴
مدارک، تفسیر ۱۶۲، ۱۶۸
مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط (مرتبہ خلیق انجم) ۱، ۳۳، ۷۹، ۸۰، ۸۷، ۸۹، ۱۰۲، ۱۰۷۔
مشکوٰۃ ۱۶، ۱۶۸، ۲۴۰۔

معمولات مظہریہ ۲۰، ۲۱، ۸۳،
۱۰۴، ۱۱۹، ۲۱۱۔
مقامات مظہری ۲، ۴، ۱۴، ۱۵،
۱۹، ۲۱، ۲۳، ۳۰، ۳۳، ۵۷، ۶۴،
۸۳، ۸۴، ۸۷، ۹۴، ۹۸، ۹۹،
۱۰۱، ۱۰۴، ۱۶۲، ۲۱۱۔
مکاتیب میرزا مظہر (مجموعہ بمبئی مرتبہ
عبدالرزاق قریشی) ۱، ۳۲، ۳۴،
۳۸، ۴۶، ۴۸، ۵۷، ۶۴، ۷۶،
۸۷، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۵، ۱۱۶،
۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۲،
۱۳۹۔
موسیٰ نامہ ۲۲۴
نیشاپوری، تفسیر ۱۶۲
وقائع عبدالقادر خانی ۲۲
ہدایہ ۱۶، ۲۴۰۔

کتابیات

(بسلسلۂ مقدمہ و حواشی)

احمد ابوالخیر: ہدیۂ احمدیہ، مطبوعہ، مخزونہ کتب خانۂ خاص، انجمن ترقی اردو کراچی
احمد علی خاں شوق: تذکرہ کاملانِ رام پور، ہمدرد پریس دہلی ۱۹۲۹ء۔
الطاف علی بریلوی: حیات حافظ رحمت خاں، نظامی پریس، بدایوں ۱۹۳۳ء
خلیق انجم، ڈاکٹر: مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط، مطبوعہ الجمعیۃ پریس، دہلی ۱۹۶۲ء
رحمان علی، تذکرہ علمائے ہند: اردو ترجمہ محمد ایوب قادری، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۱ء
رؤف احمد رأفت: دُرّ المعارف، ملفوظات شاہ غلام علی، مطبوعہ نادری پریس دہلی۔
رؤف احمد رأفت: جواہر علویہ، مطبوعہ نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور۔
عبد الرزاق قریشی: مکاتیب میرزا مظہرؒ، مطبوعہ اجمل پریس بمبئی ۱۹۶۶ء
عبد اللطیف: ہسٹری آف پنجاب (انگریزی)، مطبوعہ دہلی ۱۹۶۴ء۔
غلام حسین طباطبائی: سیر المتاخرین، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۸۹۷ء
غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیاء، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۹۱۴ء
غلام علی، شاہ: مقامات مظہری، مطبوعہ مطبع احمدی ۱۲۶۹ ہجری۔
فقیر اللہ علوی: مکتوبات، مطبوعہ کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور۔
محمد امیر شاہ قادری: تذکرہ علماء و مشائخ سرحد، مطبوعہ اتحاد پریس لاہور
عبد القادر خاں: علم و عمل جلد اوّل (اردو ترجمہ وقائع عبد القادر خانی مرتبہ محمد ایوب قادری) مطبوعہ کراچی ۱۹۶۰ء۔
محمد حسن کرتپوری: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، اللہ والے کی قومی دکان، لاہور۔

نصیب اختر : شاہ عالم ثانی کے عہد کا دہلی دربار طبع اوّل کراچی، ۱۹۶۷ء (سفرنامہ پولیر)۔
نصیر احمد جامعی : احمد شاہ درانی، مطبوعہ پنجاب پریس لاہور ۱۹۶۹ء
نعیم اللہ بہرائچی : معمولات مظہریہ، مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۷۱ھ ہجری

(نوٹ :- مزارات کی تصاویر، ترکی کے جناب .... Ahmed Tuncer Akalin کے شکریہ کے ساتھ ان کے تصویری کتابچے "SERHEND" سے اخذ کر کے پیش کی جا رہی ہیں)۔